رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امیر معاویہ بحیثیت کاتب وحی

تاریخی دستاویزات



مرتب

ابو معاویہ قادری

معاونت

مولانا ابو الحسن نقشبندی

فہرست مندرجات

(مقرظین ومصدقین)

علامہ محمد احمد مصباحی

علامہ جمیل احمد نعیمی

مفتی نظام الدین رضوی

مفتی محمد الیاس رضوی

علامہ عبدالمبین نعمانی

مولانا سید وجاہت رسول قادری

☆☆

مولانا حافظ فدا حسین رضوی ۱۵۸

(مقرظین ومصدقین)

استاذ الفقہاء مفتی محمد حسان مجددی گیلانی

مفتی پیر محمد اسلم بندیالوی نقشبندی

ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی

استاذ العلماء مفتی محمد عابد جلالی

ابوالبیان پیر محمد رفیق احمد مجددی

شیخ الحدیث مفتی غلام حسن قادری

ابوالحسنین سید ظفر علی شاہ بنوری

علامہ مفتی داؤد رضوی

علامہ سید صابر حسین شاہ

خواجہ پیر مفتی اشرف القادری

شیخ الحدیث مفتی محمد طیب ارشد

مولانا مفتی محمد سلیمان رضوی

شیخ الحدیث مفتی محمد ایوب ہزاروی

استاذ العلماء حافظ عبد الستار سعیدی

شیخ الحدیث مفتی محمد صدیق ہزاروی

علامہ مولانا خادم حسین رضوی

استاذ المناظرین مفتی عبد الشکور الباروی

علامہ مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

ادیب ملت علامہ محمد منشاء تابش قصوری

شیخ الحدیث مفتی محمد گل شہزاد

سید السادات علامہ عنایت الحق شاہ

علامہ پیر سید کرامت علی حسین شاہ

☆☆

(مقرظین ومصدقین)

پیر سید صابر حسین شاہ بخاری

علامہ سید ضیا الحق شاہ سلطان پوری

شیخ الحدیث علامہ سید ریاض الحسن شاہ قادری رضوی

علامہ سید محمد عظمت علی شاہ بخاری

علامہ پیر سید اشفاق حسین شاہ بخاری

علامہ سید نور احمد شاہ گیلانی

پروفیسر سید محمد عبدالرحمٰن شاہ

علامہ سید فیض الامین شاہ چشتی

علامہ سید طارق حسین شاہ

علامہ پیر سید غلام نظام الدین مہروی

مفتی پیر سید محمد عارف اویسی ترمذی

علامہ سید نظام الدین نجمی نعیمی مرادآبادی

علامہ سید محمد ارشد اقبال رضوی مصباحی

علامہ سید محمد نفیس قادری

☆☆

مولانا مفتی محمد سعید قادری (متفقہ فتوی) ۱۶۰

(مقرظین ومصدقین)

استاذ العلماء مولانا محمد صدیق ہزاروی

علامہ مولانا ظہور احمد جلالی

علامہ مولانا فیاض احمد اویسی

علامہ مولانا سید محمد اویس محبوب شاہ

سید سجاد حسین شاہ کاظمی موسوی مشہدی

علامہ مولانا محمد ارشد نعیمی

علامہ مولانا ارشد محمود رضوی

علامہ مولانا مفتی بشیر احمد سیفی

علامہ مولانا محمد رفیق نقشبندی

مولانا مفتی محمد سلیمان رضوی

شیخ الحدیث مفتی محمد عبد العلیم سیالوی

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

ڈاکٹر مفتی محمد ظفر اقبال جلالی

مولانا مفتی محمد عمران حنفی

مولانا مفتی محمد اکمل قادری

مولانا مفتی ضمیر احمد مرتضائی

مولانا مفتی سید علی زین العابدین

پیر مفتی حسن علی قادری اشرفی

مولانا مفتی میاں تنویر احمد

مولانا محمد رفیق نقشبندی

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو زاہد بے ریا، صوفی باصفا، عالم نبیل، شیخ طریقت، رہبر شریعت، عاشق صادق، قاطع بدعت،، محسن اہلسنت، امیر اہلسنت،

حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی

کی عظمتوں اور رفعتوں کی نذر کرتا ہوں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ امیر اہلسنت کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات کے ساتھ دعوت اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ امین

ابو معاویہ قادری

پیش لفظ

حضور نبی رحمت نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا اور آپ کی آواز پر جن خوش نصیب افراد نے لبیک کہا انہیں شرف صحابیت کا منصب عطا ہوا اس مقدس گروہ نے اسلام کے ہر حکم پر لبیک کہا اور اسے دل و جان سے تسلیم کیا، اپنا سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت اور تبلیغ اسلام کے لیے وقف کیے رکھا یہاں تک کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی ہوئے اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائی اور ان سب سے بھلائی یعنی جنت کا وعدہ کیا۔

قرآن وحدیث میں جہاں صحابہ کرام کے مشترکہ فضائل بیان ہوئے ہیں وہیں کچھ خوش نصیب ایسے بھی ہیں جن کے فضائل ومناقب کو علیحدہ سے بیان کیا گیا ہے انہیں میں سے ایک کاتب وحی، امیر شام حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں جن کی فضیلت پر کئی احادیث وآثار وارد ہیں مگر بدقسمتی سے آج

اہلسنت کے اندر سے ہی کچھ افراد غیروں کے دام فریب میں پھنس کر آپ کے مقام و مرتبے کو گھٹانے اور آپ کے فضائل و مناقب کو چھپانے لگے ہیں جو کہ ملت اسلامیہ بالخصوص اہلسنت کے اجتماعی منہج کے خلاف ہے۔

امیر شام حضرت سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین میں سے تھے آپ وحی الٰہی اور مکتوبات نبویہ کو لکھنے کا فریضہ سرانجام دیتے تھے آپ کے اس منصب اور فضیلت کو ہر دور کے علماء، فقہاء، محدثین اور مؤرخین نے بیان کیا ہے فقیر نے ایسے رجال کی ایک نامکمل فہرست مرتب کی ہے اور ان سب کی کتب کے سکین کو اس کتاب میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ اس حوالے سے امت کا موقف کھل کو سامنے آئے اور حضرت سیدنا امیر معاویہ کے فضائل پر سکوت کا درس دینے والوں کی آنکھیں کھلیں۔

امید ہے کہ میری اس کاوش کو اہل علم تحسین کی نگاہ سے دیکھیں گے

آپ کی دعاؤں کا طالب

ابو معاویہ قادری

باب اول

حضرت سیدنا امیر معاویہ بحیثیت کاتب وحی
علماء عرب کے نزدیک

جب حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا کاتب بنانے کی عرض کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی گزارش قبول کرلی



✧✧ حضرت ابوموسیٰ ؓ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اشعر قبیلے کے لوگوں کے پاس جب جہاد میں شرکت کا سامان نہ ہو یا مدینہ منورہ میں موجود ان کے گھر والوں کے پاس خوراک کم ہو تو وہ اپنے پاس موجود تمام چیزوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر کے آپس میں برابر تقسیم کر لیتے۔ میرا ان کے ساتھ خصوصی لگاؤ ہے۔

بَابُ 879: مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسفیان بن حرب ؓ کے فضائل کا بیان

6285- حَدَّثَنِیْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْیَمَامِیُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَیْلٍ حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا یَنْظُرُوْنَ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ وَلَا یُقَاعِدُوْنَهُ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِیْهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْیَانَ اُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِیَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَیْنَ یَدَیْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِیْ حَتّٰی اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ زُمَیْلٍ وَلَوْلَا اَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَمْ یَكُنْ یُسْاَلُ شَیْئًا اِلَّا قَالَ نَعَمْ

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: مسلمان حضرت ابوسفیان ؓ کو توجہ نہیں دیتے تھے اور ان کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا' اے اللہ کے نبی! آپ میری تین درخواستیں قبول کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے گھر میں عرب کی حسین وجمیل لڑکی ام حبیب بنت ابوسفیان ہے۔ میں ان کی شادی آپ کے ساتھ کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اس نے عرض کی: (میرے بیٹے) معاویہ کو آپ اپنا کاتب (سیکرٹری) مقرر کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی لشکر کا امیر مقرر کریں تاکہ میں کفار کے ساتھ اسی طرح جنگ کروں جیسے میں مسلمانوں کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ ٹھیک ہے۔ ابوزمیل کہتے ہیں اگر وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ فرمائش نہ کرتے تو نبی اکرم ﷺ یہ کام نہ کرتے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ سے جو بھی فرمائش کی جاتی تھی آپ اسے پورا کر دیتے تھے۔

بَابُ 880: مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ وَّاَهْلِ سَفِیْنَتِهِمْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت جعفر بن ابوطالب ؓ' حضرت اسماء بنت عُمیس ؓ اور اہل سفینہ (کشتی میں ہجرت کرنے والوں) کے فضائل

6286- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنِیْ بُرَیْدٌ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِیْنَ اِلَیْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَّاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِیْنَ اَوِ اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِیْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِیْمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِیْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ

جب حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا کاتب بنانے کی عرض کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی گزارش قبول کرلی



ذِكْرُ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

7209 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّرْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ، وَلَا يُجَالِسُوْنَهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ثَلَاثُ خِصَالٍ اَسْاَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْهِنَّ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: عِنْدِيْ اَجْمَلُ الْعَرَبِ وَاَحْسَنُهَا اُمُّ حَبِيْبَةَ اُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِيْ حَتّٰى اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ كَمَا كُنْتُ

7209- هذا الحدث مع إخراج مسلم إياه في "صحيحه" قد اعلع بعضهم بعكرمة بن ..... عمار، فقد قال يحيى بن سعيد الأنصاري: ليست أحاديثه بصحاح، وقال الإمام أحمد: أحاديثه ضعاف، وقال أبو حاتم: عكرمة هذا صدوق وربما وهم وربما دلس. وأعله الآخرون بنكارة متنه، فقالوا: أم حبيبة تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي بالحبشة، أصدقها النجاشي، والقصة مشهورة، ثم قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل أن يسلم أبوها، فكيف يقول بعد الفتح: أزوجك أم حبيبة، واما إمارة أبي سفيان، فقد قال الحفاظ: إنهم لايعرفونها. وقال أبو الفرج ابن الجوزي فيما نقله عنه ابن القيم في "جلاء الأفهام" ص132: هذا الحديث وهم من بعض الرواة لاشكفيه ولاتردد، وقد اتهموا به عكرمة بن عمار راوي الحديث قال: وإنما قلنا: إن هذا وهم، لان أهل التاريخ أجمعوا على أن أم حبيبة كانت تحت عبد الله بن جحش، وولدت له، وهاجر بها وهما مسلمان إلى أرض الحبشة، ثم تنصر، وثبتت أم حبيبة على دينها، فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى النجاشي يخطبها عليه، فزوجه إياها وأصدقها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعة آلاف درهم، وذلك في سنة سبع من الهجرة، وجاء أبو سفيان في زمن الهدنة، فدخل عليها، فثنت بساط رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى لايجلس عليه. ولاخلاف أن أبا سفيان ومعاوية اسلما في فتح مكة سنة ثمان، ولايعرف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أبا سفيان. وقال ابن الأثير في "أسد الغابة" 7/116 في ترجمة رملة بنت أبي سفيان: وهذا مما يعد من أوهام مسلم، لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان قد تزوجها وهي بالحبشة قبل إسلام أبي سفيان، لم يختلف أهل السير في ذلك، ولما جاء أبو سفيان إلى المدينة قبل الفتح لما أوقعت قريش بخزاعة، ونقضوا عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فخاف فجاء على المدينة ليجدد العهد، فدخل على ابنته أم حبيبة، فلم تتركه يجلس على فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقالت: أنت مشرك . .... وقال أيضاً 7/316 في ترجمة أم حبيبة: لا اختلاف بين اهل السير وغيرهم في أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج أم حبيبة وهي بالحبشة إلا ماروا ه مسلم بن الحجاج في "صحيح" أن أبا سفيان لما أسلم طلب من رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتزوجها، فأجابه إلى ذلك، وهو وهم من بعض رواته. وقال أبو محمد بن حزم: هذا الحديث وهم من بعض الرواة، لأنه لاخلاف بين الناس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج أم حبيبة قبل الفتح بدهر وهي بأرض الحبشة وابوها كافر. وقال القاضي عياض: والذي وقع في مسلم من هذا غريب جداً عند أهل الخبر، وخبرها مع أبي سفيان عند وروده المدينة بسبب تجديد الصلح في حال كفره مشهور. وقال ابن القيم في "جلاء الأفهام" ص 135 بعد أن فصل القول فيه: والصواب أن الحديث غير محفوظ، بل وقع فيه تخليط. وقال الذهبي في "الميزان" 3/93: وفي صحيح مسلم قد ساق له أصلاً منكراً عن سماك الحنفي عن ابن عباس في الثلاثة التي طلبها أبو سفيان. وأخرجه مسلم "2501" في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي سفيان بن حرب رضي الله عنه، والطبراني "12885"، والبيهقي 7/140 من طرق عن النضر بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 7/140 من طريق موسى بن مسعود، عن عكرمة بن عمار، به. قلت: ولايبرأ عكرمة من عهدة التفرد بمتابعة أبي زميل له عند الطبراني "12886" لأن في السند مجاهيل.

اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ: نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے مسلمان ابوسفیان کی طرف دیکھتے نہیں تھے اس کی ہم نشینی اختیار نہیں کرتے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تین چیزوں کے بارے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے وہ عطا کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: میری بیٹی عرب کی خوبصورت اور حسین وجمیل لڑکی ہے ام حبیبہ میں اس کی شادی آپ کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوسفیان نے عرض کی: معاویہ کو آپ اپنا معتمد مقرر کرلیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ابوسفیان نے عرض کی: آپ مجھے یہ حکم دیں میں مشرکین کے ساتھ جنگ کرتا رہوں: جس طرح پہلے میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتا رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سر انجام دیتے



-صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "فَإِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُحِبَّانِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُمْ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سران کی گود میں تھا' اور سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا انہیں بوسہ دے رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تم اس سے محبت کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں کیوں اپنے بھائی سے محبت نہ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اِس سے محبت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایسے راوی ہیں' جن سے میں واقف نہیں ہوں۔

15924 - وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَانَ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) کتابت کیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

15925 - وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ قَائِلًا فِي كَنِيسَةٍ بِأَرِيحَا، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مَسْجِدٌ يُصَلَّى فِيهِ قَالَ: فَانْتَبَهَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ مِنْ نَوْمَتِهِ، فَإِذَا مَعَهُ فِي الْبَيْتِ أَسَدٌ يَمْشِي إِلَيْهِ، فَقَامَ فَزِعًا إِلَى سِلَاحِهِ، فَقَالَ لَهُ الْأَسَدُ: صَهٍ ; إِنَّمَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ بِرِسَالَةٍ لِتُبَلِّغَهَا، قُلْتُ: مَنْ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: اللهُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ لِتُعْلِمَ مُعَاوِيَةَ الرَّحَّالَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: مَنْ مُعَاوِيَةُ؟ قَالَ: ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَقَدِ اخْتَلَطَ.

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اریحا'' کے مقام پر میں ایک گرجا گھر میں آرام کر رہا تھا' وہ جگہ اس وقت مسجد بن چکی تھی' جس میں نماز ادا کی جاتی ہے' راوی کہتے ہیں: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نیند سے بیدار ہوئے' تو گھر میں ان کے ساتھ ایک شیر موجود تھا' جو چلتا ہوا اُن کی طرف آ رہا تھا' وہ اُٹھ کر اپنے ہتھیار کی طرف جانے لگے' تو شیر نے ان سے کہا: رُک جائیے! میں آپ کے پاس ایک پیغام لے کر آیا ہوں تا کہ آپ اسے پہنچا دیں' میں نے دریافت کیا: تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے' مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بتا دیں کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں' میں نے دریافت کیا: کون معاویہ؟ اس نے کہا: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن ابومریم ہے' جو اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

حدیث:15925-اخرجہ الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (307/19)

کاتبین وحی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ



(بَابٌ فِي كُتَّابِ الْوَحْيِ)

باب: کاتبین وحی کا بیان

686 _ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْتَبَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْاَرْقَمِ، فَكَانَ يَكْتُبُ اِلَى الْمُلُوكِ، فَبَلَغَ مِنْ اَمَانَتِهِ عِنْدَهُ اَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ اِلَى بَعْضِ الْمُلُوكِ، فَيَكْتُبُ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهِ اَنْ يُطَيِّنَهُ، ثُمَّ يَخْتِمُهُ، لَا يَقْرَاُ لِاَمَانَتِهِ عِنْدَهُ، وَاسْتَكْتَبَ اَيْضًا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَكَانَ يَكْتُبُ (الْوَحْيَ)، وَيَكْتُبُ اِلَى الْمُلُوكِ اَيْضًا، فَكَانَ اِذَا غَابَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْاَرْقَمِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاحْتَاجَ اَنْ يَكْتُبَ (اِلَى بَعْضِ اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ وَالْمُلُوكِ، وَيَكْتُبَ) الْاِنْسَانِ كِتَابًا يَقْطَعُهُ _ اَمَرَ مَنْ حَضَرَ اَنْ يَكْتُبَ، وَقَدْ كَتَبَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، وَغَيْرُهُمْ مِمَّنْ قَدْ سَمَّى مِنَ الْعَرَبِ .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَبْرَشُ، ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ الْمَدِينِيِّ وَاَبُو زُرْعَةَ، وَوَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَاَبُو حَاتِمٍ .

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے تحریر لکھوایا کرتے تھے' بادشاہوں کی طرف بھیجے جانے والے خطوط وہ لکھ کر دیتے تھے' نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وہ اتنے قابل اعتماد شمار ہوتے تھے' کہ بعض بادشاہوں کو خط انہوں نے از خود لکھ دیے' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اُس کی سیاہی کو پختہ کر کے اُس پر مہر لگا دی جائے' نبی اکرم ﷺ نے اُس کو پڑھا نہیں' کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک قابل اعتماد تھے' اسی طرح نبی اکرم ﷺ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی کتابت کرواتے تھے' وہ وحی بھی نوٹ کرتے تھے اور بادشاہوں کی طرف مکتوب بھی تحریر کرتے تھے' جب بھی حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ غیر موجود ہوتے' اور نبی اکرم ﷺ کو (لشکروں کے کسی امیر' یا کسی بادشاہ کی طرف) کوئی تحریر بھجوانے کی ضرورت پیش آتی' تو آپ موجود افراد میں سے کسی کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ تحریر

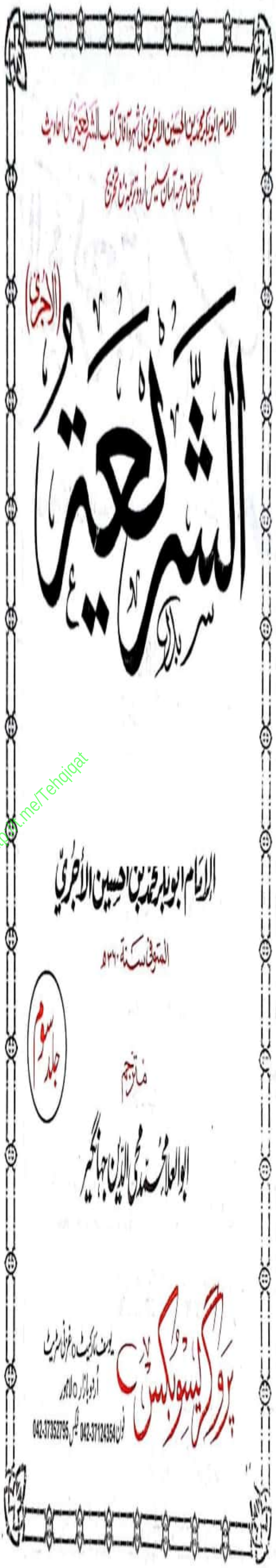
686- اخرجہ الامام الطبرانی فی معجمہ الکبیر 47 48

کر دے۔

ابو معاویہ قادری

حضرت عمر بن خطاب' حضرت عثمان بن عفان' حضرت علی بن ابو طالب' حضرت زید بن ثابت' حضرت مغیرہ بن شعبہ' حضرت معاویہ بن ابو سفیان' حضرت خالد بن سعید بن العاص اور دیگر حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کے لیے کتابت کے فرائض سرانجام دیے ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے اُن دیگر افراد کے نام بیان کیے تھے' جن کا تعلق عربوں سے ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی سلمہ بن فضل ابرش ہے' جسے امام بخاری' ابن مدینی اور ابوزرعہ نے ضعیف قرار دیا ہے' جبکہ یحییٰ بن معین اور ابو حاتم نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔



بَابُ ذِكْرِ اسْتِكْتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ بِأَمْرٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کتابتِ وحی کروانا

1992- أَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ عِنْدَهُ يَكْتُبُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ كَاتِبَكَ هَذَا الْأَمِينُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اُس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اور لکھ رہے تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ کے یہ کاتب امین ہیں۔

1993- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1992- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 2/18 وعزاہ الهیثمی فی مجمع الزوائد 9/357

1993- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 2/17

حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْرَمُ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ابْنُ خَطَلٍ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُتِلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَكْتِبَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَمْ يَكُنْ فِينَا أَكْتَبُ مِنْهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ ابْنِ خَطَلٍ فَاسْتَشَارَ فِيهِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اسْتَكْتِبْهُ فَإِنَّهُ أَمِينٌ

ابن خطل نبی اکرم ﷺ کے سامنے لکھ رہا تھا وہ فتح مکہ کے دن قتل ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کتابت کروائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے درمیان اُن سے زیادہ اچھا لکھنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اُن کا انجام بھی ابن خطل کی مانند نہ ہو اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام سے مشورہ لیا تو اُنہوں نے کہا: آپ ﷺ اُن سے کتابت کروالیں کیونکہ وہ امین ہیں۔

1994- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ كَاتِبًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے کاتب تھے۔

امام قاضی ابوالحسین محمد بن محمد حنبلی ابن ابی یعلی متوفی ھ526 فرماتے ہیں

معاویۃ کاتب وحی رب العالمین

حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تمام جہانوں کے رب کی وحی کے کاتب تھے



والزبير[١] وسعد[٢] وسعيد[٣] وعبد الرحمن بن عوف[٤] وأبو عبيدة بن جراح[٥] ثم الترحم على جميع أصحاب الرسول ﷺ ، أولهم وآخرهم وذكر محاسنهم. ومعاوية[٦] خال المؤمنين ، وكاتب وحي رب العالمين.

(هجر أهل البدع):

ويجب هجران أهل البدع والضلال كالمشبهة[٧] والمجسمة.

---

(١) الزبير بن العوام بن خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي بن كلاب بن عبد الله القرشي الأسدي أحد العشرة المشهود لهم بالجنة ، قتل سنة ٣٦ هـ بعد منصرفه من وقعة الجمل.

(٢) سعد بن أبي وقاص مالك بن وهيب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب الزهري أبو إسحاق أحد العشرة وأول من رمى بسهم في سبيل الله مات بالعقيق سنة ٥٥ هـ وهو آخر العشرة وفاة ، انظر التقريب (ص ٣٧٢) رقم (٢٢٧٢).

(٣) سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوي ، أبو الأعور ، أحد العشرة ، مات سنة ٥٠ هـ أو بعدها بسنة أو سنتين ، انظر التقريب (٣٧٨) رقم (٢٣٢٧).

(٤) عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن الحارث بن زهرة القرشي ، الزهري أحد العشرة أسلم قديماً مات سنة ٣٢ هـ. وقيل غير ذلك.

(٥) عامر بن عبد الله بن الجراح بن هلال بن أهيب بن ضبعة بن الحارث بن فهر القرشي ، الفهري أمين هذه الأمة أبو عبيدة أحد العشرة ، أسلم قديماً ، وشهد بدراً ، مات شهيداً بطاعون عمواس سنة ١٨ هـ وله ٥٠ سنة ، انظر التقريب (٧٤٦ ص) رقم (٣١١٥).

(٦) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي ، أبو عبد الرحمن الخليفة ، صحابي ، أسلم قبل الفتح وكتب الوحي ، ومات في رجب سنة ٦٠ هـ وقد قارب ٨٠ ، انظر التقريب (٩٥٤) رقم (٦ ـ ٦٨).

(٧) المشبهة: هم الذين يشبهون صفات الله بصفات خلقه فيقولون لله سمع كسمع البشر وعلى رأس هؤلاء المشبهة: الحكمية: أصحاب هشام بن الحكم الرافضي ، وقد زعم أن الله ـ تعالى عن ذلك ـ جسم له حد ونهاية ، وأنه طويل عريض ، طوله مثل عرضه.

ابومعاویہ قادری

قاضی ابو الحسن محمد بن ابی یعلی الفراء حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا : معاویہ (رضی اللہ عنہ) میرے نزدیک حضرت موسی بن عمران علیہ السلام کی مثل ہیں ۔
اللہ تعالی کا موسی علیہ السلام کے بارے میں فرمان ہے کہ : " بیشک آپ جس کو اجرت پر رکھیں گے ان میں بہترین وہی ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو " ۔
اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا ۔ یا محمد ﷺ ! بیشک اللہ عزوجل آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو اپنا کاتب بنائیں کیونکہ وہ بہترین لکھنے والے ، قوی اور امین ہیں ۔

طبقات الحنابلة

للقاضي أبي الحسين محمد بن أبي يعلى
الفراء البغدادي الحنبلي
(٤٥١-٥٢٦هـ)

حققه وقدم له وعلق عليه
الدكتور عبد الرحمن بن سليمان العثيمين
مكة المكرمة - جامعة أم القرى

الجزء الثالث

الجنَّة» وروى أنس بن مالك ﷺ قال: «كُنَّا جُلُوسًا عند النبيِّ ﷺ، وبين أيدينا رُطَبٌ، فجعل رسولُ الله ﷺ يأكلُ ويُلْقِمُنا، فقُلْتُ: يا رسولَ الله، تأكُلُ وتُلْقِمُنا؟ فقال: نعم، هكذا نفعلُ في الجنَّة، يُلْقِمُ بعضُنا بعْضًا» ورُوِيَ عن عليٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ[1] أنه قال: «يا أهلَ الكوفة، إنَّ في رقبتي عهْدًا، أُريدُ أنْ أُخرجهُ من رقبتي إلى رِقابِكُم، ألا إنَّ خيرَ النَّاسِ بعْدَ رسولِ الله ﷺ: أبوبكرٍ، ثُمَّ عُمرَ، ثمَّ عُثمانَ، ثُمَّ قال: واللهِ ما قُلْتُ ذلك من تِلْقاءِ نفسي، ثُمَّ قال: يا أهلَ الكوفة، إنَّ في رقبتي شيْئًا أُريدُ أنْ أُخرجهُ من رقبتي، وأجعلهُ في رِقابِكُم، اعلموا أنِّي كُنْتُ جالسًا عِنْد رسولِ الله ﷺ، وعِنْدهُ مُعاوية، فنزلَ عليْه الوحيُ، فأخذ القلمَ من يدي، فوضعهُ في يدِ مُعاوية، فواللهِ ما وجدْتُ من ذلك في نفسي؛ لأنِّي علمْتُ أنَّ اللهَ أمَرهُ بذلك، ألا إنَّ السَّليمَ[2] منْ سلِمَ منْ قِصَّتي وقِصَّته».

وسُئِلَ ابنُ عبَّاسٍ عن مُعاوية؟ فقال: «مُعاويةُ عِنْدي مِثْلُ مُوسى بن عِمْرانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قال اللهُ عزَّ وجلَّ في مُوسى[3]: ﴿ٱسْتَـْٔجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ ٱسْتَـْٔجَرْتَ ٱلْقَوِىُّ ٱلْأَمِينُ ﴿٢٦﴾﴾ ونزل جبْريلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ على النبيِّ ﷺ، فقال لهُ: يا مُحمَّدُ، إنَّ اللهَ عزَّ وجلَّ يأْمُرُكَ أنْ تستكْتِبَ مُعاوية، إنَّ خيرَ منِ استكْتبْتَ القويُّ الأمينُ».

(١) في (ط): «رضي الله عنه» مخالفة لأصلها (أ).
(٢) في (ط): «المُسلم».
(٣) سورة القصص.

ابو معاویہ قادری

امام حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد قرشی طلیحی (قوام السنۃ) (متوفی 535ھ) لکھتے ہیں

معاویہ کاتب الوحی

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

(الحجۃ فی بیان المحجۃ و شرح عقیدۃ اھل السنۃ، ج2، ص527، رقم565)

الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة

إملاء

الإمام الحافظ قوام السنة أبي القاسم إسماعيل ابن محمد بن الفضل التيمي الأصبهاني المتوفى سنة ٥٣٥هـ

الجزء الثاني

تحقيق ودراسة

محمد بن محمود أبو رحيم

دار الراية للنشر والتوزيع

فقال: دماء[١] كفى الله يدي فيها فلا أحبّ أن أغمس لساني فيها، وأرجو أن يكونوا ممّن قال الله عزّ وجلّ فيهم: ﴿ونزعنا ما في صدورهم من غلّ﴾[٢].

فصل

قال قوم من المبتدعة أبو سفيان أبو معاوية قاتل النبي ﷺ وأمّه هند أكلت كبد حمزة، ومعاوية قاتل علياً، ويزيد قتل الحسين. / «ب» [٢٦٨/و]

والجواب عن ذلك: أنّ قتال أبي سفيان إنّما كان قبل إسلامه وإسلامه قد هدم ما كان قبله قال الله تعالى: ﴿قل للذين كفروا أن ينتهوا يغفر لهم ما قد سلف﴾[٣] وقال النبي ﷺ:

٥٦٥ - «الإسلام يجبّ ما قبله» قال أهل التفسير: نزل قوله تعالى: ﴿عسى الله أن يجعل بينكم وبين الذين عاديتم منهم مودّة﴾[٤] في أبي سفيان[٥]، أمره الله أن يتزوّج ابنته[٦] وأن يجعل ابنه معاوية كاتب الوحي، وقال تعالى: ﴿فأولئك يبدّل الله سيئاتهم حسنات﴾[٧] فأمّا

---

(١) في «جـ» تلك.

(٢) الأعراف ٤٣ وفيها: . . . من غلّ تجري من تحتهم الأنهار. والحجر ٤٧: وفيها: من غلّ إخواناً على سرر متقابلين.

(٣) الأنفال ٣٨.

٥٦٥ - روى نحوه أحمد ١٩٩/٤، ٢٠٤، ٢٠٥، والطبراني عن عمرو بن العاص انظر كشف الخفاء ح/٣٦٢.

(٤) الممتحنة ٧.

(٥) انظر: تفسير القرطبي ٦٥٣٧ وابن كثير ٣٤٩/٤ والرازي ٣٠٣/٢٩.

(٦) وهي أم حبيبة تزوّجها النبي ﷺ قبل أن يسلم أبوها وكانت أسلمت قديماً وهاجرت مع زوجها إلى الحبشة وأمهرها أربعمائة درهم فلمّا بلغ ذلك أبو سفيان قال: ذلك الفحل لا يقدع أنفه. الإصابة ١٧٩/٢.

(٧) الفرقان ٧٠.

امام محی الدین یحیی النووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں



ابو معاویہ قادری

اتارتے تو آپ نعلین کو جھاڑ کر اپنی آستین میں رکھ لیا کرتے تھے اور تا قیام ثانی اپنے پاس ہی رکھتے۔

۶۔(حضرت) عقبہ بن عامر جُہنی رضی اللہ عنہ۔ آپ نبی اکرم ﷺ کی خچر کے نگہبان تھے اور جب کبھی نبی اکرم ﷺ کو سفر اختیار کرنا پڑتا تو یہ خچر کی لگام تھامے ہوئے آگے آگے چلا کرتے تھے۔

۷۔(حضرت سیدنا امیر المؤمنین) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (حضرت) بلال موذن رضی اللہ عنہ۔

۸۔(نیز حضرت سیدنا) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (حضرت) سعد رضی اللہ عنہ۔

۹۔(حضرت) ذومخمر رضی اللہ عنہ اور بعض (ارباب سیر) نے آپ کا اسم گرامی ذومخبر بھی بتایا ہے۔

۱۰۔(حضرت) بکیر بن سرح لیثی، یا بکر بن سرح لیثی رضی اللہ عنہ

۱۱۔(حضرت) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ۔

۱۲۔(حضرت) اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ

۱۳۔(ام المومنین حضرت سیدتنا) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام (حضرت) مہاجر رضی اللہ عنہ۔

۱۴۔(حضرت) ابوسمح رضی اللہ عنہ

سید عالم ﷺ کے کاتب

(حضرت) الحافظ ابو القاسم (المشہور بابن عساکر علیہ الرحمۃ) نے تاریخ ''دمشق'' میں نبی اکرم ﷺ کے کاتبوں کی تعداد ۲۳ بتائی ہے۔ اور یہ تعداد امام ابن عساکر قدس سرہٗ نے بالاسناد ذکر کی ہے وہ حضرات یہ ہیں:

۱۔(سیدنا و مولانا حضرت) ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

۲۔(سیدنا و مولانا حضرت) عمر بن خطاب (فاروق اعظم) رضی اللہ عنہ

۳۔(سیدنا و مولانا حضرت) عثمان (ذوالنورین) رضی اللہ عنہ

۴۔(سیدنا و مولانا حضرت) علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۵۔(حضرت سیدنا) زبیر رضی اللہ عنہ

۶۔(حضرت سیدنا) ابی بن کعب سید القراء رضی اللہ عنہ

۷۔(حضرت سیدنا) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۸۔(حضرت سیدنا) معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما

امام شمس الائمہ ابو بکر محمد بن احمد سرخسی حنفی متوفی 483ھ فرماتے ہیں

وکان کاتب الوحی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

(المبسوط، کتاب الاکراہ، ج24ص47)

﴿الجزء الرابع والعشرون من﴾

كتاب المبسوط لشمس الدين السرخسي

وكتب ظاهر الرواية أتت • ستا وبالأصول أيضا سميت
صنفها محمد الشيباني • حرر فيها المذهب النعماني
الجامع الصغير والكبير • والسير الكبير والصغير
ثم الزيادات مع المبسوط • تواترت بالسند المضبوط
ويجمع الست كتاب الكافي • للحاكم الشهيد فهو الكافي
أقوى شروحه الذي كالشمس • مبسوط شمس الأمة السرخسي

﴿تنبيه﴾ قد باشر جمع من حضرات أفاضل العلماء تصحيح هذا الكتاب بمساعدة جماعة من ذوي الدقة من أهل العلم والله المستعان وعليه التكلان

دار المعرفة
بيروت. لبنان

(٤٧)

معاوية رضى الله عنه ماقال عن اعتقاد وقد كان هو من كبار الصحابة رضى الله عنهم وكان كاتب الوحى وكان أمير المؤمنين وقد أخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملك بعده فقال له عليه السلام يوما اذا ملكت أمر أمتى فاحسن اليهم الا أن نوبته كانت بعد انتهاء نوبة على رضى الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان هو مخطئا فى مزاحمة علي رضى الله عنه تاركا لما هو واجب عليه من الانقياد له لا يجوز أن يقال فيه أكثر من هذا ويحكى أن أبا بكر محمد بن الفضل رحمه الله كان ينال منه فى الابتداء فرأى فى منامه كان شعرة تدلت من لسانه الي موضع قدمه فهو يطؤها ويتألم من ذلك ويقطر الدم من لسانه فسأل المعبر عن ذلك فقال انك تنال من واحد من كبار الصحابة رضى الله عنه فاياك ثم اياك وقد قيل فى تأويل الحديث أيضا ان تلك التماثيل كانت صغارا لا تبدو للناظر من بعد ولا بأس باتخاذ مثل ذلك على ماروى انه وجد خاتم دانيال عليه السلام فى زمن عمر رضى الله عنه كان عليه نقش رجل بين أسدين يلحسانه وكان على خاتم أبى هريرة ذبابتان فعرفنا انه لا بأس باتخاذ ماصغر من ذلك ولكن مسروقا رحمه الله كان يبالغ فى الاحتياط فلا يجوز اتخاذ شيء من ذلك ولا بيعه ثم كان تغريق ذلك من الأمر بالمعروف عنده وقد ترك ذلك مخافة على نفسه وفيه تبيين أنه لا بأس باستعمال التقية وانه يرخص له فى ترك بعض ماهو فرض عند خوف التلف على نفسه ومقصوده من ايراد الحديث ان يبين أن التعذيب بالسوط يتحقق فيه الاكراه كما يتحقق فى القتل لانه قال لو علمت انه يقتلني لغرقتها ولكن أخاف أن يعذبني فيفتنني فتبين بهذا أن فتنة السوط أشد من فتنة السيف وعن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال لاجناح عليّ فى طاعة الظالم اذا أكرهني عليها وانما أراد بيان جواز التقية فى اجراء كلمة الكفر اذا أكرهه المشرك عليها فالظالم هو الكافر قال الله تعالي والكافرون هم الظالمون ولم يرد به طاعة الظالم فى القتل لان الاثم على المكره فى القتل لا يندفع بعذر الاكراه بل اذا قدم على القتل كان آثما اثم القتل علي ما بينه والله أعلم

﴿باب مايكره عليه اللصوص غير المتأولين﴾

(قال رحمه الله) ولو أن لصوصا من المسلمين غير المتأولين أو من أهل الذمة تجمعوا فغلبوا على مصر من امصار المسلمين وأمروا عليهم أميرا فأخذوا رجلا فقالوا لنقتلنك

امام حافظ جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی (متوفی 597ھ) نے "کشف المشکل" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے 12 کاتبوں کا تذکرہ کیا ہے جن میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(کشف المشکل من حدیث الصحیحن، کشف المشکل من مسند زید بن ثابت، ج2ص96)



(٤٢)

كشف المُشكل من

مسند زيد بن ثابت[١]

كان أحد كُتّاب الوحي ، وقد كتبَ الوحيَ اثنا عشر رجلاً : أبو بكر وعمر وعثمان وعليّ وأُبيّ بن كعب وزيد ومعاوية وحنظلة بن الرّبيع وخالد بن سعيد بن العاص وأبان بن سعيد و العلاء بن الحضرميّ ، وكتب رجلٌ ثم افتتن وتنصّر ، غير أنَّ المداوم على كتابة الوحي زيدٌ ومعاوية، وزيدٌ هو الذي ارتضاه أبو بكر لجمع القرآن ، وأمره عثمان أن يكتب المصاحف ، وكان أُبيّ بن كعب يُملي عليه[٢].

وجملة ما روى عن رسول ﷺ اثنان وتسعون حديثًا ، أُخرج له منها في الصحيحين عشرة[٣].

٦٨٧/٥٧٢ ـ فمن المُشكل في الحديث الأوّل :

« **لا تَبيعوا الثَّمَرَ حتى يبدوَ صلاحُه** »[٤].

وأما بُدُوّ الصّلاح فهو أن يبدوَ النُّضج في الثَّمَر ويطيبَ أكلُه ، وبدوُّ الصَّلاح في بعض ثمرة الشّجرة صلاح لجميعها من غير خلاف في المذهب . وهل إذا بدا الصّلاح في بعض الجنس من ثمر البستان يجوز

---

(١) « الاستيعاب » (١/ ٥٣٢) ، و« السير » (٢/ ٤٢٦) ، و« الإصابة » (١/ ٥٤٣).

(٢) ينظر « التلقيح » (٨٠).

(٣) للشيخين خمسة أحاديث ، وللبخاري أربعة ، ولمسلم واحد.

(٤) البخاري (٢١٨٣) ، ومسلم (١٥٣٩).

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاتب وحی ہونا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحی لکھتے تھے

فقلتُ : أتيتُ وهو يأكل فأرسلني(١٠) فقال : لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ .

رواه مسلم في الصحيح عن إسحاق بن منصور(١١) ومن حديث أمية بن خالد ، عن شعبة عقيب حديث أنس بن مالك عن النبي ﷺ إني اشترطت على ربي فقلت إنما أنا بشر أرضى كما يرضى البشر ، فأيُّما أحدٍ دعوت عليه من امتي بدعوة ليس لها بأهلٍ أن تجعلها له طهوراً وزكاةً وقُربةً تقرِّبه بها يوم القيامة ، وقد روي عن أبي عوانة عن أبي حمزة أنه استجيب له فيما دَعَا في هذا الحديث على معاوية ـ رحمه الله ـ .

أخبرناه أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا علي بن حَمْشَاد ، حدثنا هشام بن علي ، حدثنا موسى بن إسماعيل ، حدثنا أبو عوانة ، عن أبي حمزة ، قال : سمعتُ ابن عباس ، قال : كنت ألعبْ مع الغلمان فإذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت : ما جاء إلاَّ إليَّ فاختبأتُ على بابٍ فجاء فحطأني حَطأةً فقال : « اذهب فادْعُ لي معاوية » وكان يكتب الوحي قال : فذهبت فدعوته له فقيل : إنه يأكل ، فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال : « فاذهب فادْعُهُ » فأتيتهُ فقيل : إنه يأكل فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال في الثالثة : « لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ » ، قال : فما شبع بطنه » ، قال : فما شبع بطنه أبداً وروي عن هُريم عن أبي حمزة في هذا الحديث زيادة تدل على الاستجابة .

(١٠) في (أ) زيادة العبارة التالية : فأرسلني الثانية فأتيته وهو يأكل ، فقلت : أتيته وهو يأكل .

(١١) أخرجه مسلم في : ٤٥ ـ كتاب البر والصلة والآداب (٢٥) باب مَنْ لعنه النبي ﷺ أوْ سبَّهُ أوْ دَعَا عليه ، ص (٤ : ٢٠١٠).

٢٤٣

دلائل النبوة

ومعرفة أحوال صاحب الشريعة

لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي

(٣٨٤ ـ ٤٥٨) هـ

السفر السادس

يطبع لأول مرة عن عشر نسخ خطية

وثق أصوله وخرج حديثه وعلق عليه

الدكتور عبد المعطي قلعجي

دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی کاتب وحی اور کثیر فضائل کے حامل تھے

آپ سے 163 احادیث مروی ہیں 8 بخاری میں، 5 مسلم میں اور 4 پر شیخین کا اتفاق ہے اور ایک جماعت نے آپ سے روایت کرنے کا شرف پایا اور نام معاویہ کے 20 سے زائد صحابہ تھے

عُمدة القاري
شرح
صحيح البخاري

تأليف
الأمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني
المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

ضبطه وصححه
عبد الله محمود محمد عمر

طبعة جديدة مرقمة الكتب والأبواب والأحاديث
حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف

الجزء الثاني
المحتوى:
كتاب العلم - كتاب الوضوء
من الحديث (٥٩) إلى الحديث (١٥٦)

12

منشورات
محمد علي بيضون

وفي النسائي: عبد الله بن وهب بن تميم الداري، وصوابه: ابن موهب، وفي الصحابة عبد الله ابن وهب خمسة. **الثالث:** يونس بن يزيد الأيلي، وقد تقدم. **الرابع:** محمد بن مسلم بن شهاب الزهري، وقد تقدم. **الخامس:** حميد بن عبد الرحمن بن عوف، رضي الله عنه، وقد تقدم. **السادس:** معاوية بن أبي سفيان: صخر بن حرب الأموي، كاتب الوحي، أسلم عام

الفتح، وعاش ثمانياً وسبعين سنة، ومات سنة ستين في رجب، ومناقبه جمة، وفي آخر عمره أصابته لقوة، روي له عن رسول الله، عليه السلام، مائة حديث وثلاثة وستون حديثاً، ذكر البخاري منها ثمانية، ومسلم خمسة، واتفقا على أربعة أحاديث. روى له الجماعة، وليس في الصحابة معاوية بن صخر غيره، وفيهم معاوية فوق العشرين.

بيان لطائف إسناده: منها: أن فيه التحديث والعنعنة والسماع. ومنها: أن رواته ما بين بصري وأيلي ومدني. ومنها: أن فيه رواية تابعي عن تابعي. ومنها: أنه قال في هذا ... وعن ابن شهاب قال: قال حميد بن عبد الرحمن، ولم يذكر فيه لفظ السماع. وهكذا ... جميع النسخ من البخاري، وجاء في مسلم فيه عن ابن شهاب حدثني حميد ... التحديث، وقد اتفق أصحاب الأطراف وغيرهم على أنه من حديث ابن شهاب عن حميد المذكور. قال الشيخ قطب الدين: فلا أدري لم قال فيه: قال حميد، مع الاتفاق على

علامہ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی مصری شافعی (متوفی 923ھ) لکھتے ہیں

وهو مشهور بكتابة الوحی "سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور کاتب وحی ہیں"

(المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، الفصل السادس فی امرائہ و رسلہ و کتابہ)

ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی بھی آپ کے کاتبین میں شامل ہیں۔

ان کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے امیر مقرر ہوئے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو اس عہدے پر برقرار رکھا۔

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال تک امیر (گورنر) رہے اور حضرت امام حسن

۱؎ باقی پانچ صحابہ کرام، جنہوں نے قرآن مجید حفظ کیا، کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرت زید بن ثابت، حضرت ابو زید، حضرت معاذ، حضرت ابو درداء اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم۔ (زرقانی جلد ۳ ص ۳۲۰، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۳۱۲)

۲؎ امام زرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح بات یہ ہے کہ غسیل الملائکہ حضرت حنظلہ بن ابو عامر ہیں۔ (زرقانی جلد ۳ ص ۳۲۲، صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۵۵)

بن علی رضی اللہ عنہما کے خلافت سے دست بردار ہونے کے بعد بیس سال تک خلیفہ اور امیر المومنین رہے۔

مسند امام احمد میں حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے دعا فرمائی: یااللہ! (حضرت) معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو حساب و کتاب سکھا اور ان کو عذاب سے بچا۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۱۲۷) آپ کتابت وحی کے ساتھ مشہور ہیں۔ آپ فتح مکّہ کے دن مسلمان ہوئے اور رجب ۵۹ھ کے آخری عشرہ میں آپ کا وصال ہوا۔ ایک قول میں ۶۰ھ کا ذکر ہے اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً اسی (۸۰) سال تھی۔ ابن عبدالبر نے بیاسی (۸۲) سال ذکر کی ہے۔ واللہ اعلم

ان کے بھائی یزید بن ابو سفیان بن حرب تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو دمشق کا امیر مقرر کیا حتیٰ کہ وہ ۱۹ھ میں اسی جگہ طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔ ان کے بعد ان کے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے، حتیٰ کہ ترقی کرتے ہوئے خلافت تک پہنچ گئے۔

حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما صحابہ کرام کے سرداروں میں سے تھے۔ وہ بھی فتح مکّہ کے دن مسلمان ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین [illegible] سے ان کو ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ [illegible]

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

(اردو ترجمہ)

الجزء الاوّل

تصنیف
شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ
(۸۵۱ — ۹۲۳ھ)

ترجمہ
مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

علامہ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی مصری شافعی (متوفی 923ھ) لکھتے ہیں

(معاوية) بن ابي سفيان صخر بن حرب كاتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم ذا المناقب الجمعة

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں کاتب وحی ہونا بھی شامل ہے

إرشاد الساري

لشرح صحيح البخاري

تأليف

الإمام شهاب الدين أبي العباس أحمد بن محمد الشافعي القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣ هـ.

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الأول

يحتوي على الكتب التالية:

بدء الوحي - الإيمان - العلم - الوضوء - الغسل - الحيض - التيمم

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

روي: أن سليمان نزل على نبطية بالعراق فقال لها: هل هنا مكان نظيف أصلي فيه؟ فقالت: طهّر قلبك وصلِّ حيث شئت. فقال: فقهت وفطنت الحق، ولو قال: علمت لم يقع هذا الموقع، ومفهومه أن من لم يتفقه في الدين فقد حرم الخير.

٧١ ـ **حدّثنا** سَعيدُ بنُ عُفَيرٍ قال: حدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ عن يونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ قال: قال حُمَيدُ بنُ عبدِ الرحمٰنِ سَمِعْتُ مُعاويةَ خَطِيبًا يقول: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يقول: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ به خَيْرًا يُفَقِّهْهُ في الدِّينِ. وإنَّما أنا قاسِمٌ، واللَّهُ يُعطِي. ولنْ تزالَ هٰذهِ الأُمَّةُ قائِمةً على أمْرِ اللَّهِ لا يَضُرُّهُمْ مَنْ خالَفَهُم حتىٰ يأتِيَ أمرُ اللَّه». [الحديث ٧١ـ أطرافه في: ٣١١٦، ٣٦٤١، ٧٣١٢، ٧٤٦٠].

وبالسند السابق إلى المؤلف قال: **(حدّثنا سعيد بن عفير)** بضم العين المهملة وفتح الفاء وسكون المثناة التحتية آخره راء المصري واسم أبيه كثير بمثلثة، وإنما نسبه المؤلف لجده لشهرته به، المتوفى سنة ست وعشرين ومائتين **(قال: حدّثنا ابن وهب)** بسكون الهاء واسمه عبد الله بن مسلم القرشي المصري الفهري الذي لم يكتب الإمام مالك لأحد الفقه إلا له فيما قيل؛ المتوفى بمصر سنة سبع وتسعين ومائة لأربع بقين من شعبان **(عن يونس)** بن يزيد الأيلي **(عن ابن شهاب)** الزهري **(قال: قال حميد بن عبد الرحمن)** بن عوف وحاء حميد مضمومة، وفي نسخة حدّثني بالإفراد حميد بن عبد الرحمن قال: **(سمعت معاوية)** بن أبي سفيان صخر بن حرب كاتب الوحي لرسول الله ﷺ ذا المناقب الجمة، المتوفى في رجب سنة ستين وله من العمر ثمان وسبعون سنة، وله في البخاري ثمانية أحاديث أي سمعت قوله حال كونه **(خطيبًا)** حال كونه **(يقول سمعت النبي)** وفي رواية الأصيلي: سمعت رسول الله **(ﷺ)** أي كلامه حال كونه **(يقول)**:

(من يرد الله) عز وجل بضم المثناة التحتية وكسر الراء من الإرادة وهي صفة مخصصة لأحد طرفي الممكن المقدر بالوقوع **(به خيرًا)** أي جميع الخيرات أو خيرًا عظيمًا **(يفقهه)** أي يجعله فقيهًا **(في الدين)** والفقه لغة الفهم والحمل عليه هنا أولى من الاصطلاحي ليعم فهم كل من علوم الدين، ومن موصول فيه معنى الشرط كما مرّ، ونكر خيرًا ليفيد التعميم لأن النكرة في سياق الشرط كهي في سياق النفي أو التنكير للتعظيم إذ إن المقام يقتضيه، ولذا قدر كما مرّ بجميع وعظيم **(وإنما أنا قاسم)** أي أقسم بينكم تبليغ الوحي من غير تخصيص **(والله يعطي)** كل واحد منكم من الفهم على قدر ما تعلقت به إرادته تعالى، فالتفاوت في أفهامكم منه سبحانه، وقد كان بعض الصحابة يسمع الحديث فلا يفهم منه إلا الظاهر الجلي ويسمعه آخر منهم أو من القرن الذي يليهم أو ممن أتى بعدهم فيستنبط منه مسائل كثيرة ﴿وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء﴾ [الجمعة: ٤].

حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ قریشی اور اموی ہیں۔ تمام مومنوں کے خالو اور اللہ تعالی کی وحی کے کاتب تھے
ان کے والد اور ان کی والدہ ہند بنت عتبہ فتح مکہ کے دن مشرف با اسلام ہوئے۔ خود امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مسلمان ہو گیا تھا لیکن میں نے اپنے والد سے اسلام کو فتح مکہ تک چھپائے رکھا۔ ان کا باپ دور جاہلیت میں
قریش کے سرداروں میں سے تھا۔ غزوہ بدر کے بعد قریش کی سرداری ان کو ملی۔ لہذا یہی معاویہ قریش کی طرف سے لڑائی کے لیے
سپہ سالار ہوئے۔ بہت بڑے امیر اور لوگوں کی آقا تھے۔ جب مسلمان ہوئے تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرمائیں
کہ میں جس طرح اسلام سے قبل مسلمانوں سے لڑتا تھا۔ اسی طرح اسلام لانے کے بعد کفار سے لڑوں۔ فرمایا: اجازت ہے۔ پھر
معاویہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ مجھے اپنا کاتب مقرر کر لیجئے۔ فرمایا: منظور ہے۔ عرض کی حضور میری بہن سے شادی کر لیں
اور اسے ام حبیبہ کا شریک بنالیں۔ لیکن یہ عرض منظور نہ ہو سکی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کرنا
(یعنی دو بہنوں کا نکاح میں جمع ہونا جائز نہیں ہے) مقصد یہ ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دیگر کاتبان وحی کی طرح کاتب وحی تھے
جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والے احکامات وغیرہ کی کتابت کرتے تھے۔ (رضی اللہ عنہم)

ابو الفداء
الحافظ ابن كثير
الدمشقي المتوفى سنة ٧٧٤هـ

البداية والنهاية

الجزء الثامن

١٤١٣هـ ١٩٩٢م

مكتبة المعارف
بيروت

آخر مرفوعا :

فضل معاوية بن ابي سفيان رضي الله عنه

هو معاوية بن أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصى أبو عبد الرحمن القرشى الأموى ، خال المؤمنين ، وكاتب وحى رب العالمين ، أسلم هو وأبوه وأمه هند

٢١

بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس يوم الفتح . وقد روى عن معاوية أنه قال : أسلمت يوم عمرة القضاء ولكنى كتمت إسلامى من أبى إلى يوم الفتح ، وقد كان أبوه من سادات قريش فى الجاهلية ، وآلت إليه رياسة قريش بعد يوم بدر ، فكان هو أمير الحروب من ذلك الجانب ، وكان رئيساً مطاعا ذامال جزيل ، ولما أسلم قال : يارسول الله مرنى حتى أقاتل الكفار كما كنت أقاتل المسلمين . قال : « نعم » قال ومعاوية تجعله كاتباً بين يديك ، قال : نعم » ثم سأل أن يزوج رسول الله (ص) بابنته ، وهى عزة بنت أبى سفيان واستعان على ذلك بأختها أم حبيبة ، فلم يقع ذلك ، و بيّن رسول الله (ص) أن ذلك لايحل له . وقد تكلمنا على هذا الحديث فى غير موضع ، وأفردنا له مصنفا على حدة ولله الحمد والمنة . والمقصود أن معاوية كان يكتب الوحى لرسول الله (ص) مع غيره من كتاب الوحى رضى الله عنهم . ولما فتحت الشام ولاه عمر نيابة دمشق بعد أخيه يزيد بن أبى سفيان ، وأقره على ذلك عثمان ابن عفان وزاده بلاداً أخرى ، وهو الذى بنى القبة الخضراء بدمشق وسكنها أربعين سنة ، قاله الحافظ ابن عساكر . ولما ولى على بن أبى طالب الخلافة أشار عليه كثير من أمرائه ممن باشر قتل عثمان أن يعزل معاوية عن الشام و يولى عليها سهل بن حنيف فعزله فلم ينتظم عزله والتف عليه جماعة من أهل الشام ومانع عليا عنها وقد قال : لا أبايعه حتى يسلمنى قتلة عثمان فانه قتل مظلوماً ، و قد قال الله تعالى : [ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليه سلطانا] . وروى الطبرانى عن ابن عباس أنه قال : مازلت موقنا أن معاوية يلى الملك من هذه الآية . أوردنا سنده ومتنه عند تفسير هذه الآية . فلما امتنع معاوية من البيعة لعلى حتى يسلمه القتلة ، كان من صفين ما قدمنا ذكره ، ثم آل الأمر إلى التحكيم ، فكان من أمر عمرو بن العاص وأبى موسى ما أسلفناه من قوة جانب أهل الشام فى الصعدة الظاهرة ، واستفحل أمر معاوية ، ولم يزل أمر على فى اختلاف مع أصحابه حتى قتله ابن ملجم كما تقدم ، فعند ذلك بايع أهل العراق الحسن بن على ، و بايع أهل الشام لمعاوية بن أبى سفيان . ثم ركب الحسن فى جنود العراق عن غير إرادة منه ، و ركب معاوية فى أهل الشام . فلما تواجه الجيشان وتقابل الفريقان سعى الناس بينهما فى الصلح فانتهى الحال إلى أن خلع الحسن نفسه من الخلافة وسلم الملك إلى معاوية بن أبى سفيان ، وكان ذلك فى ربيع الأول من هذه السنة ـ أعنى سنة إحدى وأربعين ـ ودخل معاوية إلى الكوفة فخطب الناس بها خطبة بليغة بعد ما بايعه الناس ـ واستوثقت له الممالك شرقاً وغرباً ، و بعداً وقرباً ، وسمى هذا العام عام الجماعة لاجتماع الكلمة فيه على أمير واحد بعد الفرقة ، فولى معاوية قضاء الشام لفضالة بن عبيد ، ثم بعده لأبى إدريس الخولانى . وكان على شرطته قيس بن حمزة ، وكان كاتبه وصاحب أمره سرجون بن منصور الرومى ، و يقال إنه أول من اتخذ الحرس وأول من حزم الكتب وختمها ، وكان أول الأحداث فى دولته رضى الله عنه .

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی الدمشقی شافعی (متوفی 772ھ) لکھتے ہیں

ثم كان ممن يكتب الوحى بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کتابت وحی کا فریضہ سر انجام دیتے

(جامع المسانید و السنن الهادی لاقوم سنن، معاویہ بن ابوسفیان، ج 5ص608)

جامع المسانيد والسنن

الهادي لأقوم سنن

للإمام الحافظ عماد الدين إسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي

(٧٠١-٧٧٤هـ)

دراسة وتحقيق

أ.د/ عبد الملك بن عبد الله بن دهيش

الجزء الخامس

مكة المكرمة

١٤٢٥هـ

١٧٦٠- (معاوية بن أبي سفيان)

صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف ابن قصي القرشي الأموي أبو عبد الرحمن أمير المؤمنين(١). وهو والد يزيد بن معاوية الذي ملك بعده وأم معاوية: هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس، كان أبوه رئيس قريش بعد قتل صناديد قريش ثم أسلما عام الفتح، وقيل أسلم معاوية قبل الفتح وإنما كان مستضعفا بمكة. ثم كان ممن يكتب الوحي بين يدي رسول الله ﷺ، وأبوه أحد الأمراء بين يدي رسول الله ﷺ، ثم شهد معاوية مع أخيه يزيد بن أبي سفيان فتح الشام وكان يزيد أحد أمراء الأرباع وإليه أمر دمشق بعد فتحها فلما توفي يزيد بن أبي سفيان في الدولة العمرية، استناب عمر على الشام معاوية، عوضا عن أخيه، ثم جمع له عثمان الشام كله، ولما كان في خلافة علي- رضي الله عنه- وقع بينه وبينه بسبب قتله عثمان وتسلم الشام، وكان ما كان في أيام صفين، ثم آل الحال إلى أن استوثق الملك كله بالشام وسائر البلاد لمعاوية عام سنة أربعين، أو إحدى وأربعين المسمى عام الجماعة، وكان أول ملك في الإسلام واستمر في الملك إلى سنة ستين توفي فيها بدمشق عن ثمانين سنة- رحمه الله ورضي عنه-. وقد كان حليما وقورا رئيسا سيدا له مكارم وفضائل ومآثر وقد استقصيت ذلك كله في سيرته من التاريخ المسمى البداية والنهاية وحديثه عند أحمد في أول مسند الشاميين، وله حديث واحد في حادي عشر الأنصار.

(إبراهيم بن عبد الله بن وقاص عن معاوية)

في النهي عن وصل الشعر، وفي صيام يوم عاشوراء: أنه ليس بفريضة.

٩٨٣٤- رواه الطبراني من حديث عبد الجبار بن عمر عن الزهري عن عمر ابن عبد العزيز عنه به(٢).

(أسعد بن سهل بن حنيف عنه
هو أبو غمامة سيأتي)
(أيوب بن بشير عن معاوية)

أن رسول الله ﷺ صعد المنبر فذكر أهل أحد، فصلى عليهم ثم قال: «إن عبدا خيره الله بين الدنيا وبين ما عنده فأختار ما عنده».

(١) راجع الاستيعاب: ٢٠٩/٥، والإصابة: ٤١٢/٣ ب ولمزيد من التفصيل في ترجمة يراجع البداية والنهاية للحافظ ابن كثير- رحمه الله -.
(٢) المعجم الكبير: ٣٤٧/١٩.

علامہ عبدالملک بن حسین بن عبدالملک عصامی مکی (متوفی 1111ھ) نے لکھا ہے :

معاوية و كان يكتب الوحى امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

(سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی، ذکر مناقبہ، ج 3 ص 155)

سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي

تأليف

عبد الملك بن حسين بن عبد الملك الشافعي العاصمي المكي

المتوفى سنة ١١١١

تحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

الجزء الثالث

منشورات محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

ذكر مناقبه

ذكر المفضل الغلابى؛ أن زيد بن ثابت كان كاتب وحى رسول الله ﷺ، وكان معاوية كاتبه فيما بينه وبين العرب؛ كذا قال(٦).

(١) ينظر تاريخ الطبري (٥/ ٣٢٣) والمعمرين (ص١٥٦).
(٢) هكذا جزم المصنف، وفيه خلاف ينظر في تاريخ الطبري (٥/ ٣٢٣، ٣٢٤).
(٣) ينظر: تاريخ الطبري (٥/ ٣٣٠).
(٤) ينظر: تاريخ الإسلام وفيات سنة ستين، ترجمة معاوية بن أبي سفيان.
(٥) أخرجه الطبراني في «الكبير» (١٩/ ٣٤٧) رقم (٨٠٥) من طريق الزهري عن عمر بن عبد العزيز عن إبراهيم بن عبد الله بن قارظ عن معاوية.
(٦) ينظر تاريخ الإسلام وفيات سنة ستين، ترجمة معاوية.

ابو معاویہ قادری

وقد صح عن ابن عباس قال: «كنت ألعب، فدعانى رسول الله ﷺ وقال: ادع لى معاوية، وكان يكتب الوحى»(١).

وقال معاوية بن صالح، عن العرباض بن سارية سمعت رسول الله ﷺ وهو يدعونا إلى السحور: «هلم إلى الغداء المبارك»، ثم سمعته يقول: «اللهم، علم معاوية الكتاب والحساب، وقه العذاب» رواه أحمد فى مسنده(٢).

وروى عن عبد الرحمن بن أبى عميرة المزنى، وكان من أصحاب النبى ﷺ؛ أن النبى ﷺ قال لمعاوية: «اللهم، علمه الكتاب والحساب، وقه العذاب»(٣).

وروى عبد الرحمن بن أبى عميرة - أيضًا - يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول لمعاوية: «اللهم، اجعله هاديًا مهديًا، واهده واهد به» رواه الوليد [بن] مسلم وأبو مسهر عن سعيد نحوه. ورواه الترمذى، عن الذهلى، عن أبى مسهر(٤).

وروى نعيم بن حماد، بسنده، عن يونس بن ميسرة، عن عبد الله بن بسر؛ أن رسول الله ﷺ استأذن أبا بكر وعمر فى أمر، فقال: أشيرا عَلَيَّ، فقالا: الله ورسوله أعلم، فقال: «ادْعُوَا معاوية وأحضراه أمركما؛ فإنه قوى أمين»(٥).

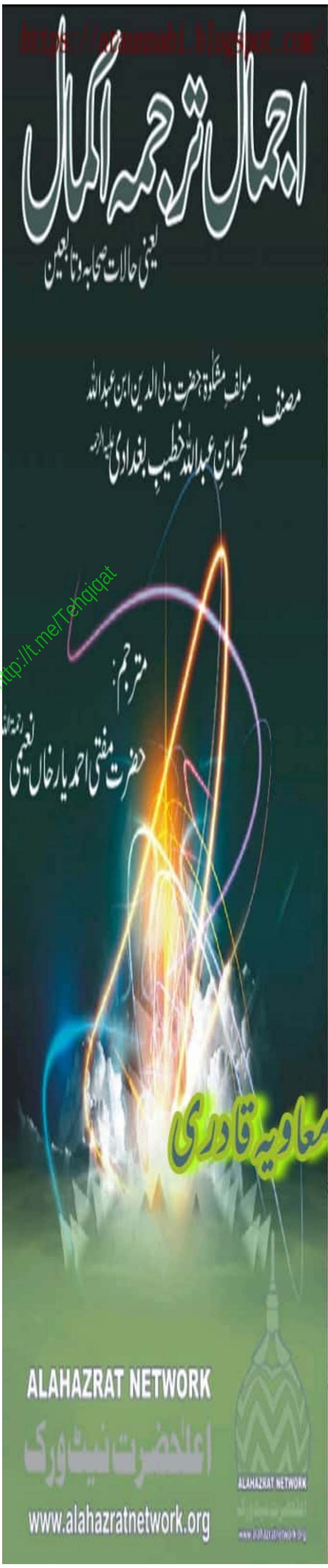
وروى عن وحشى بن حرب بن وحشى، عن أبيه، عن جده قال: أردفَ رسول الله ﷺ معاوية بن أبى سفيان خلفه فقال: ما يلينى منك؟ قال: بطنى، قال: «اللهم، املأه علمًا»، وقال خليفة: جمع عمر لمعاوية الشام كله، ثم أقره عثمان(٦).

(١) أخرجه أحمد (١/ ٢٤٠، ٣٣٨) ومسلم (٩٦/ ٢٦٠٤) من طريق أبي حمزة القصاب عن ابن عباس.
(٢) أخرجه أحمد (٤/ ١٢٧) وابن حبان (٢٢٧٨) والبزار (٣/ ٢٦٧) رقم (٢٧٢٣) من حديث العرباض بن سارية.
(٣) أخرجه البخاري في التاريخ الكبير (٥/ ٢٤٠، ٧/ ٣٢٧) وابن الأثير في أسد الغابة (٣/ ٤٧٩) وابن الجوزي في العلل المتناهية (١/ ٢٧٥-٢٧٦) من طريق أبي مسهر ثنا سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، به.
وذكره الألباني في الصحيحة (١٩٦٩) وعزاه أيضًا لعباس الترفقي في حديثه وابن عساكر في تاريخ دمشق.
(٤) أخرجه الترمذي (٣٨٤٢) والخطيب في تاريخه (١/ ٢٠٧-٢٠٨).
وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب وينظر الصحيحة (١٩٦٩).
(٥) ذكره الذهبي في تاريخ الإسلام عند ترجمة معاوية وقال: هذا من مناكير حماد وهو صاحب أوابد.
(٦) أخرجه البخاري في التاريخ الكبير (٨/ ١٨٠) من طريق وحشى. وقال الذهبي: قال صالح جزرة: لا تشتغل بوحشي ولا بأبيه.

صاحبِ مشکوۃ شریف امام ولی الدین بن عبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب البغدادی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

"امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے"

(اکمال، مترجم ص 81 مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)



مخنف ابن سلیم آپ غامدی ہیں حضرت علی نے آپ کو اصفہان کا حاکم بنایا اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہے۔

مدعم۔ آپ حبشی غلام تھے رفاعہ ابن زید کے غلام تھے انہوں نے حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیا آخر تک حضور کے غلام رہے آپ کا ذکر غلول کی حدیث میں آتا ہے مشہور واقعہ ہے۔

مرداس ابن مالک آپ اسلمی ہیں بیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہے آپ سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے۔

محیصہ ابن مسعود آپ انصاری حارثی ہیں اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہے غزوہ احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شرکت کی۔

مخارق ابن عبداللہ اہل کوفہ میں آپکا شمار ہے آپکی حدیث میں بہت اختلاف ہے آپ سے صرف آپکے بیٹے قابوس نے روایت لی

مجاشع ابن مسعود آپ سلمی ہیں ماہ صفر ۳۶ھ یوم جمل میں قتل ہوئے

مخرمہ عبدی آپ کے نام میں اختلاف ہے مخرمہ یا مخرفہ سوید کی حدیث میں آپ کا ذکر آتا ہے آپ کی وفات ۵۴ھ چون ہجری میں ہوئی۔

مرارہ ابن ربیع آپ عامری انصاری ہیں بدر میں شریک ہوئے جو تین حضرات غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے ان میں ایک آپ بھی تھے جن کی قبولیت توبہ کا ذکر سورہ توبہ میں ہے۔

مصعب ابن عمیر۔ آپ قرشی عبدری ہیں جلیل القدر صحابہ سے ہیں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر بدر میں شریک ہوئے۔ حضور انور نے آپ کو عقبہ کی دوسری بیعت کے بعد مدینہ منورہ بھیجا تاکہ آپ وہاں کے مسلمانوں کو قرآن اور فقہ کی تعلیم دیں ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں پہلا جمعہ آپ نے اپنے اجتہاد سے پڑھا اسلام سے پہلے آپ بڑے عیش وطرب میں پلے بڑھے اعلی درجہ کا لباس پہنتے تھے بعد اسلام تارک الدنیا ایسے ہوئے کہ موٹے لباس سے آپ کا جسم کھردرا ہو گیا بعض مؤرخین نے فرمایا کہ حضور انور نے پہلی بیعت عقبہ کے بعد آپ کو مدینہ منورہ بھیجا آپ انصار کے گھروں میں جاکر تبلیغ دین کرتے تھے آپ کی ہر تبلیغ پر ایک دو آدمی مسلمان ہوتے تھے حتی کہ انصار میں اسلام عام پھیل گیا تب آپ نے حضور انور سے جمعہ قائم کرنے کی اجازت چاہی جو مل گئی آپ پھر دوسری بیعت عقبہ کے موقعہ پر ستر انصار کے ساتھ مکہ معظمہ آئے چند دن مکہ معظمہ میں قیام کرکے واپس مدینہ منورہ چلے گئے یہ واقعات حضور انور کی ہجرت سے پہلے ہوئے چالیس سال کی عمر ہوئی اور غزوہ احد میں شہید ہوئے جن کے متعلق یہ آیت آئی فیہ رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ ان میں آپ بھی داخل ہیں حضور انور کے دار ارقم میں جانے کے بعد آپ ایمان لائے۔

معاویہ ابن ابی سفیان آپ قرشی اموی ہیں آپ کی ماں ہند بنت عتبہ ہیں آپ فتح مکہ کے دن ایمان لائے مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں آپ حضور انور کے کاتب وحی تھے۔ بعض مؤرخین نے کہا کہ آپ کاتب وحی نہ تھے بلکہ دوسری تحریریں حضور انور کی طرف سے لکھتے تھے آپ سے حضرت عبداللہ ابن عباس اور ابو سعید

علامہ ابن العماد الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۸۹ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں

وهو أحد كتبة الوحي وہ کاتبین وحی میں سے ایک تھے

شذرات الذهب ج۱ ص۲۷۰، ط دار ابن کثیر

شَذَرَاتُ الذَّهَبِ

في أخبار مَنْ ذَهَب

لابن العماد

الإمام شهاب الدين أبي الفلاح عبد الحي بن أحمد بن محمد العكري الحنبلي الدمشقي

(١٠٣٢-١٠٨٩ هـ)

المجلد الأول

أشرف على تحقيقه وخرج أحاديثه
عبد القادر الأرناؤوط

حققه وعلق عليه
محمود الأرناؤوط

دار ابن كثير
دمشق - بيروت

سنة ستين

فيها توفي مُعَاوِيَةُ بنُ أبي سُفْيان بدِمَشْق في رجبٍ وله ثمان وسبعون سنة، ولي الشَّامَ لعُمَر، وعُثْمان عشرين سنةً، وتملكها بعد عليٍّ عشرينَ [أخرى] إلاّ شهراً، وسار بالرعية سيرةً جميلة، وكان من دُهاة العرب وحلمائها، يضرب به المثل، وهو أحد كتبة الوحي، وهو الميزان في حب الصحابة، ومفتاح الصحابة، سئل الإمام أَحْمَدُ بنُ حَنْبلٍ رضي الله عنه أيهما[1] أفضل مُعَاوِيَةُ أو عُمَرُ بن عَبْد العَزيز، فقال: لَغُبارٌ لَحِقَ بأنفِ جَوادِ مُعَاوِيَةَ بين يدي رَسُول الله ﷺ خيرٌ مِنْ عُمَرَ بن عَبْدِ العَزِيز[2] رضي الله تعالى عنه، وأماتنا على محبته.

وفيها توفي سَمُرَةُ بن جُنْدب الفَزَاري، في أولها، نزيل البَصْرَة.

وبلال بن الحَارِث المُزَنِيُّ.

---

(١) في الأصل، والمطبوع: «أيما»، وما أثبتناه يقتضيه السياق.

(٢) قلت: إن صح هذا من كلام الإمام أحمد رحمه الله، فإن فيه انتقاصاً من قدر الخليفة الصالح عمر بن عبد العزيز الذي عُدَّ عند الكثيرين من أئمة المسلمين في مقام الخلفاء الراشدين، والذي له من المكارم ما لا يعد ولا يحصى، ومن أهم تلك المكارم أنه منع الكثير من البدع التي كانت سائدة في عصور من سبقه من خلفاء بني أمية في الشام، ولو لم يكن له من المكارم سوى الأمر بتدوين الحديث النبوي الشريف لكفاه فخراً، فكيف وقد كان عهده عهد أمان واطمئنان ورخاء للمسلمين قاطبة، رحمه الله برحمته الواسعة، وجمعنا به يوم القيامة في الجنة تحت لواء سيد المرسلين.

امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ شافعی (ابن عساکر) (متوفی 571) لکھتے ہیں

(معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خال المؤمنین وکاتب وحی رب العالمین

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خال المؤمنین اور کاتب وحی ہیں

(تاریخ دمشق الکبیر ، ذکر من اسمہ معاویۃ، معاویۃ بن صخر ج 59، صفحہ 55)

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩هـ - ٥٧١هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون

معالي - مغيث

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَري يكنى أبا عُبَيْد اللّه، دمشقي، قدم مصر، فكتب بها وكُتب عنه، وكانت وفاته بدمشق سنة ثلاث وستين ومائتين[١].

قرأت على أَبي مُحَمَّد السلمي، عَن أَبي مُحَمَّد التميمي، أَنَا مكي بن مُحَمَّد، أَنَا أَبو سُلَيْمَان بن زَبْر قال:

سنة اثنتين وستين ومائتين سمعت أبا العباس بن ملاّس يقول: فيها توفي أَبو عُبَيْد اللّه مُعَاوِيَة بن صَالِح[٢]، قال ابن زَبْر: وقال أَبو جَعْفَر الطحاوي: وفي سنة ثلاث وستين توفي مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَري[٣].

٧٥١٠ ـ مُعَاوِيَة بن صَخر أَبي سُفْيَان ـ بن حَرْب بن أُمية بن عَبْد شَمس بن عَبْد مَنَاف أَبو عَبْد الرَّحْمٰن، الأُموي[٤]

خال المؤمنين، وكاتب وحي ربّ العالمين.

أسلم يوم الفتح.

وروي عنه أنه قال: أسلمتُ يوم القضية، وكتمت إسلامي خوفاً من أبي[٥].

وصحب النبي ﷺ وروى عنه أحاديث.

وروى عن أخته أم حبيبة، وولاّه عُمَر بن الخطّاب الشام، وأقرّه عُثمان بن عفّان عليها، وبنى بها الخضراء، وسكنها أربعين سنة.

روى عنه: ابنه يزيد، وعَبْد اللّه بن عبّاس، وأَبو سعيد الخدري، وأَبو ذرّ الغفاري، وجرير بن عَبْد اللّه البجلي، والنعمان بن بشير، وعَبْد اللّه بن عُمَر، وعَبْد اللّه بن الزبير، وعَبْد الرَّحْمٰن بن عسيلة الصنابحي، وأَبو إدريس الخولاني، وحُمَيد، وأَبو سلمة ابنا عَبْد الرَّحْمٰن بن عوف، وأَبو صالح ذكوان، ويزيد بن الأصم، وعُمَير بن هانىء العَنْسي[٦]، وعَبْد

(١) تهذيب الكمال ١٨/٢١١. (٢) تهذيب الكمال ١٨/٢١١.

(٣) سير أعلام النبلاء ١٣/٢٤ وتهذيب الكمال ١٨/٢١١ وقال الذهبي في سير الأعلام أنه شاخ وجاوز السبعين.

(٤) ترجمته في الجرح والتعديل ٨/٣٧٧ وتاريخ بغداد ١/٢٠٧ والإصابة ٣/٤٣٣ وأسد الغابة ٤/٤٣٢ والتاريخ الكبير ٧/٣٢٦ وسير أعلام النبلاء ٣/١١٩ ونسب قريش للمصعب ص١٢٤ ومروج الذهب (الفهارس)، والكامل لابن الأثير الفهارس، والبداية والنهاية (الفهارس) وتاريخ الخلفاء للسيوطي ص٢٣٣ وتاريخ الإسلام للذهبي (٤١ ـ ٦٠) ص٣٠٦. وانظر بهامشه أسماء مصادر أخرى كثيرة ترجمت له.

(٥) أسد الغابة ٤/٤٣٣ وتاريخ الإسلام (٤١ ـ ٦٠) ص٣٠٨.

(٦) تحرفت بالأصل إلى: العبسي، وصوبت عن «ز»، راجع ترجمته في تهذيب الكمال ١٤/٤٠٩.

محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی لکھتے ہیں:

وكان معاوية كاتب وحيه معاویہ کاتب وحی تھے

الحجج الباهرة ص ١٣٢، ط مكتبة الامام البخاري

فدعا عمرو أبا موسى قبل الخوض في بحث النصب والعزل، فقال: يا أبا موسى ادنُ منّي لأسارّك.

فقرب منه ولقّاه أذنه، فقوِي عزمه على كلامه.

فقال عمرو: يا أبا موسى ما تقول في هذين الاثنين؟

فقال أبوموسى: بل قلت أنت.

فقال: أنت أكبر منّي عند رسول الله ﷺ وعند كلّ أحد، ولا يجوز لي أن أتقدمك.

قال: لا بأس في ذلك نحن وحدنا فقل.

قال عمرو: إنّي أرى الإسلام والمسلمين وهنوا بين هذين الاثنين ـ يعني عليّا ومعاوية ـ كان السيف في أيام الخلفاء قبلهم مغمودا عن المسلمين مشهورا على الكافرين، وفي أيام هذين انعكس الأمر (إلاّ أنّ معاوية أحلم من عليّ وأعرف بأمور الخلافة، وقد تولّى الشام من الخلفاء والناس عنه راضون)[١] (وهو ابن أبي سفيان عم[٢] النبي عليه السلام، فإن كان عليّ صاهره وسبقه إلى الإسلام، فمعاوية أسلم هو ووالده، ووالد عليّ مات كافرا، وكان معاوية كاتب وحيه، وقال النبي ﷺ بقوله: «اللهمّ اهد قلبه»[٣][٤])، وإنّي أرى خلع عليّ من الخلافة واثبتها في معاوية، أو في

(١) ما بين القوسين: ليست في نسخة «أ»، وثابتة في نسخة «ب»، إلا أنها استدركت في هامش الأصل وكتب عليها «صح».

(٢) أي: أبوزوجته أم حبيبة رضي الله تعالى عنها.

(٣) لعله رحمه الله أراد الحديث الذي رواه الترمذي عن عبدالرحمن بن أبي عميرة ـ وكان من أصحاب النبي ﷺ ـ عن النبي ﷺ أنه قال لمعاوية: «اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به».

وقال الترمذي: «هذا حديث حسن غريب».

وقال الألباني: «رجاله كلهم ثقات، رجال مسلم، فكان حقه أن يصحح».

(السنن للترمذي، رقم: ٣٨٤٢)، (السلسلة الصحيحة رقم: ١٩٦٩).

(٤) ما بي القوسين: زيادة من نسخة «ب».

دفاع عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

الحجج الباهرة

تأليف

العلامة الشيخ

جلال الدين الدواني الصديقي

(٨٣٠-٩٢٨هـ)

تحقيق ودراسة

د. عبدالله حاج علي منيب

مكتبة الإمام البخاري

امیر المومنین حضرت امیر معاویہ معاویہ رضی اللہ عنہ اعلان نبوت سے پانچ، سات یا تیرہ برس قبل (تقریباً 604ء) پیدا ہوئے اول تاریخ زیادہ مشہور ہے۔

واقدی نے بیان کیا کہ یہ حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے اور انہوں نے اسلام چھپائے رکھا حتیٰ کہ فتح مکہ کو ظاہر کیا آپ عمرۃ القضاء میں مسلمان تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور کے بال مروۃ کے نزدیک کاٹے

ابو نعیم کے مطابق جناب معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی، بڑے فصیح، بردبار اور باوقار آدمی تھے

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دراز قد، سفید رنگ اور خوبصورت شخص تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ پر اترنے والی وحی کی کتابت فرمایا کرتے تھے۔

الإصابة في تمييز الصحابة

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة ٨٥٢ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري، جامعة الأزهر — الدكتور عبد الفتاح أبو سنة، جامعة الأزهر

الدكتور جمعة طاهر النجار، جامعة الأزهر

الجزء السادس

المحتوى

تتمة حرف الميم - إلى حرف الياء

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

٨٠٨٧ ـ معاوية بن أبي سفيان[١]: صخر بن حَرْب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف القرشي الأمويّ، أمير المؤمنين.

وُلد قبل البعثة بخمس سنين، وقيل بسبع، وقيل بثلاث عشرة. والأول أشهر.

وحكى الْوَاقِدِيُّ أنه أسلم بعد الحديبية وكتم إسلامه حتى أظهره عامَ الفتح، وأنه كان في عُمرة القضاء مسلماً؛ وهذا يُعارضه ما ثبت في الصحيح، عن سعد بن أبي وقاص، أنه قال في العمرة في أشهر الحج: فعلناها؛ وهذا يومئذ كافر. ويحتمل إن ثبت الأول أن يكون سعد أطلق ذلك بحسب ما استصحب مِنْ حاله، ولم يطلع على أنه كان أسلم لإخفائه لإسلامه.

وقد أخرج أحْمَدُ، مِنْ طريق محمد بن علي بن الحسين، عن ابن عباس ـ أن معاوية قال: قصَّرت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عند المَرْوَة، وأصل الحديث في البخاريّ مِنْ طريق طاوس، عن ابن عباس، بلفظ قَصَّرْتُ بمشْقَص[٢]، ولم يذكر المروة، وذِكْرُ المروة يُعَيِّنُ أنه كان معتمراً؛ لأنه كان في حجة الوداع حلق بمنى، كما ثبت في الصحيحين، عن أنس.

وأخرج الْبَغَوِيُّ، مِنْ طريق محمد بن سلام الجمَحيّ، عن أبَان بن عثمان: كان معاوية بمنى وهو غلام مع أمه إذ عثر؛ فقالت: قم لا رفعك الله؛ فقال لها أعرابي: لم تقولين له هذا؟ والله إني لأراه سيسود قومَه. فقالت: لا رفعه الله، إن لم يسد إلا قومه.

قال أبُو نُعَيْمٍ: كان من الكتبة الحسبة الفُصحاء؛ حليماً وقوراً.

وعن خالد بن معدان: كان طويلاً أبيض أجلح[٣]؛ وصحب النبي صلى الله عليه وآله وسلم؛ وكتب له؛ وولاّه عُمر الشام بعد أخيه يزيد بن أبي سفيان؛ وأقره عثمان؛ ثم استمر فلم يبايع علياً؛ ثم حاربه؛ واستقلّ بالشام، ثم أضاف إليها مصر؛ ثم تسمّى بالخلافة بعد الحَكَمين، ثم استقلّ لما صالح الحسَن؛ واجتمع عليه الناسُ؛ فسمّي ذلك العام عام الجماعة.

وأخرج الْبَغَوِيُّ من طريق مبارك بن فضالة؛ عن أبيه؛ عن عليّ بن عبد الله؛ عن عبد

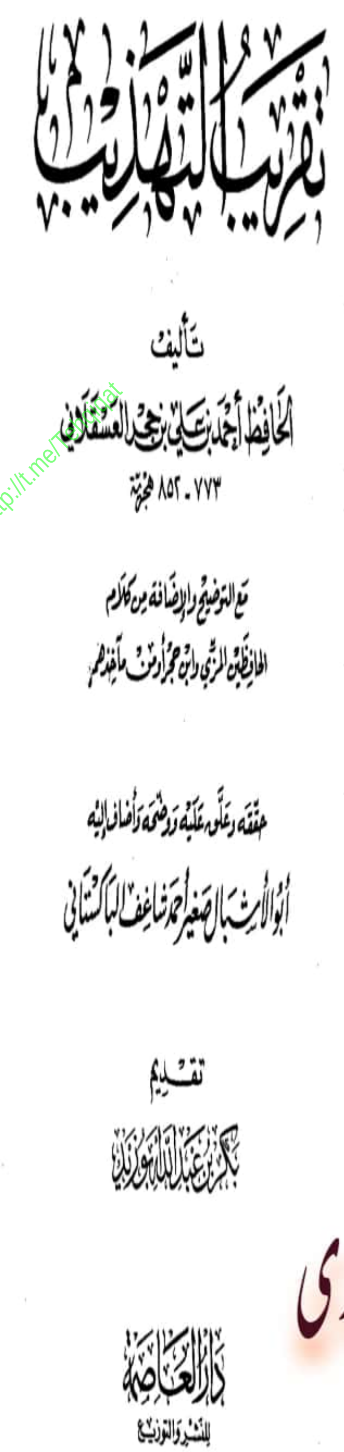
(١) معرفة الرجال ٢/ ١٧٧، أسد الغابة ت (٤٩٨٤)، الاستيعاب ت (٢٤٦٤).
(٢) المشقص: نصف السَّهم إذا كان طويلاً غير عريض ٦/ ١٥١، فإذا كان عريضاً فهو المِعْبلة. النهاية ٢/ ٤٩٠.
(٣) الأجلح من الناس: الذي انحسر الشعر عن جانبي رأسه. النهاية ١/ ٢٨٤.

امام حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ) لکھتے ہیں

معاویة ابن ابی سفیان الخلیفة صحابی، اسلم قبل الفتح، وکتب الوحی

سیدنا معاویہ فتح مکہ سے پہلے اِسلام لائے آپ خلیفۃ المسلمین صحابی

اور کاتب وحی ہیں (تقریب التہذیب رقم 6806)


تقريب التهذيب

تأليف

الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هجرية

مع التوضيح والإضافة من كلام الحافظين المزي وابن حجر أو من مأخذهم

حققه وعلق عليه ووضع أصانيده

أبو الأشبال صغير أحمد شاغف الباكستاني

تقديم

بكر بن عبد الله أبو زيد

دار العاصمة للنشر والتوزيع

٦٧٩٨ بخ د س ق معاوية بن حُديج، بمهملة ثم جيم، مصغر، الكندي، أبو عبد الرحمن [و](١) أبو نعيم، صحابي صغير، وقد ذكره يعقوب بن سفيان في التابعين.

٦٧٩٩ تميز معاوية بن حُديج ـ آخر ـ متأخر، كوفي، جعفي، هو والد أبي خيثمة [٢٠٦٢] وأخويه.

٦٨٠٠ س معاوية بن حفص الشعبي، الكوفي، نزيل حلب، صدوق، من العاشرة.

٦٨٠١ ر م د س معاوية بن الحكم السلمي، صحابي، نزل المدينة.

٦٨٠٢ ت معاوية بن حكيم بن معاوية النميري، مقبول، من الثالثة.

٦٨٠٣ خت ٤ معاوية بن حيدة بن معاوية بن كعب القشيري، صحابي، نزل البصرة، ومات بخراسان، وهو جد [بهز بن حكيم](٢) [٧٨٠].

٦٨٠٤ بخ معاوية بن سبرة، بفتح المهملة وسكون الموحدة، السوائي، بضم المهملة والمد، أبو العبيدين، بتصغير وتثنية، ثقة، من الثانية، مات سنة ثمان وتسعين.

٦٨٠٥ ق معاوية بن سعيد بن شُريح التجيبي، بضم المثناة وكسر الجيم ثم تحتانية ساكنة وموحدة، [المصري](٣)، ويقال: معاوية بن يزيد، مقبول، من السابعة.

٦٨٠٦ ع معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي، أبو عبد الرحمن الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح وكتب الوحي، ومات في رجب سنة ستين، وقد قارب الثمانين.

ابو معاویہ قادری

(١) كذا في «المخطوطة». وفي أكثر النسخ المطبوعة: «أو».
(٢) في «ز» و«ق»: «نمير بن حكيم»، وهو سهو من الناسخ.
(٣) في بعض النسخ المطبوعة: «البصري»، وهو خطأ مطبعي.

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کے کاتب ہیں



فِي خِلَافِ ذٰلِكَ

191ــ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي

اس کے برعکس

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم معاویہ کو میرے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھو تو اس کو قبول کرو کیونکہ وہ امین ہے اور محفوظ ہے۔

حَفْصٍ الزَّاهِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، إِمْلَاءً، حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ الْغَازِي، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ أَيْمَنَ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ يَحْيَى الصَّرِيمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِي فَاقْبَلُوهُ، فَإِنَّهُ أَمِينٌ مَأْمُونٌ.

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَمْ أَكْتُبْهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

قَالَ الشَّيْخُ الْمُصَنِّفُ: اعْلَمْ أَنَّ مُعَاوِيَةَ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ، وَكَاتِبُ الْوَحْيِ الْمُبِينِ، الْمُنَزَّلِ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، هُوَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ الْقُرَشِيُّ، يَجْمَعُهُ وَرَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّسَبُ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ، وَرَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْهُمْ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، وَغَيْرُهُمَا، تَوَلَّى الْإِمَارَةَ عِشْرِينَ سَنَةً مِنْ قِبَلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ، وَتُوُفِّيَ سَنَةَ سِتِّينَ مِنَ الْهِجْرَةِ فِي رَجَبٍ، فَنَحْنُ نَقُولُ: إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قُتِلَ مَظْلُومًا انْعَقَدَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

کیفیت حدیث: یہ حدیث غریب ہے، میں نے اس کو اسی وجہ سے لکھا ہے۔

فائدہ: الشیخ مصنف نے کہا: جان تو بے شک معاویہ مؤمنین کا خالو ہے۔ رب العالمین کی طرف سے اس کے رسول محمد الامین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر اور آپ کی آل اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہمیشہ نازل ہوتی رہیں) پر جو واضح وحی نازل ہوئی، امیر معاویہ اس کے کاتب ہیں۔ امیر معاویہ کا نسب: ابوعبدالرحمن معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشی۔ ان کا رسول اللہ ﷺ کا نسب عبدمناف میں جمع ہو جاتا ہے، ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے احادیث روایت کی ہیں جن میں عبداللہ بن عباس اور ابوسعید وغیرہما شامل ہیں۔ امیر المؤمنین عمر بن خطاب اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے دس سال حاکم رہے۔ رجب المرجب میں ٦٠ ہجری میں فوت ہوئے۔ ہم کہتے تھے: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب مظلوم شہید کیے گئے تو امیر المؤمنین علی ابن

المحدث احمد بن محمد (ابن حجر) ہیتمی مکی شافعی (متوفی 974ھ) لکھتے ہیں

معاویۃ بن ابی سفیان اخی ام حبیبۃ زوجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم....... کاتب الوحی

حضرت سیدنا معاویہ بن ابوسفیان سیدہ ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی اور کاتب وحی ہیں" (الصواعق المحرقۃ فی الرد علی اھل البدع والزندقۃ ، خاتمہ فی امور مھمۃ ص355)

- ٣٥٥ -

شهد له رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة وأن حمزة سيد الشهداء وجعفرا الطيار في الجنة والحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة ونشهد لجميع المهاجرين والأنصار بالرضوان والتوبة والرحمة من الله لهم ثم بعد ذلك نشهد لعائشة رضي الله عنها بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما أنها الصديقة الطاهرة المبرأة من السماء على لسان جبريل إخبارا من الله متلوا في كتابه مثبتا في صدور الأمة ومصاحفها إلى يوم القيامة وأنها زوجة الرسول صلى الله عليه وسلم فاضلة وأنها زوجته وصاحبته في الجنة وهي أم المؤمنين في الدنيا والآخرة فمن شك في ذلك أو طعن فيه أو توقف عنه فقد كذب بكتاب الله وشك فيما جاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم وزعم أنه من عند غير الله قال الله تعالى: (**يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ** * النور: ١٧) فمن أنكر هذا فقد برئ من الإيمان، ونحب جميع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم على مراتبهم ومنازلهم أولا فأولا ونترحم على أبي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان أخي أم حبيبة زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم خال المؤمنين أجمعين كاتب الوحي ونذكر فضائله ونروي ما روي فيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقد قال ابن عمر رضي الله عنهما، كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: (**يدخل عليكم من هذا الفج رجل من أهل الجنة**) فدخل معاوية رضي الله عنه[١] فتعلم أن هذا موضعه ومنزلته ثم تحب في الله من أطاعه وإن كان بعيدا منك وخالف مرادك في الدنيا وتبغض في الله من عصاه ووالى أعداءه وإن كان قريبا منك ووافق هواك.

(١) وبقية الحديث: ثم قال من الغد مثل ذلك فدخل معاوية فقال رجل يا رسول الله هذا هو. ثم قال: (**أنت مني يا معاوية وأنا منك ولتزاحمني على باب الجنة كهاتين السبابة والوسطى**) رواه الديلمي عن ابن عمر وابن الجوزي في الواهيات وقال: وفيه عبد الله بن دينار لا يحتج به وعنه عبد العزيز بن يحيى المروزي قال الذهبي في الميزان مجهول فكأنه سرقه فإنه ليس بصحيح وقال ابن الجوزي وقد روي في ضد هذا لكل أمة فرعون وفرعون هذه الأمة معاوية وهذا ساقط

اَلصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَةُ

فِي الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْبِدَعِ وَالزَّنْدَقَةِ

ويليه كتاب

تَطْهِيرِ الْجِنَانِ وَاللِّسَانِ

عَنِ الْخُطُورِ وَالتَّفَوُّهِ بِثَلْبِ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

كلاهما تأليف

المحدث أحمد بن حجر الهيتمي المكي

٨٩٩ هـ [١٤٩٤ م] - ٩٧٤ هـ [١٥٦٦ م]

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
مكتبة الحقيقة

يطلب من مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفاتح ٥٧ استانبول-تركيا

هجري قمري	هجري شمسي	ميلادي
١٤٣٤	١٣٩١	٢٠١٣

ابوجعفر محمد بن علی بن محمد ابن طباطبا علوی (ابن الطقطقی) (متوفی 709ھ) نے لکھا ہے

و اسلم معاویة و كتب الوحی فی جملة من كتبه بين يدى الرسول صلى الله عليه وسلم .

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کتابت وحی کا فریضہ سر انجام دیتے

(الفخری فی الآداب السلطانیہ و الدول الاسلامیہ، ذکر شیء سیرۃ معاویۃ و وصف طرف من حالہ، ص103)

الفخري

في الآداب السلطانية والدول الإسلامية

تأليف

محمد بن علي بن طباطبا المعروف بابن الطقطقا

دار صادر
بيروت

الدولة الاموية

وهي التي تسلّمت الملك من الدولة الأولى

لمّا قتل أمير المؤمنين ، صلوات الله عليه ، بايع الناس الحسن بن عليّ ،عليهما السلام . فمكث شهوراً حتّى اجتمع هو ومعاوية فتصالحا للمصلحة الحاضرة التي كان الحسن ، عليه السلام ، أعلَمَ بها . وسلّم الخلافة إليه وتوجّه نحو المدينة وبويع معاوية ، رضي الله عنه ، بالخلافة العامّة ودُعيَ بأمير المؤمنين ، وذلك في سنة أربعين من الهجرة .

ابومعاویہ قادری

معاوية أمير المؤمنين

ذكر شيء من سيرة معاوية ووصف طرَف من حاله :

هو معاوية بن أبي سُفْيان صَخْر بن حرْب بن أميّة بن عبد شمس بن عبد مَناف . كان أبوه أبو سفيان أحد أشياخ مكة أسلم في السنة التي فتَح الرسول، صلى الله عليه وآله وسلّم،فيها مكة وأسلم معاوية وكتب الوحيَ في جملةمن كتبه بين يدي الرسول، صلى الله عليه وآ له وسلم.وكانت أمّه هِنْد بنت عُتْبة شريفة في قريش أسلمت عامَ الفتح . وكانت في وقعة أُحُد لمّا صُرِع حَمْزَةُ بن عبد المطلب،رضي الله عنه ، عمّ رسولِ الله،صلى الله عليه وآ له،من طعنة الحربة التي طُعِنَها جاءت هند فمثّلت بحمزة وأخذت قطعة من كبده

١٠٣

رحمۃ اللہ علیہ　　رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام آلوسی کے نزدیک حضرت امیر معاویہ کا کاتب وحی ہونا

الأجوبة العراقية على الأسئلة اللاهورية

علامہ

الأجوبة العراقية على الأسئلة اللاهورية

لمفتي العراق في عصره الإمام المفسر
أبي الثناء شهاب الدين محمود بن عبد الله الآلوسي
(١٢١٧هـ-١٢٧٠هـ)

قدم له وخرج أحاديثه وعلق عليه
د. عبد الله بن يوسف البخاري

دار ابن القيم　　دار ابن عفان

ابو معاویہ قادری

قتل »[١]، ويفهم من الرواية الأخرى أنّ من كفره فقد كفر[٢]، وكذا من قال بحل لعنه كما يقتضيه كلامهم، فإنّه من كبار الأصحاب رضي الله عنهم، وكان أحد الكتاب لرسول الله صلّى الله عليه وسلّم كما صح في مسلم[٣] وغيره[٤] / وفي حديث سنده حسن كان معاوية يكتب بين يدي رسول الله عليه الصلاة والسلام[٥]. [٥٥]

قال المدائني[٦]: « كان زيد بن ثابت يكتب الوحي، وكان معاوية يكتب للنبي صلّى الله عليه وسلّم [فيما بينه وبين العرب من وحي وغيره، فهو أمين

---

(١) تقدم (ص١٤٦).

(٢) تقدم (ص١٤٦).

(٣) مسلم (١٩٤٥/٤، كتاب ٤٤، باب ٤٠، ح٢٥٠١) عن ابن عباس قال: كان المسلمون لا ينظرون إلى أبي سفيان ولا يقاعدونه فقال للنبي صلّى الله عليه وسلّم: يا نبي الله، ثلاث أعطنيهنّ، قال: « نعم »، قال: عندي أحسن العرب وأجمله أم حبيبة بنت أبي سفيان أزوجكها، قال: « نعم »، قال: ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك، قال: « نعم »، قال: وتؤمرني حتى أقاتل الكفار، كما كنت أقاتل المسلمين، قال: « نعم ».
وفي هذا الحديث كلام، ذكره ابن القيم رحمه الله في جلاء الأفهام (ص:١٨٦ - ١٩٥).

(٤) مسند الإمام أحمد (٣٣٥/١).

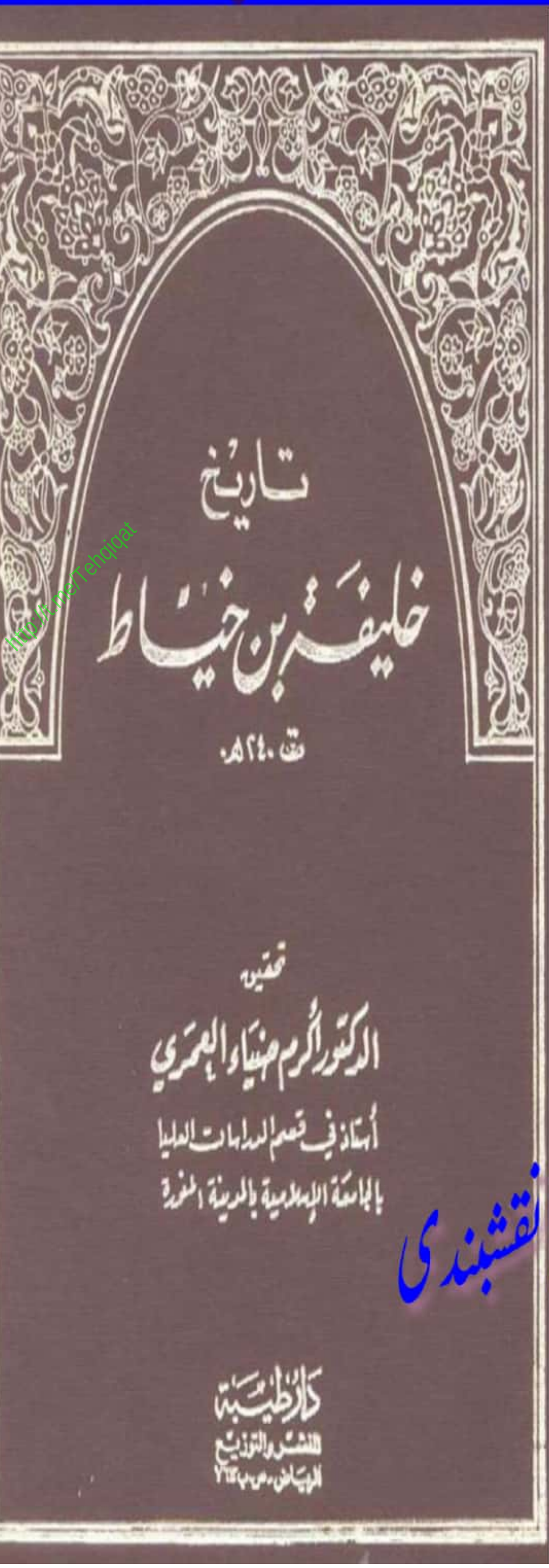
(٥) رواه الطبراني كما في المجمع (٣٥٧/٩) وقال الهيثمي: « إسناده حسن »، وذكره ابن حجر الهيتمي المكي في تطهير الجنان (ص١٢)، وحسنه وعنه نقل المؤلف.

(٦) هو العلامة الحافظ الصادق، أبو الحسن علي بن محمد بن عبد الله، المدائني الأخباري، ولد سنة (١٣٢هـ)، كان عجبا في معرفة السير والمغازي أخذ عن شعبة وابن أبي ذئب، وعنه خليفة بن خياط والزبير بن بكار من مصنفاته: « أخبار أهل البيت »، و« تاريخ الخلفاء » (ت٢٢٤هـ). سير أعلام النبلاء (٤٠٠/١٠).

ابو عمرو خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ المتوفی240ھ کہتے ہیں :

كتب له معاوية بْن ابي سفْيان

معاویہ بن ابی سفیان آپ ﷺ کے پاس کتابت کا کام کرتے تھے



صعة . عباس بن مرداس على بني سليم . وعلى عجز هوازن: جشم ونصر وثقيف عد بن بكر مالك بن عوف (١) النصري (٢) الضحاك بن سفيان الكلابي على بني ب .

« تسمية من كتب له صلى الله عليه وسلم » (٣)

زيد بن ثابت كاتب الوحي ، وقد كتب له معاوية بن أبي سفيان ، وكتب له ظلة بن ربيع (٤) الأسيدي ، وكتب له عبد الله بن سعد بن أبي سرح (٥) ثم ارتد ق بمكة .

(حاجبه وصاحب نفقاته وخازنه وخادمه ومؤذناه وحرسه ﷺ)

ن يأذن عليه أنسة مولاه . وعلى نفقاته بلال . ومعيقيب بن أبي فاطمة خازنه، ويقال: ن معيقيب على خاتمه . وأنس بن مالك يخدمه . ومؤذناه بلال وابن أم مكتوم . رسه ببدر سعيد بن زيد الأنصاري، وحين رجع من بدر ذكوان بن عبد قيس ، حد محمد بن مسلمة ، وفي الخندق الزبير بن العوام وغيره ، وبخيبر ليلة بنى بصفية أيوب ، وبتبوك أبو قتادة ، وقد حرسه سعد بن مالك وعائذ بن عمرو ي (٦) .

في الأصل « عوف بن مالك » وهو خطأ .

العسقلاني : إصابة ج ٣ ص ١٨٠ ويذكر « عوف بن مالك » ثم يعقب العسقلاني على ذلك « كذا قال، وقيل : انقلب عليه ، والصواب مالك بن عوف » .

في الأصل بالحاشية .

في الأصل « ربيعة » والتصويب من الحاشية .

انظر ابن كثير : البداية والنهاية ٣٤٨/٥ فقد نقل عن خليفة أن سعد بن أبي سرح كتب للنبي صلى الله عليه وسلم · بدل ابنه عبد الله، ثم بيّن ابن كثير وهم خليفة في ذلك ، ويبدو أن ابن كثير غلط في النقل ، وتابعه في غلطه ابن حجر في الإصابة ١٢١/٢ .

في المخطوطة : المري . وهو تصحيف .

— ٩٩ —

علامہ تقی الدین ابو العباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی 845) فرماتے ہیں

وکان یکتب الوحی۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

(امتاع الاسماع بما للنبی من الاحوال والاموال والحفدۃ والمتاع و اما اجابۃ اللہ دعوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ....ج 12، ص 113)

إمتاع الأسماع

بما للنبي ﷺ من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع

تأليف
تقي الدين أحمد بن علي بن عبد القادر بن محمد المقريزي
المتوفى سنة ٨٤٥هـ

تحقيق وتعليق
محمد عبد الحميد النميسي

الجزء الثاني عشر

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

وخرجه أيضا من حديث إسحاق بن منصور قال: حدثنا النضر بن شميل، قال : حدثنا شعبة حدثنا أبوحمزة قال : سمعت ابن عباس يقول كنت ألعب مع الصبيان ، فجاء رسول الله ﷺ فاختبأت منه. فذكر الحديث بمثله[1] .

وقال البيهقي : وقد روى عن أبي عوانه عن أبي حمزة أنه استجيب له فيما دعا في هذا الحديث على معاوية. وذكر من حديث موسى بن إسماعيل قال: حدثنا أبو عوانة، عن أبي حمزة قال : سمعت ابن عباس قال : كنت ألعب مع الغلمان فإذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت : ما جاء إلا إليّ ، فاختبأت على باب، فجاء فحطأني حطأة فقال : اذهب فادع لي معاوية ، وكان يكتب الوحي ، قال : فذهبت فدعوته له، فقيل : إنه يأكل، فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته، فقال : فاذهب فادعه فأتيته ، فقيل : إنه يأكل، فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته ، فقال في الثالثه: لاأشبع الله بطنه،قال فما شبع بطنه أبداً.

قال البيهقي : وروي عن هزيم عن أبي حمزة في هذا الحديث زياده تدل على الاستجابة[2] .

* * *

= حين تأخر ، ففيه الجوابان السابقان : أحدهما : أنه جرى على اللسان بلاقصد، والثاني : أنه عقوبة له لتأخيره . وقد فهم مسلم رحمة الله من هذا الحديث ، أن معاوية لم يكن مستحقاً للدعاء عليه، فلهذا أدخله في هذا الباب ، وجعله غيره من مناقب معاوية ، لأنه في الحقيقة يصير دعاء له . وفي هذا الحديث جواز ترك الصبيان يلعبون بما ليس بحرام ، وفيه اعتماد الصبي فيما يرسل فيه من دعاء إنسان ونحوه ، من حمل هدية ، وطلب حاجة ، وأشباهه ، وفيه جواز إرسال صبي غيره ممن يدل عليه في مثل هذا ، ولا يقال : هذا تصرف في منفعة الصبي، لأن هذا قدر يسير ، ورد الشرع بالمسامحة به للحاجة ، واطرد به العرف ، وعمل المسلمين ، والله تبارك وتعالى أعلم . (شرح النووي).

(١) (المرجع السابق) : حديث رقم (٩٨).

(٢) (دلائل البيهقي) : ٢٤٢/٦-٢٤٣.

ابو معاویہ قادری

ابو عبداللہ محمد الانصاری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۰۳ھ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں

وكاتب الوحي عنه وخال المؤمنين رضي الله عنهم

وہ کاتب وحی اور مومنوں کے ماموں ہیں

الذيل والتكملة لكتابي الموصول والصلة ج ١ ص ٦٠٥، ط دار الغرب الإسلامي

سلسلة التراجم الأندلسية

IX

الذيل والتكملة

لكتابي الموصول والصلة

تأليف

أبي عبد الله محمد بن محمد بن عبد الملك الأنصاري الأوسي المراكشي

٦٣٤ - ٧٠٣ هـ

المجلد الأول (السفر الأول)

حققه وعلق عليه

الدكتور إحسان عباس — الدكتور محمد بن شريفة

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي
تونس

أبي جَرَادةَ الحَلَبيِّ، وأبي محمدٍ صالح بن إبراهيمَ بن أحمدَ الفارقي، وأبي المَعالي بن أبي محمد بن عبد الله بن[1] عليّ ابن المازَري، وأبي [عبد الله][2] محمد بن أحمدَ بن عُمر بن أحمدَ الحنَفيّ.

وكان تامَّ العناية بشأنِ الرِّواية، ضابطًا لحديثه، يَقِظًا، سَرِيًّا فاضلًا، شديدَ التهمُّم بالعلم على الإطلاق، وحُبِّب إليه طلبُه مُذ صِغَره، وآثَرَ قديمًا مذهبَ الظاهِريّة فمال إليه مدّةً، وصَنَّف في عَضْدِه ثم نَزَعَ عنه واعتمَدَ مذاهبَ الفقهاءِ أهل النظَر، وكان وافرَ الحظِّ من الأدبِ شاعرًا مطبوعًا مُحسِنًا، نَظَمَ الشِّعرَ في صِغَرِه وهو بالمكتَب وبَرَعَ فيه وفي الكتْب، ومن نَظْمِه [الطويل]:

ومن نكَدِ الدّنيا على الحُرِّ حاسدٌ ... يَكيدُ ويَنوي جاهدًا أن يُناويَهْ
يَرى أنه ما أن يَعُدَّ ولا يَرى ... مساويَهُ حتى يعُدَّ مَساويَهْ
فلا تعجَبوا ممّن عَوَى خلفَ ذي عُلًى ... لكلِّ عليٍّ في الأنامِ معاويهْ[3]

وقد أُنكِرَ عليه ما في طيِّ هذا التضمين القَبيح، وأُلحِقَ بالتعريض المُرْبي على التصريح، حتى قال بعضُ مَن وقفَ عليه من أهل العلم ممّن له في السُّنّة أوفرُ قسم مُنتصرًا لصاحبِ رسُولِ الله ﷺ وكاتبِ الوَحْي عنه وخالِ المؤمنين رضي اللهُ عنهم: اخسَأ يا لعينُ واعلَمْ [الطويل]:

---

(١) من هنا إلى قوله: «ابن عمر» سقط كله من ق.

(٢) ما بين الحاصرتين بياض في النسختين، واستفدناه من ترجمة المذكور، وهو العلامة مجد الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عمر بن أحمد بن أبي شاكر المراكشي المحتد ثم الإربلي الحنفي المعروف بالظهير (٦٠٢-٦٧٧هـ)، وهو مترجم في ذيل مرآة الزمان ٣/ ٣٨٦، وتاريخ الإسلام ١٥/ ٣٤٥، وبغية الوعاة ١/ ٣٧ وغيرها.

(٣) في النفح: فلا تعجبا، وعقب المقري على هذا البيت بقوله: قلت: لا يخفى ما فيه من عدم سلوك الأدب مع الصحابة رضي الله تعالى عنهم أجمعين، ويرحم الله بعض الأندلسيين حيث قال في رجز كبير:

ومن يكن يقدح في معاويه ... فذاك كلب من كلاب عاويه

ابو الحسن نقشبندی

امام عزالدین محمد ابن جماعۃ رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ وحی اور دیگر دستاویزات لکھنے کے لیے باقاعدہ مقرر کیے گئے تھے

اَلْغُرَرُ وَالدُّرَرُ فِي سِيْرَةِ خَيْرِ الْبَشَرْ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا پہلا اُردو ترجمہ بنام

سیرتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

"تالیف"

امام عزالدین محمد ابن جماعۃ رحمۃ اللہ علیہ

متوفی 819 ہجری

"ترجمہ و تحقیق"

فضیلۃ الاستاذ

مفتی ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

ناشر

جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

"نور مسجد" کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 21.32439799

19- عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

20- محمد بن مسلمہ (انصاری خزرجی) رضی اللہ عنہ

21- مُعَيْقِيبُ (بِنْ أَبِي فَاطِمَة دَوْسِي) رضی اللہ عنہ

22- ابو ایوب (خالد بن زید انصاری) رضی اللہ عنہ

23- جَهْم (بِنْ سَعْد) رضی اللہ عنہ

24- جُهَيْم (بِنْ صَلْت بِنْ مَخْرَمَة) رضی اللہ عنہ

25- حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

26- عبد اللہ بن سعد (بن ابی سرح) رضی اللہ عنہ

ان کے بارے میں امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ قریش میں سب سے پہلے کاتب تھے لیکن مرتد ہو گئے اور بعد ازاں پھر اسلام لے آئے۔

27- أَبُو مَسْلَمَة رضی اللہ عنہ

28- حُوَيْطِب (بِنْ عَبْدُ الْعُزّٰى) رضی اللہ عنہ

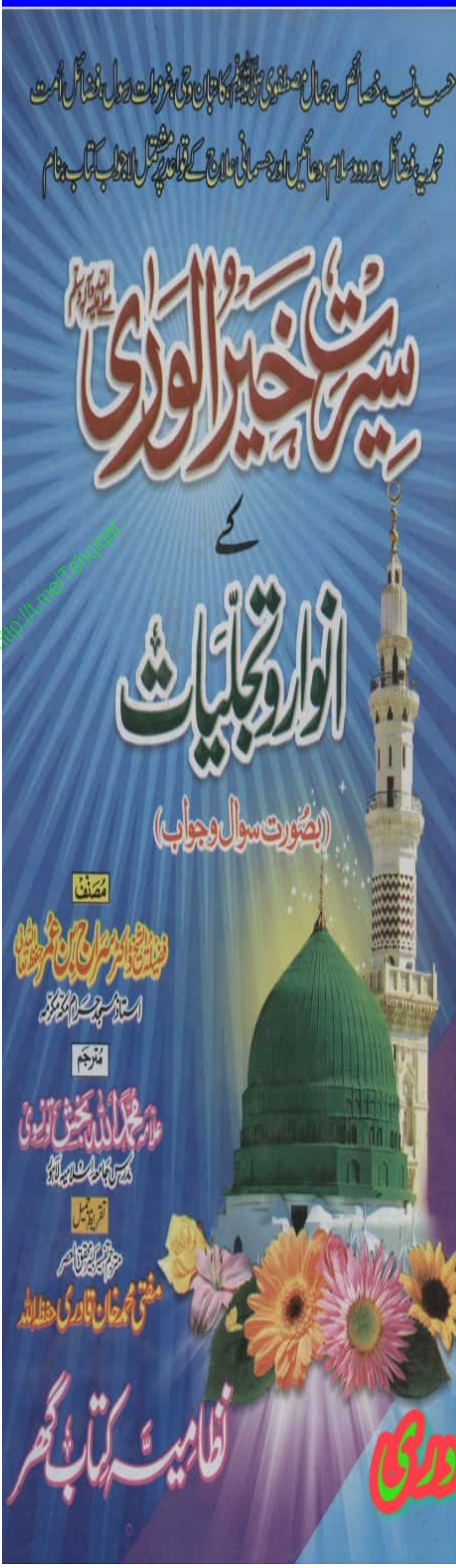
29- ابو سفیان رضی اللہ عنہ

30- حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ

شیخ ابن حزم نے کہا:

سیّدنا معاویہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی اور دیگر دستاویزات لکھنے کی خدمت پر باقاعدہ مقرر کیا گیا تھا، اس کے علاوہ ان حضرات کا اور کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔

ڈاکٹر سراج بن عمر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں اس کتاب پر مفتی محمد خان قادری صاحب کی تقریظ بھی ہے اور مترجم بھی آپ کے ادارے کے استاذ ہیں



98

کاتبین وحی

س:۔

آپ ﷺ کی وحی لکھنے والے اصحاب کتنے ہیں؟

ج:۔

مشہور یہ دس صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں:

(1) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

(2) حضرت سیدنا عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

(3) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

(4) حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ۔

(5) حضرت سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ۔

(6) حضرت سیدنا ابان بن سعید رضی اللہ عنہ۔

(7) حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔

(8) حضرت سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ۔

(9) حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

(10) حضرت سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ۔

س:۔

رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی کتنے ہیں؟

امام محمد عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی اور خطوط لکھنے کے لیے مختص و مقرر کیا ہوا تھا



(۴)... حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۵)... حضرت سیّدنا عامر بن فُہیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۶)... حضرت سیّدنا عبد اللہ بن اَرقم اَزہری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۷)... حضرت سیّدنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۸)... حضرت سیّدنا ثابت بن قَیس بن شماس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۹)... حضرت سیّدنا خالد بن سعید بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۱۰).. حضرت سیّدنا حَنظلہ بن ربیع اسدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۱۱)... حضرت سیّدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۱۲)... حضرت سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(۱۳)... حضرت سیّدنا شُرَحبیل بن حَسنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ اور حضرت سیّدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وحی اور دیگر خطوط وغیرہ لکھنے کے لئے مُختص و مقرر کیا ہوا تھا۔

قاصدین رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)... حضرت سیّدنا عمرو بن اُمیّہ ضَمری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا عمرو بن اُمیّہ ضمری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو نجاشی بادشاہ کے پاس قاصد بنا کر بھیجا۔ نجاشی کا نام اصحمہ تھا جس کا معنی عطیّہ ہے۔ اِس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خط کو لے کر آنکھوں سے لگایا اور اپنے تخت سے اُتر کر زمین پر بیٹھا اور اسلام قبول کرلیا اور کیا ہی اچھا ہوا اس کا مسلمان ہو جانا البتہ اس کا اظہارِ اسلام حضرت سیّدنا جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور اِن کے اصحاب کی موجودگی میں تھا اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ کئی دنوں تک اس کی قبر پر نور کی کرنیں دیکھی جاتی رہیں۔

(۲)... حضرت سیّدنا دِحیہ بن خلیفہ کلبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

علامہ ابوالفتوح محمد بن محمد طائی ہمذانی (ابوالفتوح الطائی) متوفی 555ھ لکھتے ہیں

(معاویہ) کاتب وحی رب العالمین

"سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رب العالمین کی وحی کے کاتب ہیں

(کتاب الاربعین فی ارشاد السائرین الی منازل المتقین او الاربعین الطائیۃ الحدیث التاسع و العشرون ص59)

الأربعين

في إرشاد السائرين إلى منازل المتقين

لأبي الفتوح مجد الدين محمد بن محمد بن علي الطائي الهمذاني

(٤٧٥ - ٥٥٥هـ)

حققها وخرج أحاديثها وعلق عليها

الباحث في القرآن والسنة

علي بن نايف الشحود

الْحَدِيث التاسع والعشرون [استمرار القيام بأمر الدين]

عن عُمَيْرَ بْنِ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: «لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ» قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ "[١٢٤].

معاوية بن أبي سفيان

يكنى أبا عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان واسم أبيه صخر بن حرب، وأمه هند بنت عتبة، وهو من مسلمة الفتح هو وأبوه وأخوه وأمه، فهو خال المؤمنين وكاتب وحي رب العالمين. جاء عنه أنه قال: أسلمت يوم عمرة القضاء ولكني كتمت إسلامي من أبي إلى يوم الفتح. ولاه عمر على الشام بعد موت أخيه يزيد. وقال عمر إذ دخل الشام ورأى معاوية: هذا كسرى العرب. وعن ابن عمر قال: ما رأيت أحدا بعد رسول الله - ﷺ - أسود من معاوية فقيل له: فأبو بكر وعمر وعثمان وعلي؟ فقال: كانوا والله خيرا من معاوية وكان معاوية أسود منهم. بويع له بالخلافة سنة إحدى وأربعين فسمي عام

[١٢٤] - الأحاديث التي اتفق عليها البخاري ومسلم (ص: ٤٦٧)(٣٦٤١ - ١٣١١ - صحيح مسلم (٣/ ١٥٢٤) ١٧٤ - (١٠٣٧)
قَوْله: (وهم بِالشَّام) هَذَا مقول معَاذ، أي: الْأمة الْقَائِمَة بِأَمْر الله مستقرون بِالشَّام. عمدة القاري شرح صحيح البخاري (١٦/ ١٦٤)
قالَ النَّووِيّ فِيهِ أَنَّ الإجماع حُجَّة، ثُمَّ قالَ يَجُوز أن تَكُون الطّائِفَة جَماعَة مُتَعَدِّدَة مِن أنواع المُؤمِنِينَ. ما بَين شُجاع وبَصِير بِالحَرب وفَقِيه ومُحَدِّث ومُفَسِّر وقائِم بِالأمرِ بِالمَعرُوفِ والنَّهي عَن المُنكَر وزاهِد وعابِد ... وَلَا يَلْزَمُ أَنْ يَكُونُوا مُجْتَمِعِينَ فِي بَلَدٍ وَاحِدٍ بَلْ يَجُوزُ اجْتِمَاعُهُمْ فِي قُطْرٍ وَاحِدٍ وَافْتِرَاقُهُمْ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَيَجُوزُ أَنْ يَجْتَمِعُوا فِي الْبَلَدِ الْوَاحِدِ وَأَنْ يَكُونُوا فِي بَعْضٍ مِنْهُ دُونَ بَعْضٍ وَيَجُوزُ إِخْلَاءُ الْأَرْضِ كُلِّهَا مِنْ بَعْضِهِمْ أَوَّلًا فَأَوَّلًا إِلَى أَنْ لَا يَبْقَى إِلَّا فِرْقَةٌ وَاحِدَةٌ بِبَلَدٍ وَاحِدٍ فَإِذَا انْقَرَضُوا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ انْتَهَى مُلَخَّصًا مَعَ زِيَادَةٍ فِيهِ"فتح الباري شرح صحيح البخاري- ط دار المعرفة (١٣/ ٢٩٥)

٥٩

ابو معاویہ قادری

الطبعة الأولى

١٤٣٦ هـ ٢٠١٥ م

الجماعة. قال محمد بن إسحاق: كان معاوية أميرا عشرين سنة وخليفة عشرين سنة. قال فيه ابن عباس: ليس أحد منا أعلم من معاوية، وفي لفظ قيل له إن معاوية أوتر بركعة فقال: إنه فقيه. وسئل الإمام أحمد أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز؟ فقال: لغبار لحق بأنف جواد معاوية بين يدي رسول الله - ﷺ - خير من عمر بن عبد العزيز رضي الله عنه وأماتنا على محبته. روى عن النبي - ﷺ - وأبي بكر وعمر وعثمان وأخته أم حبيبة وغيرهم، وروى عنه ثابت بن سعد وابن عباس وجرير البجلي وغيرهم. مات في رجب سنة ستين رضي الله عنه.[١٢٥]

امام محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ کاتبین وحی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی تذکرہ فرماتے ہیں



14- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وحی کی کتابت کرنے والوں کے اسماء: حضور مکی مدنی سرکار‘ سرکار ابد قرار‘ آمنہ کے لال‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی کتابت کرنے والے درج ذیل صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں:

1- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
2- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
3- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
4- حضرت علی رضی اللہ عنہ
5- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ‘ آپ رضی اللہ عنہ سب سے اول وحی کی کتابت کرنے والے ہیں۔
6- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
7- حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ
8- حضرت حنظلہ بن الربیع الاسدی رضی اللہ عنہ
9- حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ

سو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وحی کی کتابت میں مداومت اختیار کر رکھی ہے‘ مطلب کہ نہایت پابند ہو کے وحی کی کتابت کرتے رہے ہیں۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حافظ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

1- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
2- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
3- حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ
4- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ
5- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
6- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
7- حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ
8- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
9- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

حضور سرکار مدینہ‘ راحت قلب وسینہ‘ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں سر تن سے جدا کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

1- حضرت علی رضی اللہ عنہ
2- حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
3- حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
4- حضرت مقداد رضی اللہ عنہ
5- حضرت عاصم بن افلح رضی اللہ عنہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نگران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

1- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
2- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
3- حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ
4- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
5- حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ

۔ دوران کتابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی تربیت بھی فرمایا کرتے جیسا کہ آپ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یا معاویۃ! الق الدواۃ، حرف القلم، وانصب الباء، وفرق السین، ولا تعور المیم، وحسن اللہ، ومد الرحمن، وجود الرحیم۔

"اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمن الرحیم کی) "ب" کھڑی لکھو "س" کے دندانے جدا رکھو، "م" کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ "اللہ" خوب صورت لکھو، لفظ "رحمن" کو دراز کرو اور لفظ "رحیم" عمدگی سے لکھو!"

(فضائل القرآن للمستغفری، باب ماجاء فی فضل بسم اللہ الرحمن الرحیم.....، ج 1ص436رقم 556
الفردوس بماثور الخطاب، باب الیا، ج5، ص394، رقم 853، آداب الاملاء والستملاء، البحر والکاغذ، ص170
نہایۃ الارب فی فنون الادب، ومن معجزاتہ عصمۃ اللہ تعالیٰ لہ من الناس.........، ج 18، ص346
المدخل لابن الحاج، فصل فی نیۃ الناسخ وکیفیتھا، ج 4، ص، 84_العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ رسالہ خالص الاعتقاد ج 29ص459وغیرہ)

فَضَائِلُ القُرآن

تَصْنِيف
الحَافِظ أَبِي العَبَّاس جَعْفَر بن مُحَمَّد المُسْتَغْفِرِي
(٣٥٠ - ٤٣٢هـ)

تحقيق وتخريج
الدكتور أحمد بن فارس السلوم
عفا الله عنه

المجلد الأول

دار ابن حزم

٥٥٦ ـ أَخبرنا أبو ذر عَمَّار بن محمد البغدادي ببخارى حدثنا أبو مُحَمَّد الحسن بن علي البَرْقَعِيدي بِرَأسِ العَين حدثنا أحمد بن عامر البَرْقَعِيدي[(١)] حدثنا أحمد بن عبدالواحد عَبُّود[(٢)] حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا يزيد بن يزيد بن جابر عن مكحول قال: قال مُعاوية رحمه الله: كنتُ أكتب بين يدي رسول اللَّه ﷺ، فقال: «**يا معاوية، ألق الدواة، وحَرِّف القلم، وانْصب الباء، وفرِّق السين، ولا تُعوِر[(٣)] الميم، وحَسِّن اللَّه، ومُدَّ الرحمٰن، وجَوِّد الرحيم**»[(٤)].

٥٥٧ ـ أَخبرنا أبو حامد أحمد بن الحسين الهمذاني أَخبرنا أحمد بن الحارث بن مُحَمَّد بن عبدالكريم العبدي حدثنا جدي[(٥)] حدثنا الهيثم هو ابن عدي حدثنا حيوة بن شريح عن يزيد بن أبي حبيب أنَّ كاتب عمرو بن العاص كتب إلى عمر بسم[(٦)] ولم يكتب فيها سيناً، فكتب عمر إلى عمرو أنْ اضربه سوطاً، فضربه، فقيل له: في أي شيء ضربك؟ قال: في سين[(٧)].

= المتشابه ٤٥٨/٢، والسهمي في تاريخ جرجان ٤٤٠، وأبو الشيخ في طبقات المحدثين بأصبهان ٤٧٠/٣، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان ٤٧٠/٢، وابن الجوزي في العلل ٨٩/١.

(١) هو أبو العباس أحمد بن عامر بن عبدالواحد البرقعيدي من شيوخ أبي أحمد بن عدي. وبَرْقَعِيد بليدة في طرف بقعاء الموصل، جهة نصيبين، بها آبار كثيرة عذبة، ومنها خرج بنو حمدان التغلبيون.

(٢) عبود لقب له، والأكثر على أنه ابن عبود ولكن هكذا ثبت في الأصل.

(٣) في الدر المنثور والفردوس ٣٩٤/٥: ولا تغور الميم.

(٤) منكر.
مكحول لم يلق معاوية، ولا أدري من أين أتى بهذا الخبر المنكر عنه، وانظر ترجمة محمد بن زكريا من لسان الميزان.
رواه السمعاني في أدب الإملاء ١٧٠ من طريق المصنف.

(٥) أحمد بن محمد بن الحارث العبدي المروزي من شيوخ ابن حبان وابن عدي، وهو وجده ثقتان.

(٦) أي أنه كتب هكذا: بـم.

(٧) منكر.
الهيثم بن عدي كذاب.

ابو معاویہ قادری

علامہ اسماعیل بن مصطفی حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1127ھ) لکھتے ہیں

(معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ) کاتب الوحی **امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کاتب وحی ہیں**

(تفسیر روح البیان، جز1، تحت سورۃ البقرۃ، آیۃ 90 ج1 ص180)

الجلد الاول من تفسیر روح البیان

تألیف الامام العالم الفاضل والشیخ النحریر الکامل الجامع بین البواطن والظواهر ومفخر الاماثل والاکابر خاتمة المفسرین وقدوة ارباب الحقیقة والیقین فرید اوانه وقطب زمانه منبع جمیع العلوم مولانا ومولی الروم الشیخ اسماعیل حقی البروسوی قدس سره العالی المتوفی سنة ١١٢٧

دار احیاء التراث العربی بیروت - لبنان

الجزء الاول ﴿ ١٨٠ ﴾

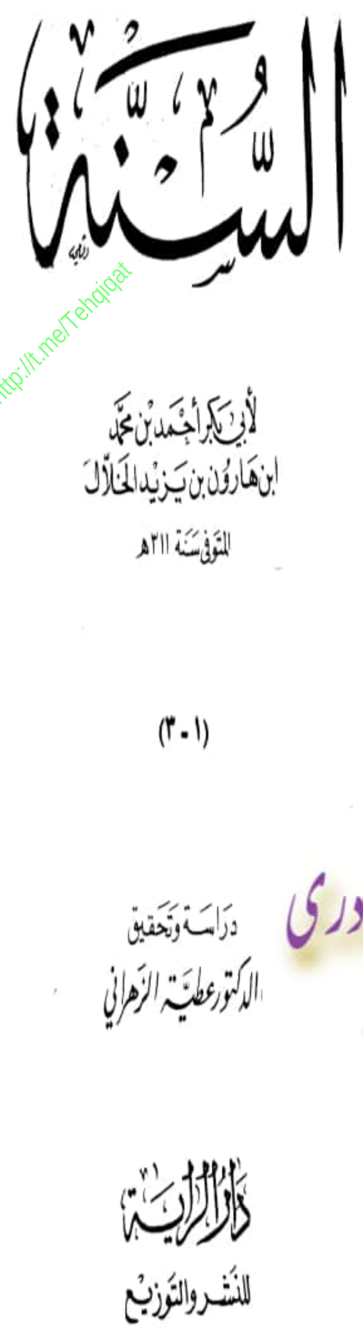
فقعقة الثلج بماء عذب * تستخرج الحمد من اقصى القلب

ثم يقول اللهم جدد اللعن على يزيد و يكف اللسان عن معاوية تعظيما لمتبوعه وصاحبه عليه السلام لانه كاتب الوحى وذو السابقة والفتوحات الكثيرة وعامل الفاروق وذى النورين لكنه اخطأ فى اجتهاده فتجاوز الله عنه ببركة صحبة سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم * قال الخياط المتكلم ماقطعني الا غلام قال ماتقول فى معاوية قلت انا اقف فيه قال فما تقول فى ابنه يزيد قلت العنه قال فما تقول فيمن يحبه قلت العنه قال افترى ان معاوية كان لايحب ابنه كذا فى روضة الاخبار * ثم اعلم ان اللعنة ترتد على اللاعن ان لم يكن الملعون اهلا لذلك ولعن المؤمن كقتله فى الاسم وربما يامن شيأ من ماله فتنزع منه البركة فلايلعن شيأ من خلق الله لاللجماد ولاللحيوان ولاللانسان قال عليه السلام (اذاقال العبد لعن الله الدنيا قالت الدنيا لعن الله اعصانا لربه) فالاولى ان يترك ويشتغل بدله بالذكر والتسبيح اذفيه ثواب ولاثواب فى اللعن وان كان يستحق اللعن قال عليه السلام (اريت النار واكثراهلها النساء فانهن يكثرن اللعن و يكفرن العشير فلواحسنت الى احديهن الدهر كله ثم اذارأت منك شيأ قالت مارأيت منك خيرا قط) قال على كرم الله وجهه من افتى الناس بغيرعلم لعنته السماء والارض وسألت بنت على البلخى اباها عن القيئ اذا خرج الى الحلق فقال يجب اعادة الوضوء فرأى رسول الله عليه السلام يقول لا ياعلى حتى يكون ملئ الفم فقال علمت ان الفتوى تعرض على رسول الله فآليت على نفسى ان لاافتى ابدا كذا فى الروضة ﴿ بئسما ﴾ مانكرة منصوبة مفسرة لفاعل بئس اى بئس شيأ ﴿ اشتروا ﴾ صفة واشترى بمعنى باع وابتاع والمراد هنا الاول ﴿ به ﴾ اى بذلك الشئ ﴿ انفسهم ﴾ المراد الايمان وانما وضع الانفس موضع الايمان ايذانا بانها انما خلقت للعلم والعمل به المعبرعنه بالايمان ولمابدلوا الايمان بالكفر كانوا كأنهم بدلوا الانفس به والمخصوص بالذم قوله تعالى ﴿ ان يكفروا بما انزل الله ﴾ اى بالكتاب المصدق لمامعهم بعد الوقوف على حقيقته ﴿ بغيا ﴾ علة لان يكفروا اى حسدا وطلبا لماليس لهم كما ان الحاسد يطلب ما ليس له لنفسه مما للمحسود من جاه اومنزلة اوخصلة حميدة والباغى هو الظالم الذى يفعل ذلك عن حسده والمعنى بئس شيأ باعوا به ايمانهم كفرهم المعلل بالبغى الكائن لاجل ﴿ ان ينزل الله ﴾ اوحسدا على ان فان الحسد يستعمل بعلى ﴿ من فضله ﴾ الذى هو الوحى ﴿ على من يشاء ﴾ اى يشاؤه ويصطفيه ﴿ من عباده ﴾ المستأهلين لتحمل اعباء الرسالة والمراد ههنا محمد صلى الله عليه وسلم كانت اليهود يعتقدون نبى آخرالزمان ويتمنون خروجه وهم يظنون انه من ولد اسحق فلما ظهر انه من ولد اسماعيل حسدوه وكرهوا ان يخرج الامر من بنى اسرائيل فيكون لغيرهم ﴿ فباؤا ﴾ اى رجعوا ملتبسين ﴿ بغضب ﴾ كائن ﴿ على غضب ﴾ اى صاروا مستحقين لغضب مترادف ولعنة اثر لعنة حسبما اقترفوا من كفر على كفرفانهم كفروا بنبى الحق و بغوا عليه ﴿ وللكافرين ﴾ اى لهم والاظهار فى موضع الاضمار للاشعار بعلية كفرهم لماحاق بهم ﴿ عذاب مهين ﴾ يرادبه اهانتهم واذلالهم لماان كفرهم بماانزل الله كان مبنيا على الحسد المبنى على طمع النزول عليهم وادعاء

(الفضل)

حافظ ابو بکر احمد بن محمد الخلال حنبلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا (اے امام!) اللہ آپ پر رحم فرمائے! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جن کا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ وہ کاتب ہیں نہ ہی خال المؤمنین بلکہ تلوار کے زور پر انہوں نے خلافت غصب کی؟

امام صاحب نے فرمایا: ان کا یہ قول بہت برا اور پھینک دینے کے قابل ہے ایسوں سے لوگوں کو بچنا چاہیے، ان کے پاس بیٹھنے سے اجتناب کرنا چاہیے ہم لوگوں کے لیے ان کا معاملہ بیان کریں گے۔ (السنۃ، امام ابی بکر الخلال، ذکر ابی عبد الرحمن معاویۃ، رقم: 659)



٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال: سمعت هارون بن عبد الله (١) يقول لأبي عبد الله: جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا: لا نقول معاوية خال المؤمنين، فغضب وقال: ما اعتراضهم في هذا الموضع، يجفون حتى يتوبوا (٢).

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث (٣) حدثهم قال: وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال: لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين، فإنه أخذها بالسيف غصباً؟ قال أبو عبد الله: هذا قول سوء رديء، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس (٤).

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال: قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال: معاوية أفضل، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً، قال النبي ﷺ: «خير الناس قرني الذي بعثت فيهم» (٥) (٦).

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال: ثنا حنبل قال، سمعت أبا عبد الله وسئل: / من أفضل: معاوية أو عمر بن عبد العزيز؟ قال: من رأى [٦٧/أ]

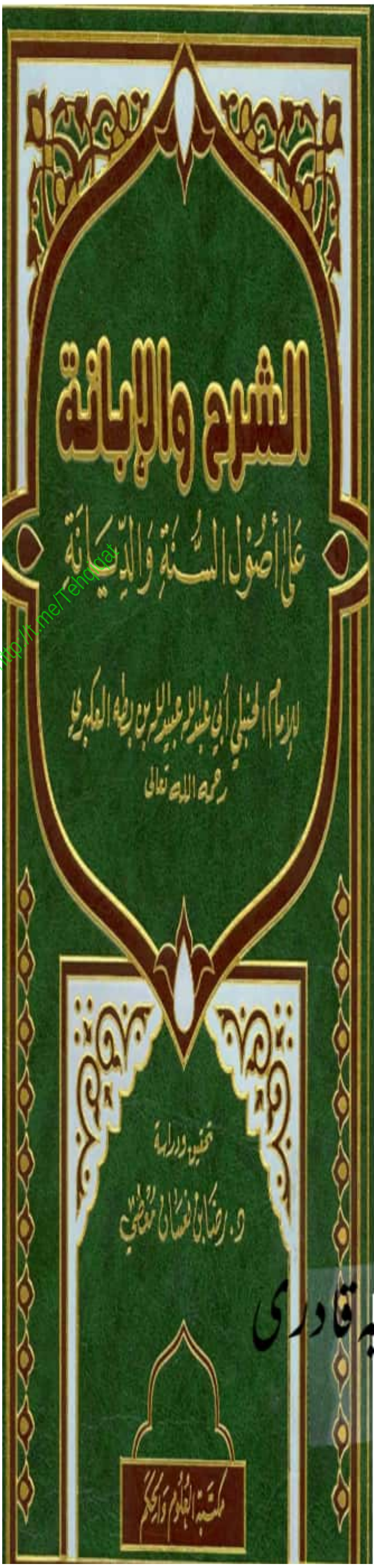
---

(١) الحمال البزار أبو موسى.
(٢) إسناده صحيح.
(٣) أحمد بن محمد الصائغ.
(٤) إسناده صحيح. ولا شك أن معاوية رضي الله عنه صحابي جليل ومن كتاب الوحي وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما.
(٥) أخرجه البخاري بلفظ: خير أمتي قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم» قال عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين أو ثلاثاً، كتاب فضائل الصحابة، باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب النبي أو رآه...، حديث (٣٦٤٩) فتح ٣/٧.
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل، ولكن مع عدله وعدالته فلا يكون أفضل من الصحابي.

٤٣٤

امام ابو عبداللہ عبیداللہ بن بطہ العکبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی مومنین کے ماموں اور کاتب وحی ہیں



٢٩٩

٣٧ – معاوية بن أبي سفيان :

(وتترحم على أبي عبد الرحمن) معاوية بن أبي سفيان (١)

= بالنار » ان من المقطوع لهم بالجنة أهل بدر ومن شهد الحديبية وأهل بيعة الرضوان ص ١٥ وقال أيضا : بل في الخبر مايقتضي ان الصحابة والتابعين كلهم مقطوع لهم بالجنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمس النار مسلما رآني أو رأى من رآني .

رواه الترمذي والضياء المقدسي عن جابر بن عبدالله » أ هـ ص ٢٤ » .

(١) وكان اسلامه رضي الله عنه يوم فتح مكة وجزم الحافظ ابن حجر أن إسلامه كان قبل أبويه قبل الفتح ١٠٤/٧ ولم يذكر دليلاً على هذا ، كما كان رضي الله عنه أحد كتبة النبي ، وهي منقبة عظيمة له رضي الله عنه ، لثقة النبي صلى الله عليه وسلم به ، وقد حلق شعر النبي صلى الله عليه وسلم على المروة في عمرة الجعرانة . رواه البخاري ٥٦١/٣ .

أما ما ورد في فضائله رضي الله عنه ، فقد جزم اسحاق بن راهوية والنسائي ، بأنه لا يصح منها شيء ، قال عبدالله ابن الامام أحمد : سألت أبي ماتقول في علي ومعاوية ؟ فأطرق ثم قال : إعلم ان عليا كان كثير الأعداء ، ففتش أعداؤه له عيبا فلم يجدوا ، فعمدوا الى رجل قد حاربه فأطروه كيادا منهم لعلي ، فأشار بهذا إلى ما اختلفوا لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له فتح الباري ١٠٤/٧ .

وإن المطلع في كتب الموضوعات ، يجد عشرات الأحاديث المختلقة التي قيلت في فضله رضي الله عنه ، والحديث الذي أورده المصنف هو من هذا القبيل ، قال ابن الجوزي في العلل المتناهية : هذا حديث لايصح من جميع طرقه (ق ٢/٨٤) . لقد ثبت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هذا في حق الصديق رضي الله عنه ، كما في مستدرك الحاكم ، قال السيوطي . أصح ما ورد في فضل معاوية حديث ابن عباس ، أنه كان كاتب النبي صلى الله عليه وسلم ، فقد أخرجه مسلم في صحيحه » أ هـ » تنزيه الشريعة ٨/٢ .

=

ابومعاویہ قادری

٣٠٠

أخي أم حبيبة زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم ، خال المؤمنين أجمعين، وكاتب الوحي ، وتذكر فضائله ، وتروى ما روى فيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد قال ابن عمر :

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی وحی اور اس کی قراءت پر امین بنایا اور انہیں اپنی ذات کے ساتھ ملایا

الجامع لاحکام القرآن

معروف بہ

تفسیر قرطبی جلد چہارم

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

متن قرآن کا ترجمہ: جسٹس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مولانا ملک محمد بوستان — مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی

مولانا محمد انور مگھالوی — مولانا شوکت علی چشتی

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ۰ پاکستان

بن ہشام، حکیم بن حزام، عکرمہ بن ابی جہل، سہیل بن عمرو اور ان میں سے کچھ ان میں سے کم ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور اپنے تمام مومن بندوں کو آپس میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور وہ انہیں بہتر جانتا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حکیم بن حزام نے وہ مال نکال دیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مولفۃ قلوب کی صورت میں عطا فرمایا تھا پس انہوں نے اس کے بعد اسے صدقہ کر دیا(1)۔

میں (مفسر) کہتا ہوں کہ حضرت حکیم بن حزام اور حضرت حویطب بن عبد العزی میں سے ہر ایک ایک سو بیس برس تک زندہ رہا، ساٹھ سال اسلام کی حالت میں اور ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں۔ اور میں نے امام الشیخ، الحافظ ابو محمد عبد العظیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو آدمی ہیں جو زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس تک اور زمانہ اسلام میں بھی ساٹھ برس تک زندہ رہے اور وہ دونوں مدینہ طیبہ میں 54ھ میں فوت ہوئے۔ ان میں سے ایک حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ہیں، ان کی ولادت جوف کعبہ میں عام الفیل سے تیرہ سال پہلے ہوئی۔ اور دوسرے حضرت حسان بن ثابت بن منذر بن حرام الانصاری ہیں۔ اور اسے ابو عمر اور عثمان الشہر زوری نے بھی کتاب ''معرفۃ انواع علم الحدیث'' میں ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں کیا۔ اور حویطب کا ذکر ابو الفرج علامہ الجوزی نے کتاب الوفاء فی شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا ہے۔ اور اسے ابو عمر نے کتاب الصحابہ میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال تھی اور ایک سو بیس سال کی عمر میں ان کا وصال ہوا۔ اور انہوں نے حمنن ابن عوف جو کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں ان کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ حالت اسلام میں ساٹھ برس تک زندہ رہے اور جاہلیت میں بھی ساٹھ سال تک زندہ رہے۔ اور **مولفۃ قلوبہم** میں حضرت معاویہ اور ان کے والد ابو سفیان بن حرب کو بھی شمار کیا گیا ہے۔

رہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ! تو آپ کا ان میں سے ہونا بعید ہے۔ اور آپ ان میں سے کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی وحی اور اس کی قراءت پر امین بنایا اور انہیں اپنی ذات کے ساتھ ملا لیا تھا۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ایام میں ان کی حالت اس سے زیادہ مشہور اور اظہر تھی۔ اور جہاں تک ان کے باپ کا تعلق ہے تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ وہ ان میں سے تھے۔ اور **مولفۃ قلوبہم** کی تعداد میں اختلاف ہے، بالجملہ وہ سب کے سب مومن تھے اور ان میں کوئی بھی کافر نہیں تھا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم واحکم۔

مسئلہ نمبر 13۔ علماء نے ان کے باقی رہنے میں اختلاف کیا ہے۔ پس حضرت عمر، حسن اور شعبی وغیرہم نے کہا ہے: اسلام کے غلبے اور ظہور کے ساتھ یہ صنف ختم ہو چکی ہے۔ یہی امام مالک اور اصحاب رائے رحمہم اللہ علیہم کا مشہور مذہب ہے۔ بعض علمائے حنفیہ نے کہا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اس کے ماننے والوں کو غلبہ عطا فرمایا اور کافروں کی جڑ کاٹ دی...... اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو...... تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دور میں ان کے حصہ کے ساقط ہونے پر اجماع کیا(2)۔ اور علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے: وہ ابھی باقی ہیں، کیونکہ امام وقت کو

1۔ احکام القرآن لابن العربی، جلد 2، صفحہ 963

2۔ تفسیر آیات احکام القرآن، سورۂ توبہ، جلد 3، صفحہ 64

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذاتی فضائل وکمالات سے متصف ہونے کے علاوہ صحابیت کتابت وحی، اہل شرک وطغیان سے جہاد اور دینی خدمات سرانجام دینے کے شرف سے مشرف ہیں



۱۳۶

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں خوش نصیب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھلائی یعنی جنت کا وعدہ دیا ہے اگرچہ وہ دوسرے طبقے (یعنی بعد فتح ایمان لانے والوں سے) تعلق رکھتے ہیں۔ مگر بعد کے اہل ایمان افراد سے افضل ہیں، کیونکہ ان کی فضیلت کی جہت شرف صحابیت ہے جب تم اس جہت سے دیکھو گے تو تمہیں ان کا مرتبہ اتنا بلند نظر آئے گا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، تم یہ بھی جانتے ہو کہ صحابۂ کرام کے بعد امت محمدیہ میں بڑے بڑے ائمہ کرام، علماء اور اولیائے عظام ہوئے جن کے فضائل ومناقب کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ اس لحاظ سے حضرت معاویہ بزرگ صحابۂ کرام سے فضیلت میں کم ہونے کے باوجود تابعین اور دیگر مسلمانوں سے افضل ہیں، کیونکہ وہ ذاتی فضائل وکمالات سے متصف ہونے کے علاوہ صحابیت کتابت وحی، اہل شرک وطغیان سے جہاد اور دینی خدمات سرانجام دینے کے شرف سے مشرف ہیں، انہوں نے خلفائے ثلاثہ کے عہد خلافت میں راہ خدا میں جہاد کیا۔ پھر خود مستقل حکمران بنے اور تقریباً اڑتالیس سال شام میں رہے، چھ سال تک اپنے بھائی یزید کی قیادت میں رہے، پھر بائیس سال تک شام اور حدود روم کے مجاہد اور گورنر رہے، بعد ازاں بیس سال تک شام وحدود روم کے خودمختار حاکم رہے، ان کے ہاتھ پر بکثرت فتوحات ہوئیں، ان کا لشکر، جس میں حضرت ابوایوب انصاری بھی تھے، قسطنطنیہ تک پہنچ گیا، حضرت ابوایوب انصاری کا وصال قسطنطنیہ ہی میں ہوا اور وہیں مدفون ہوئے اور آج بھی ان کی قبر زیارت گاہِ خاص وعام ہے، ان تمام فضائل وکمالات کے باوجود (جن میں کوئی غیر صحابی ان کا مماثل نہیں) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چاندی کے درہم کو سونے کے ڈھیر بلکہ بیش قیمت جواہرات کے ساتھ ہوتی ہے، میں نے اپنے قصیدے **سعادۃ المعاد فی موازنۃ بانت سعاد فی مدح سید العباد** میں یہ شعر کہا۔

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ذکر فرماتے ہیں آپ وحی الٰہی کے بہت اچھے امین ہیں



صغیر میں لکھا ہے: ان کے محسن سے قبول کر لینا۔ ان کے برے سے تجاوز کرنا۔ انہوں نے فرمایا: میں لگاتار گمان کرتا رہا کہ مجھے کسی عمل سے آزمایا جائے گا، کیونکہ آپ نے فرمایا تھا حتیٰ کہ مجھے آزمایا گیا۔

الطبرانی نے حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: مجھے مشورہ دو۔ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو۔ انہوں نے عرض کی: اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا: میرے لیے معاویہ کو بلاؤ۔ حضرت شیخین نے کہا: کیا کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریش کے دو افراد کے مابین کوئی نہ تھا جو ان کے حکم کو نافذ کرتا، حتیٰ کہ آپ نے قریش کے بچوں میں سے ایک بچے کو بھیجا جب وہ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے تو فرمایا: انہیں اپنا معاملہ پیش کرنا۔ انہیں اپنے معاملہ پر گواہ بنانا۔ یہ قوی اور امین ہیں۔ اسے بزار نے مختصر روایت کیا ہے۔

ابوالحسن ہیثمی نے مجمع میں اس کے راوی ثقہ ہیں کچھ میں اختلاف ہے۔ بزار کے شیخ ثقہ ہیں جبکہ الطبرانی کے شیخ کو صرف امام ذہبی نے میزان میں ثقہ لکھا ہے لیکن اس پر واضح جرح نہیں ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ منکر روایت ہے میں کہتا ہوں کہ ابن جوزی نے اس روایت کو موضوعات میں لکھا ہے۔ اس کی علت مروان بن جناح لکھی ہے۔ یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ کے راویوں میں سے ہیں۔ ابوحاتم نے لکھا ہے کہ یہ روایت کو لکھ لیتے تھے اس سے استدلال نہ کرتے تھے۔ دارقطنی نے لکھا ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں۔ الطبرانی نے اس روایت کو ثقہ راویوں سے نقل کیا ہے۔ ان میں اختلاف ہے۔ اس روایت میں مسلمہ بن مخلد کی طرف سے انقطاع ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ کے لیے یہ دعا کی: مولا! انہیں کتاب اور حساب کی تعلیم عطا کر۔ انہیں شہروں میں تسلط عطا کرے۔

الطبرانی نے صحیح کے راویوں سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت امیر معاویہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جس کی نماز آپ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہو۔ اسے الطبرانی نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے۔ ان میں گفتگو بھی کی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت امیر معاویہ سے بڑھ کر کسی کو سردار نہیں دیکھا۔ الطبرانی نے محمد بن خطر کی سند سے اور علی بن سعید کی سند سے روایت کیا ہے۔ ان میں نرمی تھی۔ اس کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: حضرت جبرائیل امین بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے۔ عرض کی: محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ کو وصیت فرمائیں وہ کتاب الٰہی پر امین ہیں وہ بہت اچھے امین ہیں۔ امام احمد نے صحیح کے راویوں سے حضرت سہل بن حنظلیہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ حضرت عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس نے آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے حضرت معاویہ سے فرمایا: انہیں لکھ دو۔ آپ نے ان کے لیے مہر لگائی۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ نوشتہ ان کے حوالے کریں۔ عیینہ نے پوچھا: اس میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں وہی کچھ ہے جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے اسے قبول کر لیا اور

علامہ عبدالحی الکتانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



بن رواحہ' حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہم اجمعین۔

صاحب "بهجة المحافل" نے گویا ابن عبدالبر کی پیروی کی ہے' انہوں نے "الاستیعاب" (ج۱ص۵۱) میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں ان کی یہی تعداد بیان کی ہے۔

علامہ القرطبی نے اپنی تفسیر میں ان کی تعداد چھبیس تک پہنچائی ہے' علامہ الشبراملسی نے "المنهج فی فقه الشافعیه" پر اپنے حواشی پر مشتمل کتاب "القضاء" میں ایسے صحابہ کرام کی تعداد چالیس تک پہنچائی ہے۔

علامہ العراقی نے تحریری خدمات انجام دینے والے صحابہ کی تعداد بیالیس (۴۲) تک پہنچائی ہے۔ انہوں نے ان صحابہ کرام کے نام نظم کی صورت میں بیان کیے ہیں' جو مندرجہ ذیل ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے کاتب بیالیس تھے' حضرت زید بن ثابت' حضرت معاویہ ابن ابی سفیان' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت ابی' حضرت خالد بن سعید' حضرت حنظلہ' حضرت شرحبیل ابن حسنہ' حضرت عامر' حضرت ثابت بن قیس' حضرت ابن ارقم رضی اللہ عنہم۔

علامہ عراقی کہتے ہیں: المزی اور عبدالغنی وغیرہ نے مذکور الصدر صحابہ کا ذکر کیا ہے لیکن میں نے سیرت کی مختلف کتابوں سے مزید کاتبین کا کھوج لگایا ہے' جو درج ذیل ہیں:

حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت العلاء بن الحضرمی' حضرت ابن رواحہ' حضرت خالد بن الولید' حضرت حاطب ابن عمرو' حضرت حویطب' حضرت حذیفہ' حضرت بریدہ' حضرت ابان بن سعید' حضرت ابوسفیان' حضرت یزید بن ابی سفیان' حضرت محمد بن مسلمہ' حضرت عمرو بن العاصی' حضرت مغیرہ' حضرت ابوسلمہ' حضرت ابوایوب انصاری' حضرت معیقیب الدوسی' حضرت ابن ابی الارقم' حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی' حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ' حضرت جہیم' حضرت علاء بن عتبہ اور حضرت حصین بن نمیر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ عراقی آخر میں لکھتے ہیں: تین کاتب مرتد ہو گئے تھے ایک ابن ابی سرح' دوسرے ابن خطل اور تیسرے کا نام مجھے نہیں ملا۔ ان میں سے صرف عبداللہ بن ابی سرح دوبارہ دین کی طرف لوٹ آئے اور باقی دو مرتد مرے۔

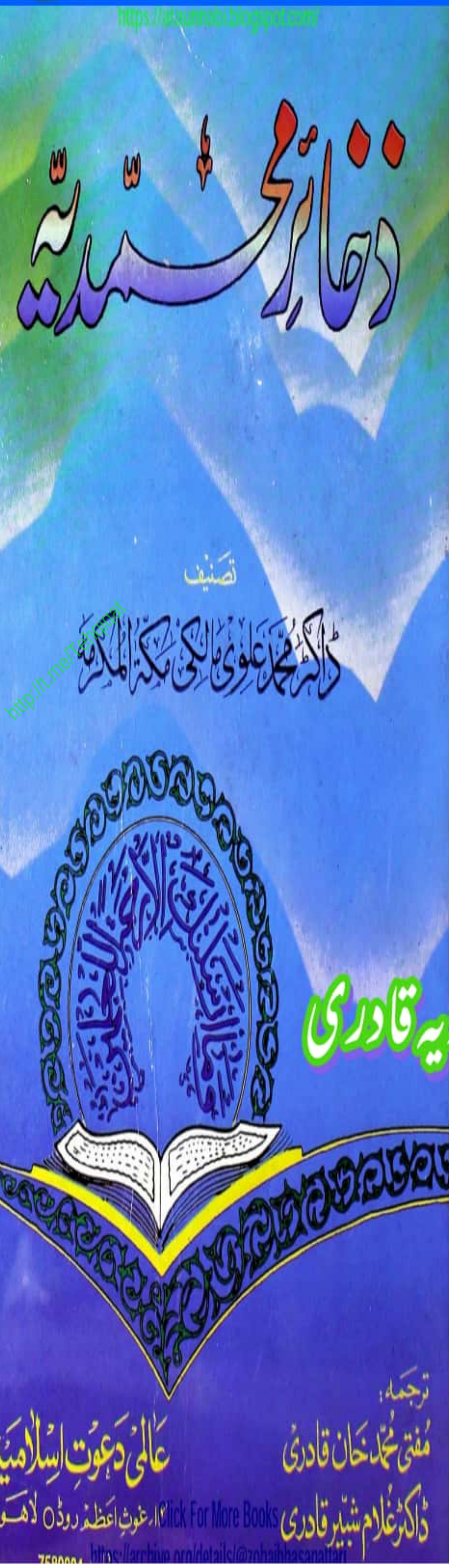
علامہ البرھان الحلبی نے "الشفاء" کے حواشی میں ایسے صحابہ کرام کی تعداد تینتالیس (۴۳) تک پہنچائی ہے۔

"المطالع النصریه" میں علامہ الھورینی نے کہا ہے: یہ سب حضرات کاتبین وحی نہ تھے۔ ہجرت کے بعد زیادہ تر کتابت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور فتح مکہ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ۔ اس کی اصل علامہ نووی کی "التهذیب" میں ہے' علامہ نووی نے کہا ہے: سیرت نگار کہتے ہیں: سب سے زیادہ کتابت حضرت زید بن ثابت اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کرتے تھے۔

حافظ ابن عبدالبر نے "بهجة المجالس" میں کہا ہے: ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کے لیے لکھا ہے: تاہم خطوط اور جوابات لکھنے کے مستقل کاتب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے پوری وحی لکھی ہے۔

امام بخاری نے صحیح البخاری کی کتاب الاحکام میں "باب ما یستحب للكاتب ان یكون امینا عاقلا"

ڈاکٹر محمد علوی مالکی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا کاتب وحی ہونا خصوصیت کے ساتھ لکھتے ہیں



حکمرانوں نے بغیر لڑائی کے اسلام قبول کر لیا۔

کاتبانِ نبی

جن صحابہ کرام نے وحی کو لکھا یا جو صحابہ حضور علیہ السلام کے لیے خطوط لکھتے تھے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

خلفاءِ راشدین	طلحہ بن زبیر	زبیر بن عوام
عامر بن فہیرہ	عبداللہ بن ارقم	اُبی بن کعب
ثابت بن قیس بن شماس	خالد بن سعید	حنظلہ بن ربیع
زید بن ثابت	معاویہ	شرجیل بن حسنہ
علاء بن حضرمی	خالد بن ولید	مغیرہ بن شعبہ
عبداللہ بن رواحہ	حذیفہ بن یمان	

نوٹ: حضرت معاویہ اور زید بن ثابت وہ صحابی ہیں جو لکھنے کے بارے میں باقی صحابہ کے مقابلے میں لکھنے کا زیادہ التزام کرنے والے اور اس کے لیے مخصوص تھے۔

وقتِ حمل عجائبات کا ظہور

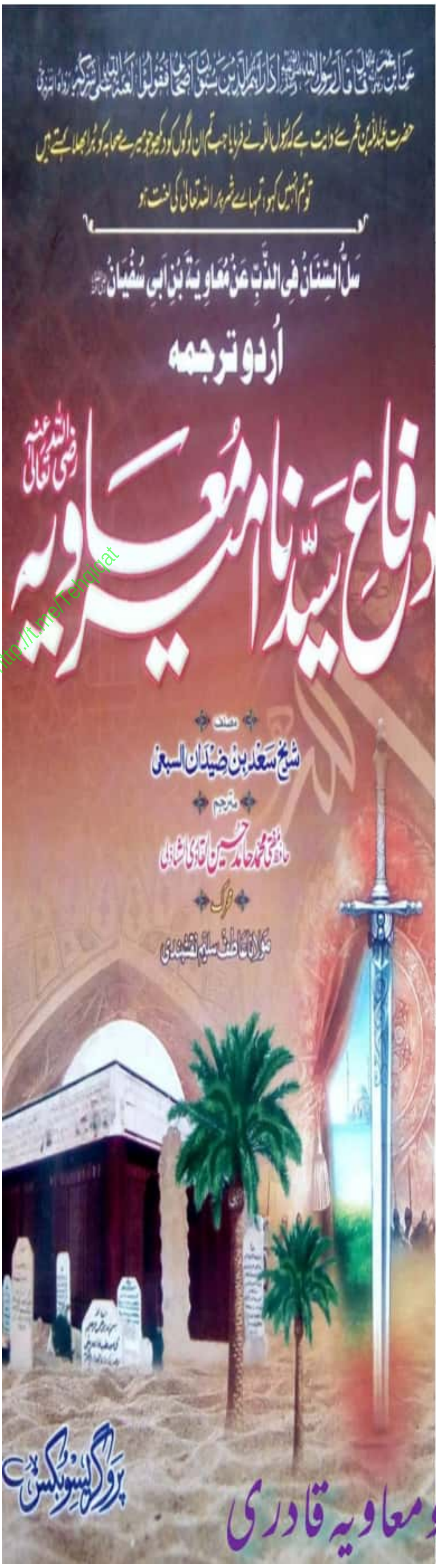
امام ابو نعیم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ کی والدہ کے حمل کی رات عظیم واقعات رونما ہوئے۔ جن کا ذکر ذیل میں ہے۔

۱۔ جس رات آپ حضرت آمنہ کے رحم میں جلوہ افروز ہوئے اُس رات قریش کے تمام چوپایے بولے۔ اور کہنے لگے، رب کعبہ کی قسم! وہ رسول رحمِ مادر میں تشریف فرما ہوگئے ہیں جو دنیا کے امام اور اہلِ دنیا کے لیے روشنی کا مینارہ ہیں۔

۲۔ دنیا میں کسی بادشاہ کا کوئی تخت ایسا باقی نہ رہا جو منہ کے بل نہ گرا ہو۔

شیخ سعد بن صیدان السبعی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں آپ کا کاتب وحی ہونا بھی بیان کرتے ہیں



یہ آیت تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو شامل ہے جس نے فتح مکہ سے قبل اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور جس نے فتح مکہ کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ و جہاد کیا سب سے اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ یعنی جنت کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ اپنے مقام حسنیٰ بمعنی جنت کا بیان ہے۔

حضرت سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بارے میں جیسا کہ گزر چکا ہے کہ یا تو فتح مکہ سے قبل آپ ایمان لائے یا فتح مکہ کے بعد، لہذا آپ اس آیت میں داخل ہیں۔

ثالث: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے کاتب تھے:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسند ج1 ص291 پر حدیث تخریج کی:

قال حدثنا عفان ثنا أبو عوانة قال أخبرنا أبو حمزة قال: سمعت ابن عباس رضي الله عنه يقول: كنت غلاما أسعى مع الصبيان قال فالتفت فإذا نبي الله صلى الله عليه وسلم خلفي مقبلا فقلت ما جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم الا الي قال فسعيت حتى اختبئ وراء باب دار قال فلم أشعر حتى تناولني قال فأخذ بقفاي فحطأني حطأة قال اذهب فادع لي معاوية وكان كاتبه قال فسعيت فقلت أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنه على حاجة.

"امام احمد نے فرمایا: ہم سے عفان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا کہا ہمیں ابوحمزہ نے خبر دی کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک لڑکا تھا، بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ اللہ کے نبی ﷺ میرے پیچھے آرہے ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: نبی کریم ﷺ صرف میرے لیے آئے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ میں دوڑ کر دروازے کے پیچھے چھپ گیا پھر مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پالیا تو آپ نے مجھے گدی سے پکڑ کر پیار سے زمین پر پچھاڑ دیا اور فرمایا: جاؤ میرے پاس معاویہ کو بلا لاؤ! حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: حضرت معاویہ آپ کے کاتب تھے چنانچہ میں دوڑتا ہوا آپ کے پاس گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلیے! انہیں کوئی کام ہے۔"

امام ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند رقم: 2746 پر اسے روایت کیا، ہشام اور ابوعوانہ، ابوحمزہ القصاب سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس حدیث کی اصل مسلم شریف

شارحِ بخاری ابو حفص عمر بن علی ابن الملقن رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۰۴ھ فرماتے ہیں

اما معاوية فهو خال ،المؤمنين ابو عبد الرحمن بن ابي سفيان صخر بن حرب الخليفة الاموي كاتب الوحي ، أسلم عام الفتح

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مومنوں کے ماموں ابو عبد الرحمن بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اموی خلیفہ کاتب وحی فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئے

التوضیح ج ۳ ص ۳۴۳، ط دار النوادر۔ دمشق

التوضيح لشرح الجامع الصحيح

تصنيف

سراج الدين أبي حفص عمر بن علي بن أحمد الأنصاري الشافعي

المعروف بـ ابن الملقن

(٧٢٣ - ٨٠٤ هـ)

المجلد الثالث

تحقيق

دار الفلاح للبحث العلمي وتحقيق التراث

بإشراف

خالد الرباط — جمعة فتحي

تقديم

فضيلة الأستاذ الدكتور

أحمد معبد عبد الكريم

أستاذ الحديث بجامعة الأزهر

إصدارات

وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية

إدارة الشؤون الإسلامية - دولة قطر

وقد اتفق أصحاب الأطراف وغيرهم عَلَىٰ أنه من حديث ابن شهاب، عن حميد فتنبه لذلك، وقد وقع للبخاري مثل هذا في كتاب التوحيد في باب: قوله ﷺ: «رجل آتاه الله القرآن» فقال فيه: (حدثنا)[١] علي بن عبد الله، (ثنا)[٢] سفيان، قَالَ الزهري. وذكر الحديث، ثمَّ قَالَ[٣]: سمعت من سفيان مراراً لم أسمعه يذكر الخبر وهو من صحيح حديثه[٤]. لكن يمكن أن يقال: سفيان مدلس. فنبه عليه البخاري لأجل ذَلِكَ.

ثالثها: في التعريف برواته غير من سلف:

أما معاوية (ع) فهو خال المؤمنين، أبو عبد الرحمن بن أبي سفيان صخر بن حرب الخليفة الأموي كاتب الوحي، أسلم عام الفتح، وعاش ثمانيًا وسبعين سنة، ومات سنة ستين في رجب[٥]. ومناقبه جمة، وليس في الصحابة معاوية بن صخر غيره، وفيهم: معاوية فوق العشرين[٦].

---

(١) في (ف): نا.

(٢) في (ف): نا.

(٣) القائل هو: عليّ بن المديني وهو الراوي عن سفيان بن عيينة.

(٤) سيأتي برقم (٧٥٢٩) كتاب: التوحيد، باب: قول النبي ﷺ: «رجل آتاه الله القرآن..».

(٥) أنظر ترجمته في: «معجم الصحابة» للبغوي ٥/ ٣٦٣- ٣٧٨، «معجم الصحابة» لابن قانع ٣/ ٧٢ (١٠٢٦)، «معرفة الصحابة» ٥/ ٢٤٩٦- ٢٤٩٩ (٢٦٥٤)، «الاستيعاب» ٣/ ٤٧٠- ٤٧٥ (٢٤٦٤)، «أسد الغابة» ٥/ ٢٠٩- ٢١٢ (٤٩٧٧)، «الإصابة» ٣/ ٤٣٣- ٤٣٤ (٨٠٦٨).

(٦) منهم معاوية بن ثعلبة، معاوية بن ثور، معاوية بن جاهمة، معاوية بن خديج، معاوية بن الحكم، معاوية بن حيدة، معاوية بن سويد، معاوية بن صعصعة، معاوية بن عبد الله بن أبي أحمد، معاوية بن عبد الله، معاوية بن عياض، معاوية بن قرمل، معاوية الليثي، معاوية بن محصن، معاوية بن معاوية، معاوية بن نفيع، معاوية بن نوفل، معاوية الهذلي، معاوية بن أنس السلمي، معاوية بن الحارث بن =

شیخ محمد صالح فرفور حسنی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ھ1407 کے نزدیک حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاتب وحی ہونا



79

ہیں قریش کے سرداروں اور سرکردہ لوگوں میں سے تھے، مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پلے بڑھے، جب اسلام کا ظہور ہوا تو پہلے انہیں اسلام کے قبول کرنے میں تردد ہوا، پھر قریش کی ناخوشی کے باوجود دل و جان سے ایمان لے آئے، قریش نے کہا: آج محمد (ﷺ) کو قوت حاصل ہوگئی، نیز نبی اکرم ﷺ کی ایذا رسانی سے بہت حد تک باز آگئے۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی، غزوۂ بدر اور دیگر مواقع پر حاضر ہوئے، غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا، ابوسفیان کی زوجہ ہندہ بنت عتبہ کے آزاد کردہ غلام وحشی نے انہیں شہید کیا۔ اعلان نبوت سے ۵۳ سال پہلے پیدا ہوئے، اور ۳ھ میں جام شہادت نوش کیا۔

نوٹ:۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ ۱۲ قادری

۷ ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی، اسلام کے عظیم جاں باز مجاہد، یرموک اور فتح دمشق میں حاضر ہوئے، وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں بہادر ترین شہسواروں میں سے تھے، انہوں نے یمامہ کے دن مالک بن نویرہ کو قتل کیا، ۱۱ھ میں رحلت ہوئی۔

۸ قعقاع بن عمرو، عاصم کے بھائی، رضی اللہ عنہ شہسوار صحابۂ کرام میں سے تھے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں پوچھا کہ آپ نے جہاد کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور گھوڑا، فرمایا: یہی تیاری کی انتہا ہے، ان کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لشکر میں قعقاع کی آواز ہزار مرد سے بہتر ہے، جنگ قادسیہ میں انہوں نے بڑی جاں بازی کا مظاہرہ کیا

۹ مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، عمرۂ حدیبیہ سے کچھ پہلے اسلام لائے، بیعت رضوان میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ سے حدیث روایت کی، یمامہ اور شام و عراق کی فتوحات میں شریک ہوئے، عرب کے زیرک ترین افراد میں سے تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بصرہ کے گورنر رہے، پھر کوفہ کے گورنر رہے، بعد ازاں کوفہ ہی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ رضی اللہ عنہ ۵۰ھ کوفہ میں رحلت ہوئی۔

۱۰ معاویہ ابن ابی سفیان صخر قریشی اموی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) شام میں بنو امیہ کی حکومت کے بانی اور عرب کے ممتاز اور بڑے دانشور، جلیل القدر صحابی ہیں، وہ فصیح بھی تھے اور حلیم بھی۔ مکہ معظمہ میں اعلانِ نبوت سے بیس سال پہلے پیدا ہوئے، فتح مکہ کے موقع پر ۸ھ میں مشرف باسلام ہوئے، کاتب وحی بھی تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں دمشق شام کا گورنر بنایا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں شام کے تمام شہروں کا گورنر بنا دیا، پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں معزول کر دیا، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ۴۰ھ میں تمام عالم اسلام کے خلیفہ بنے، ۶۰ھ

علامہ ابوالحسن علی بن بسام الشنترینی اندلسی متوفی 542ھ فرماتے ہیں

معاویة بن ابی سفیان کاتب الوحی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

الذخيرة في محاسن أهل الجزيرة

تأليف

أبي الحسن علي بن بسام الشنتريني (٥٤٢)

القسم الاول — المجلد الاول

تحقيق

الدكتور إحسان عباس

دار الثقافة
بيروت - لبنان

السلامُ مرّتين ، فلم يُنكِرْ فَضْلَه هاشميّ ، ولا دافعَ إمامتَهُ قُرَشيّ ، ولا نازعَه الخلافةَ عربيّ ولا عَجَميّ ؛ ثمّ غلبَ الشقاءُ على أقوامٍ فنالوا منه ما انفتحَ عليه بابُ الفتنة إلى يومِ القيامة ، فيالها مصيبةً صدَعَتْ شَمْلَ المُسلِمين ، وأوْهَنَت أركانَ الدّين ؛ وافترقَ أهلُ الإسلامِ بعده فِرْقتَيْن ، ثُمّ لم تجتمعا إلاّ على رجلٍ منّا ، لرضاءِ الله عن سيرتِنا ، وأُنسِ المسلمينَ إلى حُسْنِ مأخذِنا ، وفَضْلِ سياستِنا ؛ فكانت الجَماعةُ على معاويةَ بنِ أبي سُفْيانَ كاتبِ الوحي وَصِهْرِه عليه السّلامُ وردِيفِه ؛ فبلغَ من ضَبطِ الأمورِ ، ولينِ الولاية ، وجهادِ العدوّ ، وجبايةِ الفَيْءِ ، وبَثّ العدلِ ، وإدْرارِ العَطايا ، ما لا يَجْهَلُه مِلّيٌّ ولا ذِمّيّ. وورِثَه ابنُه وابنُ ابنِه ؛ ثمّ صَيّرَ اللهُ تعالى خلافتَه إلى مروانَ بنِ الحَكَم جَدّنا الأعلى أميرِ المؤمنين ، دَوْسَرِ [١] قُرَيْشٍ المَفنِي بتوفيقه ، والحاكمِ في الأمّةِ بتسديده ؛ فألقَتْ إليه بالمقاليدِ الكافّةُ ، وتداوَلَها بَنُوه آباؤنا الخلفاءُ الراشدون بالمشرقِ والأندلسِ إلى يومِنا هذا ، والله مُتِمّ نِعمتَه علينا كما أتَمّها على آبائِنا من قَبْلُ ، إنّ ربّنا حكيمٌ عليم .

وفي فصل منها : ولم تزل الأئمّةُ منّا مُقْبِلةً على مَواليها ، مُختصّةً لعبيدِها ، تُقدّمُهم في الثقة ، وتُقرّبهم بالمودّة ، وتُعِدُّهم لحوادثِ الأمور ، وتقذفُ بهم في مُعضِلاتِ الخطوب ، فيتولّوْن من اجتهادِهم لهم ما أوجبتْ لهم منهم المحبّةُ الخالصة ، حتى شَرُفَ القومُ ونَبُلوا ، وسما ذكرُهم ونُسِبُوا إلى مشهورِ أنسابِهم ، ومذكورِ بيوتاتِهم ؛ فهمُ الذين تَسمعون عنهم وتَعرِفُون رياستَهم كآلِ خالدٍ ، وبني أبي عَبْدَةَ ،

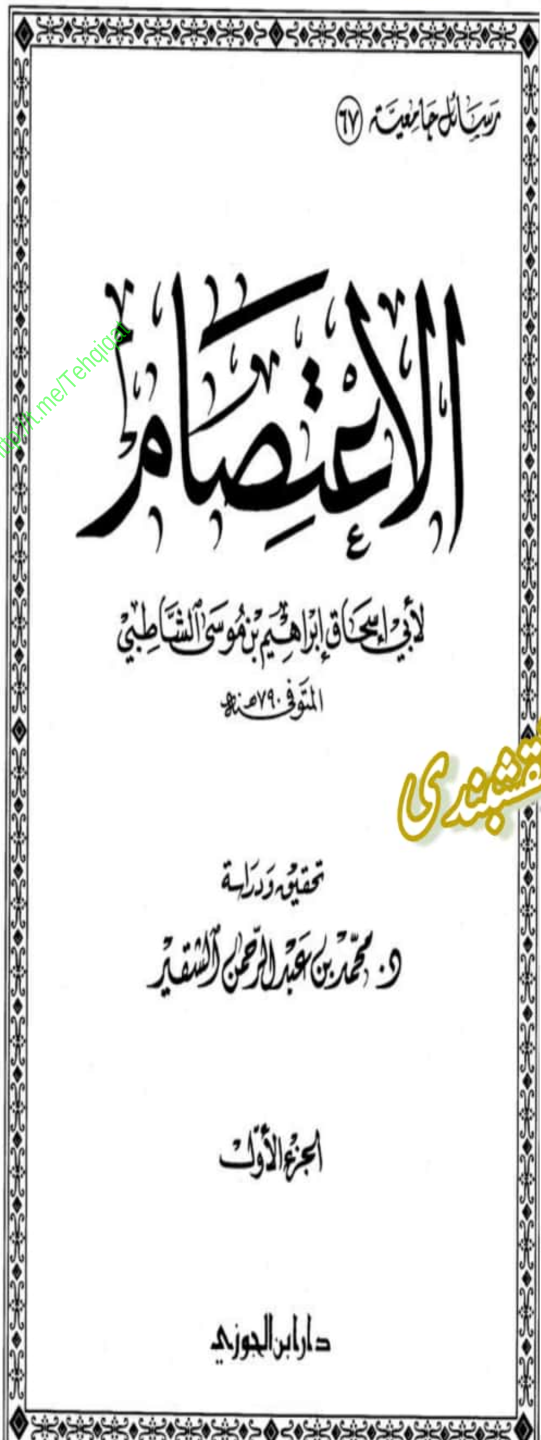
١ الدوسر : الأسد الصلب الموثق الخلق ، وفي س : ذو سن ؛ ولو قرئت « ذي سن » لكان ذلك أنسب للحديث عن مروان بن الحكم .

ابواسحاق ابراہیم الشاطبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۹۰ھ فرماتے ہیں

وذكر أهل السير أنه كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم كتاب يكتبون له الوحي وغيره منهم عثمان وعلي ومعاوية والمغيرة بن شعبة وأبي بن كعب وزيد بن ثابت وغيرهم

سیرت نگاروں نے یہ بات بیان کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی کاتب تھے جو آپ کے لیے وحی وغیرہ لکھا کرتے تھے انہی میں سے عثمان، علی، معاویہ مغیرہ بن شعبہ، ابی بن کعب اورزید بن ثابت رضی اللہ عنہم ہیں

الاعتصام ج۱ص۳۱۸،ط دار ابن الجوزي



وذكر أهل السير أنه كان لرسول الله(٩) ﷺ كتاب يكتبون له الوحي

= أوعى من سامع» عن أبي بكرة رضي الله عنه (١/ ١٥٧ ـ ١٥٨) ومسلم في كتاب القسامة من صحيحه، باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال (١٦٧ ـ ١٧٢)، والإمام الدارمي في كتاب المناسك، باب في الخطبة يوم النحر برقم (١٩١٦) (٢/ ٩٣)، والإمام ابن ماجه في المقدمة من سننه، باب من بلغ علماً برقم (٢٢٣) (١/ ٨٥)، والإمام أحمد في المسند (٥/ ٣٧).

(١) ساقطة من (غ). (٢) في (م) و(ت): «الابطال».

(٣) ساقطة من (م) و(خ) و(ت) و(ط). (٤) في (خ): «الي».

(٥) رواه الإمام البخاري في كتاب العلم من صحيحه، باب كتابة العلم عن أبي هريرة (١/ ٢٠٥)، وفي كتاب اللقطة، باب كيف تعرف لقطة مكة (٥/ ٨٦ ـ ٨٧)، والإمام أبو داود في كتاب المناسك من سننه، باب تحريم حرم مكة برقم (٢٠١٧) (٢/ ٢١٨ ـ ٢١٩)، والإمام الترمذي في كتاب العلم من سننه، باب ما جاء في الرخصة «في كتابة العلم» برقم (٢٦٦٧) (٥/ ٣٨)، والإمام أحمد في المسند (٢/ ٢٣٨).

(٦) ساقطة من (م) و(ت)، وقدمت في (خ) و(ط) على قوله: «رسول الله...».

(٧) في (خ) و(ت): «عمر» وهو خطأ.

(٨) رواه الإمام البخاري في كتاب العلم من صحيحه، باب كتابة العلم، عن أبي هريرة رضي الله عنه (١/ ٢٠٦)، والإمام الترمذي في كتاب العلم من سننه، باب ما جاء في الرخصة في «كتابة العلم» برقم (٢٦٦٨) (٥/ ٣٩)، وفي كتاب المناقب برقم (٣٨٤١) (٥/ ٦٤٤)، والإمام أحمد في المسند (٢/ ٢٤٨ ـ ٢٤٩).

(٩) لفظ الجلالة ليس في (ت).

وغيره، منهم عثمان وعلي ومعاوية/ والمغيرة بن شعبة وأبي بن كعب وزيد بن ثابت وغيرهم(١). [٨٢ت]

وأيضاً فإن الكتابة من قبيل ما لا يتم الواجب إلا به إذا تعين لضعف الحفظ، وخوف اندراس العلم، كما خيف (على القرآن في زمان أبي بكر رضي الله عنه، فدليل كَتْب العلم إذا خيف)(٢) دروسه عتيد(٣). وهو الذي نبه عليه اللخمي/ فيما تقدم(٤). [١٣٧خ]

وإنما كره(٥) المتقدمون كَتْبَ العلم لأمر آخر(٦)، لا لكونه بدعة، فكل من سمى كَتْبَ العلم بدعة فإما متجوز، وإما غير عارف بوضع(٧) لفظ البدعة. فلا يصح الاستدلال بهذه الأشياء على صحة العمل بالبدع.

[١٣٠م] وإن تعلق بما ورد من الخلاف في المصالح المرسلة، وأن البناء/

باب دوم

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی
علماء برصغیر کے نزدیک

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاتب وحی ہونا

مدارج النبوۃ

جلد دوم

تصنیف

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار۔ زبیدہ سنٹر ۔ لاہور

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی نماز جنازہ پڑھی ایک قول یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور بقیع میں مدفون ہوئے ان کی عمر اٹھاسی سال کی تھی ایک قول یہ ہے کہ اوپر نوے سال کی تھی اور بھی کئی قول ہیں۔

یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما: انہیں کاتبان بارگاہِ رسالت میں سے یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ تھے یہ روز فتح مکہ اسلام لائے اور حنین میں حاضر ہوئے کہتے ہیں کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے فرزندوں میں یہ بہترین شخص تھے ان کو یزید الحرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان کو رسول اللہ نے بنی اعراس کے صدقات کا عامل بنایا اور یہ قوم ان کی اخوال میں سے تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو ۱۲ھ میں عامل بنایا اور عمرو بن العاص ابوعبیدہ بن الجراح اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم کو فلسطین کی طرف بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ وہ بلقاء پر جائیں ہر ایک کا ان میں جدا جدا معاملہ تھا بعض گمان کرتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم ان سب پر امیر تھے اس کے بعد حق تعالیٰ نے اعدائے دین کو ۱۳ھ میں شکست دی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد بنائے گئے تو انہوں نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تو حق تعالیٰ نے شامیوں پر فتح عطا فرمائی اور یزید بن ابوسفیان بن الجراح کو فلسطین اور اس سے گردونواح پر حاکم مقرر فرمایا اور جب حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو قائم مقام بنایا اور جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا جب وہ بھی وفات پا گئے تو یزید بن ابی سفیان کو حاکم بنایا جب انہوں نے بھی وفات پائی تو ان کے بھائی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا۔ ان سبھوں نے طاعون کی وبا سے وفات پائی جو ۱۸ھ میں پھیلی تھی۔

ارباب سیر بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے پیٹ کی طرف نظر ڈالی دیکھا کہ اس کی سطح بلند ہو گئی ہے اس پر درہ اٹھا کر فرمایا کہ او میری کھال تو کافر ہو گئی ہے؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی اور ان سے حضرت عبداللہ اشعری اور عیاض اشعری نے روایت لی ہے یزید بن ابی صفیان رضی اللہ عنہ نے ۱۷ھ میں وفات پائی ہے۔

امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما: انہیں کاتبان بارگاہِ رسالت میں سے ایک حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی وہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں۔

اہل سیر بتاتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا قبل از فتح مکہ اور قبل از تشریف آوری سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم برائے فتح مکہ ہے وہ بدر سے پہلے گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ معلوم کیا اور اسلام لائے مروی ہے فرمایا کہ میں عمرۃ القضاء کے دن اسلام لایا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملاقات کی اور یہ ان اصحاب میں سے ایک ہیں جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خط و کتابت کیا کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وحی لکھا کرتے تھے بلکہ وہ خطوط و فرامین کی کتابت کرتے تھے اور ملک شام کے والی اپنے بھائی یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حاکم بنائے گئے اور ملک شام کی حکومت ان کے قبضہ میں چوالیس سال رہی ان میں سے چار سال دور فاروقی میں اور خلافت عثمانی اور خلافت علی مرتضیٰ اور خلافت امام حسن مجتبیٰ کی تمام مدت گویا ان خلافتوں میں بیس سال تک ان کی امارت رہی یہاں تک کہ یہ امارت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے ۴۱ھ میں ان کو سپرد کر دینے پر مستبد مستقبل ہو گئی ایسی امارت جو بیس سال رہی اس طرح ان کی مجموعی امارت چوالیس سال تھی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں

العقیدۃ الحسنۃ

المعروف بہ

عقائد الاسلام

تصنیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

ترجمہ وتشریح

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں القادری البرکاتی المارہروی

ابو معاویہ قادری

فرید بکسٹال لاہور

کا جو حکم شریعت مطہرہ میں ہے وہ بھی بلا شبہہ ان مخالفین امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قطعًا لازم ہے۔ اور جہاں تک صحابیت کا مقام ہے آپ سنتے پڑھتے آئے ہیں کہ اللہ و رسول جَلَّ جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہوں میں انہیں جو مقام و رفعت حاصل ہے وہ کسی کو میسّر نہیں۔ صحابہ کرام کا طبقہ وہ ہے جن کی تقدیس و تطہیر کی کلیاں چمنستان شریعت میں چٹک رہی ہیں۔ اور خدا و رسول کے نزدیک یہ طبقہ کا طبقہ مقدس، مطہر، پاک دامن، پاک باطن، عدول و صالح القلب ہے۔ کیا آپ نے نہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ ۔

یعنی جس نے میرے ان صحابہ سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا اس نے اس لئے بغض کیا کہ اس کے دل میں میری طرف سے بغض ہے؛ تو کیا کوئی کلمہ گو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عناد رکھنے باوجود یہ سمجھتا ہے کہ اسے بارگاہ رسالت سے پروانہ خوشنودی میسّر آسکتا ہے۔ لا واللہ ہرگز نہیں۔ رہے صحابۂ کرام کے مابین اختلافات تو وہ کہاں نہیں ہوتے اور کن میں نہیں ہوتے۔ فرق یہ ہے کہ ان کے اختلافات محض حق کے لیے، دین کی سربلندی کے لئے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے تھا اور ہم قطعًا یقینًا اسی پر اعتقاد جازم رکھتے ہیں اور ایک آن کے لئے بھی کسی صحابی کی طرف اتباع نفس اور بالقصد والارادہ، شریعت مطہرہ کی مخالفت کی نسبت گوارا نہیں کرتے بلا شبہ فتنہ و فساد برا ہے اور بہت برا، لیکن اس کا ارتکاب وہی کر سکتے ہیں جن کی نیتیں فاسد اور غرضیں کاسد ہوں۔ جن کے دل و دماغ پر ذاتی اغراض و مقاصد کا ہجوم ہو۔ رہی خطائے اجتہادی تو وہ نہ گناہ ہے نہ قابل گرفت پھر کون نہیں جانتا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی بھی ہیں اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے امراء و سلاطین کے مابین ترجمان بھی۔ کہ مکتوب گرامی تحریر فرماتے اور باہر سے آتے ہوئے خطوط حضور کو سناتے۔ اب اگر ان سے اعتماد اٹھ جائے تو شریعت مطہرہ کی قابل اعتماد ٹھہرے۔ پھر ایمان کی خیر کہاں مولائے کریم ہمیں مذہب اہلسنت وجماعت پر استقامت نصیب فرمائے آمین۔ بجاہ حبیبہ و صفیہ صلی اللہ علیہ وسلم

عقیدہ ۱۵ ام المومنین حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقینًا آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ عروس ہیں۔ جو انہیں ایذاء دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امام المتکلمین، علامہ عبدالعزیز پرہاروی متوفی 1239ھ (مولفِ النبراس) لکھتے ہیں

حضرت معاویہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو کتابت وحی کے لیے خاص کیا گیا تھا

یعنی دوسروں کی نسبت یہ کل وقتی کاتب تھے ۔(الناہیہ عن مطاعن امیر معاویہ، مترجم، ص33 ،مکتبہ غوثیہ کراچی)

الناہیہ عن طعن امیر معاویہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تالیف

حضرت علامہ شیخ عبدالعزیز پرہاروی قدس سرہ

ترجمہ

علامہ محمد اعظم سعیدی

ناشر

مدرسہ دعوۃ القرآن

صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔ "انتہیٰ"

حضرت ابن عباس کا شمار فضلاء صحابہ میں تھا۔ آپ کے علم کی وسعت کے پیش نظر آپ کو بحر العلوم، حبر امت اور ترجمان القرآن کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ حضور اکرم نے ان کے لئے علم و حکمت اور تفسیر قرآن بالتاویل کی دعا فرمائی تھی جو کہ قبول ہوئی۔ آپ کا شمار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خواص میں تھا۔ آپ دشمنانِ علی کے شدید نکیر تھے۔ حضرت نے آپ کو خوارج حروریہ کے پاس مناظرے کے لئے بھیجا تھا۔ آپ نے مناظرہ کیا اور خارجیوں کو لاجواب کر دیا۔ جب حضرت ابن عباس جیسے ذی علم شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کی گواہی دیں اور اپنے غلام کو ان پر نکیر کرنے سے منع فرمائیں اور دلیل یہ دیں کہ وہ صحابیٔ رسول ہیں تو اسی سے حضرت معاویہ کے تفوق و علو کا پتہ چل جاتا ہے۔ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ حبر امت حضرت ابن عباس کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم و فضل کے لئے یہی سب سے بڑی شہادت ہے۔

رابعاً حضرتِ معاویہ کاتب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اپنی کتاب "خلاصۃ السیر" میں امام مفتی حرمین احمد بن عبداللہ بن محمد طبری نے ذکر کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ کاتب تھے۔ چاروں خلفاء کے علاوہ عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، اُبی ابن کعب، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید بن عاص، حنظلہ بن ربیع اسلمی، زید بن ثابت، معاویہ بن ابی سفیان، شرحبیل بن حسنہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ ان میں سے حضرت معاویہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو کتابت وحی کے لئے خاص کیا گیا تھا" یعنی دوسروں کی بہ نسبت یہ کل وقتی کاتب تھے۔ "انتہیٰ"۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی قرآن کریم کی آیات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے لکھا کرتے



انہ کان یأتی قبور الشھداء علی رأس کل حول فیقول سلٰم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار[1]۔ فقط	اختتام پر شہیدوں کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ (ت)

مسئلہ ۲۶۲: از شاہجہان پور بازار سبزی منڈی مرسلہ محمد امین تاجر ۹ جمادی الاولٰی ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تقسیم قرآن شریف برائے فیض پیرائے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس پارہ پر ہے، کوئی پارہ سورت سے شروع ہوا اور کوئی رکوع سے اور کوئی درمیان رکوع سے، اور کوئی پارہ بڑا ہے کوئی چھوٹا، اس کے واسطے کوئی قاعدہ ہے جس کی رعایت ہر پارہ میں ہے یا بلا رعایت قاعدہ کلیہ مقرر کر دی ہے؟ الحمد کو پارہ اول سے علیحدہ رکھا ہے اور ربما سے ایک آیت چھوڑ دی شروع سورت سے اس کا سر اور جو کچھ اور اس میں مرعی ہے حضور ہی بیان فرما سکتے ہیں اور ہم جہلا کی تسکین حضور پر نور ہی کے قلم سے ہو سکتی ہے۔

الجواب:

پاروں پر تقسیم امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ کی نہ کسی صحابی نہ کسی تابعی نے۔ معلوم نہیں اس کی ابتدا کس نے کی، یہ بہت حادث ہے، ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے اس کی ابتداء کی اس نے اپنے پاس کے مصحف شریف کو تیس حصوں پر کہ باعتبار عدد اوراق مساوی تھے تقسیم کر لیا اور یہ تقسیم ان ان مواقع پر آکے واقع ہوئی، اور یہی ان بلاد میں رائج ہو گئی، سب جگہ اس پر اتفاق بھی نہیں بلکہ شام وغیرہ کی تقسیم اس سے کچھ مختلف ہے۔ بہر حال یہ کچھ ضروری بات نہیں نہ اس کے ماننے میں حرج۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۳: از بارکپور محلہ مرغی محال متصل کنجڑام حال مرسلہ حافظ محمد جعفر پیش امام ۱۰/ شعبان ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کلام مجید با اعراب خداوند کریم کی طرف سے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا کرتا تھا یا اعراب بعد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درست کیا گیا؟

الجواب:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن عظیم کی عبارت کریمہ نازل ہوئی عبارت میں

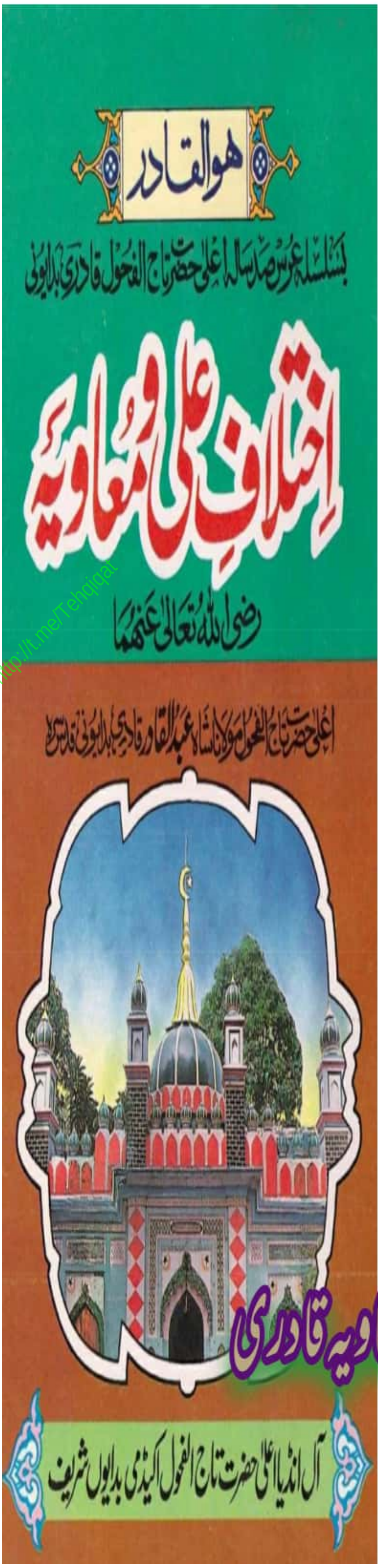
[1] غرائب القرآن تحت آیۃ ۱۳/ ۲۴ مصطفی البابی مصر ۱۳/ ۸۳

اعراب نہیں لگائے جاتے حضور کے حکم سے صحابہ کرام مثل امیر المومنین عثمن غنی وحضرت زید بن ثابت وامیر معاویہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے لکھتے ان کی تحریر میں بھی اعراب نہ تھے یہ تابعین کے زمانے سے رائج ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۴: از موضع باکڑی ضلع گوڑگانوہ ڈاکخانہ ڈمنہ مسئولہ محمد یسین خاں ۱۰/ رمضان ۱۳۳۹ھ

حضرت تاج الفحول محب رسول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی علیہ الرحمہ متوفی 1319ھ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار، کاتب رسول اور وحی کے امین ہیں۔ (اختلاف علی و معاویہ رضی اللہ عنہما، مترجم ص 20)



۲۰

جائے۔ حضرت معاویہ صحابی ہیں رسول اللہ کے رشتہ دار ہیں کاتبِ رسول ہیں اور وحی کے امین ہیں۔ امام نووی شرح مسلم کتاب الزکوٰۃ میں حدیث یکون فی امتی فرقتان یخرج من بینهما مارقۃ یلی قتلهم اولاهم بالحق کے تحت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ پر ظاہر فرمادیا تھا کہ وہ حق پر ہیں اور حضرت معاویہؓ کے گروہ نے ان سے بغاوت کی ہوئی ہے اور اسی میں یہ تصریح بھی ہے کہ دونوں گروہ مومن ہیں اور اس جدال وقتال سے ایمان سے بھی خارج نہیں ہوئے اور فاسق بھی نہیں ہوئے۔ یہی ہمارا اور ہمارے اصحاب کا مذہب ہے اور امام نووی شرح مسلم کتاب الفتن میں فرماتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ وہ خوں ریزی جو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مابین واقع ہوئی ہے وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے اور اہلسنت والحق کا مذہب یہ کہتا ہے کہ ان کے ساتھ حسن ظن رکھو۔ ان کے آپس کے اختلافات سے خاموشی اختیار کرو اور ان کے جدال وقتال کی تاویل یہ ہے کہ وہ مجتہد اور تاویل کرنے والے تھے۔ انھوں نے یہ اختلاف معصیت اور دنیا کی ہوا و حرص کے لئے نہیں کیا بلکہ ان دونوں گروہوں میں ہر ایک یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ حق پر ہے اور اس کا مخالف غلطی پر ہے اس صورت میں قتال واجب تھا تاکہ اللہ تعالیٰ دونوں گروہوں میں فیصلہ فرمادے چنانچہ اس اجتہاد میں بعض مصیب اور بعض مخطی تھے لیکن معذور فی الخطا تھے اس لئے کہ مجتہد سے جب خطا ہو جائے تو اسے مجرم نہیں ٹھہرایا جاتا۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ان جنگوں اور لڑائیوں میں حضرت علیؓ کا اجتہاد مصیب اور درست تھا۔ اہل سنت کا مذہب بھی یہی ہے۔ اسی طرح امام نووی شرح مسلم میں حدیث قال یاعمار تقتلك فئة الباغیه (اے عمار تجھے باغی گروہ قتل کرے گا) کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت علی کی اصابت اور حق پر ہونے اور دوسرے گروہ کے باغی ہونے پر واضح دلیل ہے چونکہ دوسرا گروہ بھی مجتہد تھا اس لئے وہ ماخوذ اور معتوب نہیں ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے کئی مقامات پر وضاحت کی ہے۔ علامہ زرقانی توقیر صحابہؓ اور جہال

پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی تذکرہ فرماتے ہیں

تحقیق الحق فی کلمۃ الحق (مترجم)

اسامی نویسندگانِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خُلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم اجمعین و عامر بن فہیرہؓ و عبد اللہ بن ارقم و ابی کعب و ثابت بن قیس بن شماس و خالد بن سعید و حنظلہ بن ربیع و زید بن ثابت و معاویہ و شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم۔

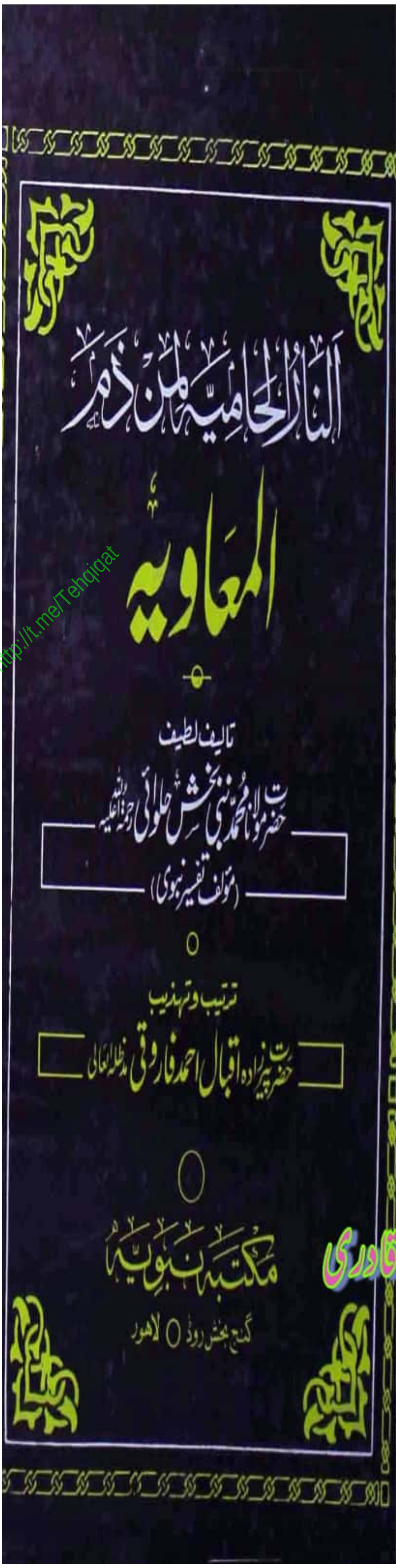
خُلفاء اربعہ[1] ۔ عامر بن فہیرہ ۔ عبد اللہ بن ارقم ۔ ابی بن کعب ثابت بن قیس بن شماس ۔ خالد بن سعید حنظلہ بن ربیع ۔ زید بن ثابت ۔ معاویہ[2] و شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم۔

---

[1] حضرات خُلفائے اربعہ یعنی حضرت ابُوبکر، حضرت عُمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جانشینِ صادق اور خلیفۂ راشد ہونے کے علاوہ دیگر فضائل اور خصُوصیات بھی حاصل تھے جیسے آپ کا معتمد علیہ کاتب ہونا، انجبار اور عشرہ مبشّرہ سے ہونا، جنہیں نام لے کر آپ نے بہشتی فرمایا۔

[2] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلویؒ مدارج النبوّۃ میں لکھتے ہیں کہ وہ فتح مکّہ سے پہلے مشرّف باسلام ہو چکے تھے ۔ اور آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خطوط و فرامین کی کتابت بھی کرتے تھے ۔ بعض کے نزدیک کاتبِ وحی بھی رہے اور حضور علیہ السّلام نے ان کے متعلق دُعا فرمائی تھی کہ خداوندا معاویہ کو کتابت و حساب کا علم عطا فرما ۔ اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ ۔ اور حضرت مؤلّف علیہ الرحمۃ نے مطلق کتابت کرنے والوں میں شمار کیا ہے ۔ جیساکہ حضرت شیخ اکبر قدّس سرّہٗ نے فتوحاتِ مکیّہ باب ۶۹ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں: کاتبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصہرہٗ خال المؤمنین ۔ یعنی وہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے کاتب اور برادرِ نسبتی ہونے کی بناء پر مومنین کے ماموں ٹھہرے ۔ کیونکہ اُن کی ہمشیرہ حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہؓ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زوجۂ محترمہ تھیں ۔ (مترجم)

مفسر قرآن مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و دفاع میں یہ کتاب لکھی آپ اس میں ترمذی شریف کے حوالے سے آپ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



بھی ہے۔ ہدایت یافتہ بھی ہیں اور ہدایت دیتے بھی ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو "ہادی" اور "مہدی" کا خطاب دیا

"ترمذی شریف" میں آپ کو کاتب وحی کہا گیا ہے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے دعا کی' اے اللہ! اسے فقیہ بنا دے اور کتاب و تاویل کا علم عطا فرما۔ یاد رہے کہ فقیہ مجتہد بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ اسلام لانے میں اشراف مکہ میں سے ہیں۔ اشراف قریش میں سے ہیں۔ آپ کا نسب عبد مناف پر جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے ملتا ہے۔ اس طرح آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے نسبی اور قریشی رشتہ دار بھی ہیں۔ یہ نسبی شرافت آپ کی افضلیت کی ایسی ہی دلیل ہے جس طرح آپ کا دوسرا خاندان اس رشتہ میں شریک ہے۔

آپ نہایت بہادر' شجاع اور سخی تھے۔ آپ اپنے تجارتی منافع سے ہر سال قرآن پاک' قاریوں اور حافظوں پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا کرتے تھے۔ پھر آپ کا زہد و تقویٰ' قائم اللیل اور منصف ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں تھا۔ وہ کاتب ہی نہ تھے بلکہ وہ قرآن پاک کی کتابت میں خاصا وقت صرف کیا کرتے تھے۔ ایمان لانے کے بعد آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ساتھ کئی غزوات میں شریک جہاد رہے تھے۔

ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن المبارک رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا آیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ؟ آپ نے فرمایا مجھے خدا کریم کی قسم کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی نتھنوں کا دھول (غبار) بھی عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ افضل ہے۔ انہوں نے حضور

شارح بخاری علامہ سید محمود احمد بن سید ابوالبرکات احمد بن سید دیدار علی شاہ محدث الوری حنفی (متوفی 1419ھ) فرماتے ہیں

"ایمان لانے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی سے جدا نہ ہوئے ہمہ وقت پاس رہتے اور وحی الٰہی کی کتابت کرتے" (شان صحابہ امیر معاویہ کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام ص32)



امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام

ایمان لانے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خدمتِ نبوی سے جدا نہ ہوئے۔ ہمہ وقت پاس رہتے اور وحی الٰہی کی کتابت کرتے۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے دل میں جو احترام تھا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد بھی جاری رہا (الملفوظ جلد سوم صفحہ ۴۲ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں) کہ ایک صحابی عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی شباہت کچھ کچھ سرکار سے ملتی تھی، جبوہ (دمشق) تشریف لاتے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تخت سے سروقد ہو جاتے۔ (اس لیے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مشابہ تھے)

خلافتِ راشدہ کی تعریف

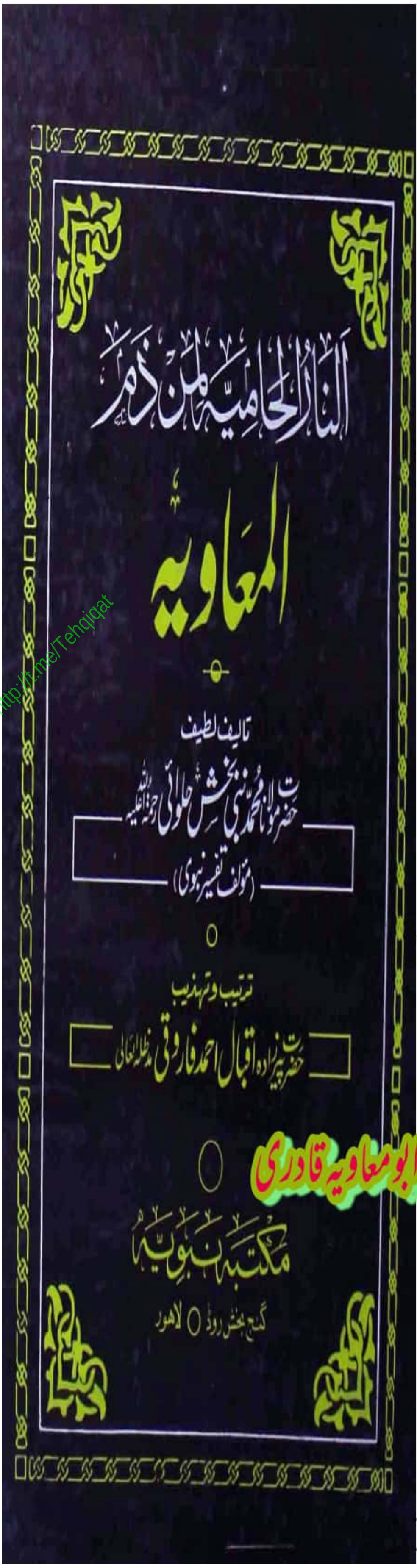
ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولیٰ علی، امام حسن، امیر معاویہ، عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ تھی اور اب سیّدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافت راشدہ ہوگی۔ (الملفوظ جلد ۳ صفحہ ۱۷)

صحابہ کرام کو برا کہنے والے کے پیچھے نماز ممنوع ہے

بعض لوگ صحابہ کرام مثل امیرِ معاویہ و عمرو بن عاص و ابو موسیٰ اشعری و مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمہ مکروہ ہے کہ انہیں امام بنانا حرام اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب ہے۔ (احکامِ شریعت جلد اوّل صفحہ ۹۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ ہمارے دلوں میں اپنی، اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی، اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب کی سچی محبت و عقیدت بھر دے اور جملہ مسلمانوں کے دلوں کو صحابہ کرام کی عداوت و نفرت سے پاک کر کے اس کی جگہ الفت پیدا کر دے۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب اس کتاب کے مقدمہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



کے زیر اہتمام ۱۳۷۵ھ میں "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" شائع کر کے رافضیوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا اور سنیوں کا سربلند کر دیا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ جنہوں نے کئی سال تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں رہ کر تربیت پائی' کاتب وحی کے منصب پر فائز رہے' حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کئی فرامین اور مکتوبات کی املا اور کتابت کا شرف حاصل کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کو اپنی امت کے لئے "ہادی" اور "مہدی" قرار دیا۔

حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں والد اور والدہ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خانوادہ کی عالی قدر شخصیت عبد مناف سے جاملتا ہے۔ عبد مناف سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چوتھے دادا ہیں۔ اس طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرابت دار تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ظہور نبوت کے آٹھویں سال مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے' اس طرح آپ نے ۷۸ سال زندگی پائی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے بعد مکہ ہی میں رہے مگر صلح حدیبیہ کے موقعہ (۷ ہجری) پر دامن اسلام سے وابستہ ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں دشمنان اسلام کے غلبہ کی وجہ سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح آپ بھی مسلمان ہونے کا اعلان نہ کر سکے۔ فتح مکہ کے دن آپ نے اعلانیہ اپنے اسلام کا اظہار کیا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ آپ کی بہن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ اس طرح آپ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبی اور سسرالی رشتہ میں اہم قرابت رکھتے

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب وحی بھی اور کاتب خطوط بھی تھے۔ (حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر، ص 46، نعیمی کتب خانہ لاہور)



متعلق عقیدہ رکھنا چاہیے۔

ضرورت نوٹ

پیغمبر کی قرابت داری مومن کے لیے درجات کا باعث ہے لہٰذا ابولہب، ابوجہل وغیرہ۔ اس سے علیحدہ ہیں کہ اگر چہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے تعلق رکھتے ہیں مگر کافر ہیں جیسے کنعان نوح علیہ السلام کا بیٹا ہونے کے باوجود ہلاک ہوگیا۔ امیر معاویہ مومن، عادل، ثقہ صحابی ہیں لہٰذا اُن کے لیے حضور کی قرابت بڑے درجات کا باعث ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خصوصی فضائل

صحابیت اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ امیر معاویہ میں بیشمار خصوصی فضائل ہیں جن میں سے کچھ عرض کیے جاتے ہیں۔

نمبر ا: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی اور کاتب خطوط بھی تھے یعنی جو نامہ و پیام سلاطین وغیرہ سے حضور فرماتے تھے وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لکھواتے تھے۔ چنانچہ مسلم شریف وغیرہ میں ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے لکھا کرتے تھے۔ ابونعیم نے فرمایا کہ امیر معاویہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین میں سے تھے۔ نہایت خوشخط فصیح، بلیغ، حلم وقار والے، امام مدائنی نے فرمایا کہ زید ابن ثابت وحی لکھتے تھے اور امیر معاویہ حضور کے دیگر خطوط جو اہل عرب وسلاطین کو لکھے جاتے تھے وہ لکھتے تھے (یعنی اکثر) امیر معاویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین تھے، امام مفتی حرمین احمد ابن محمد ملبری نے خلاصۃ السیر میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کل کاتب تیرہ تھے۔ خلفاء راشدین، عامر ابن فہیرہ، عبداللہ ابن ارقم، ابی ابن کعب، ثابت ابن قیس ابن شماس، خالد ابن سعید ابن العاص، ابن ربیع السلمی، زید ابن ثابت، معاویہ ابن ابی سفیان، شرجیل ابن حسنہ۔ لیکن ان سب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور صاحب اسرار ہیں



۴۲

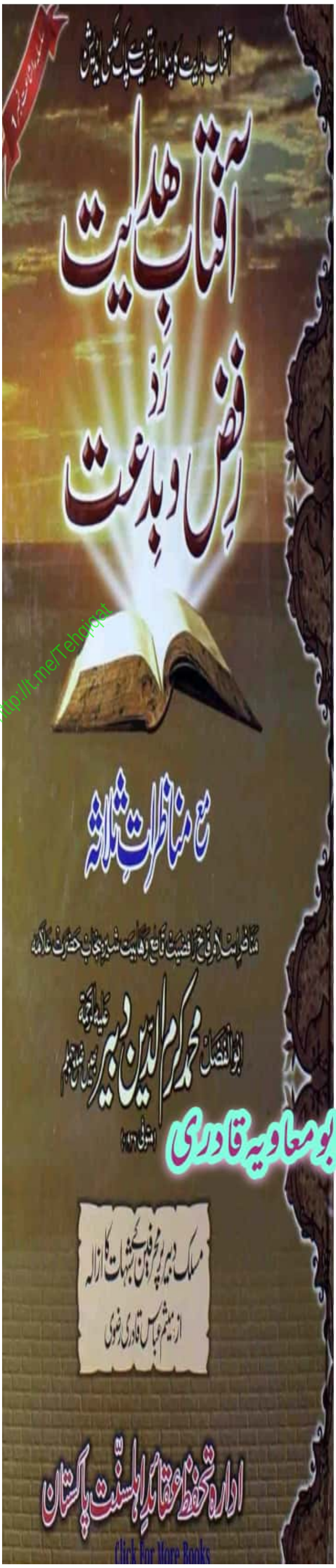
کس طرح انکار کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسے خصوصیات کو بیان کر کے مطلقاً کسی ایک صحابی کی فضیلت دوسروں کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ دھوکہ دے رہا ہے اور اپنے باطل مذہب کی ترویج۔ لیکن اگر قائل حضرت مولا علی مرتضیٰ کو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ پر ہر طرح ترجیح دیتا ہے۔ تو گمراہ ہے۔ کہ عقیدہ اہل اسلام کے خلاف ہے۔ اسی صواعق میں ہے۔ فانہ کان یقول ابوبکر خیر وعلی افضل فان ارید ان خیریۃ ابوبکر من بعض الوجوہ والافضلیۃ علی من وجہ آخر لم یکن ذلک فی محل الخلاف والحاصل ان المفضول قد توجد فیہ مزیۃ بل مزایا لا توجد فی الفاضل فان اراد شیخ الخطابی ذلک وان ابابکر افضل مطلقاً الا ان علیا وجدت فیہ مزایا لم توجد فی ابی بکر فکلامہ صحیح۔

۳۔ تبرائی روافض مرتد ہیں۔ ہندیہ میں ہے۔ ویجب اکفار الروافض۔ اسی میں ہے۔ وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین کفار کے ساتھ محبت و تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ پارہ ۳ نیز ارشاد فرماتا ہے۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا اٰبَاءَهُمْ قرآنیہ۔ لہذا روافض سے روابط و محبت جائز نہیں۔ اور ان سے نکاح درست نہیں۔ محض زنا ہوگا۔ رد المحتار، عالمگیری بحر میں ہے: رافضی ملا سیادت ہرگز سید نہیں۔ اس لئے کہ وہ مرتد ہے۔ اور خدا کا دشمن۔ اگر اسی مذہب رفض پر مرگیا۔ تو جہنم کے اسفل السافلین میں اس کا ٹھکانا ہوگا۔ سیادت اور طور ولی النار کا اجتماع کیا؟ سید وہ مسلمان ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہو۔ روافض تو مسلمان ہی نہیں۔ سید کیسے؟ نوح علیہ السلام کے بیٹے کے متعلق فرمایا گیا۔ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔

۴۔ زید گمراہ محض ہے۔ کسی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی عداوت رکھنا حقیقتاً حضور سے عداوت ہے۔ اور قرآن کریم کی مخالفت کرنا ہے۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت فضائل ہیں۔ وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو بڑی فضیلت ہے۔ اور حضور کے کاتب و صاحب اسرار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج ہیں۔ مجتہد صحابی ہیں۔ کما قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کما فی البخاری۔ انہی کے متعلق حضور نے دعا فرمائی اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا۔ انہی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ

مولانا قاضی کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول اور کاتب وحی ہیں



ہیں۔ اعاذنا اللہ منکم۔

تیسرا طعن۔ حضرت عائشہؓ نے روضہ مطہرہ میں اپنے باپ اور حضرت عمرؓ کو دفن کرنیکی اجازت دی۔ حالانکہ اس مکان کی آپ اکیلی مالک نہ تھیں۔ تمام ورثا کا حق تھا۔

جواب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں ازواج مطہرات کو الگ الگ مکان دیکر ان کو ان کا مالک کردیا ہوا تھا۔ چنانچہ یہ حجرہ جو مدفن رسولؐ وخلفاء رسولؐ ہے۔ حضرت عائشہؓ کا حجرہ تھا جو ان کی ملکیت تھا۔ اس لیے ان کو اختیار تھا۔ کہ اپنے باپ اور حضرت عمرؓ کی وہاں مزارات کی اجازت دیں۔ اگر عائشہؓ کی ملکیت نہ تھی۔ تو حضرت امام حسنؓ نے اپنی مزار کے لئے حضرت عائشہ سے کیوں اجازت طلب فرمائی۔ (یہ روایت کتب شیعہ میں موجود ہے) قرآن سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حجرات ازواج مطہرات کی ملکیت تھے۔ جہاں وہ بستی تھیں۔ قرآن میں ہے۔ وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ (تم اپنے مکانوں میں بیٹھی رہو) اگر بیوت ازواج کی ملکیت نہ ہوتے تو فِی بُیُوتِ النَّبِیِّ ہوتا۔ غرض یہ اعتراض نہ تو جناب امیر علیہ السلام نہ دیگر ائمہ اہل بیت کو سوجھا اب شیعہ ایسے بیہودہ اعتراضات اٹھانے لگے ہیں۔ ہم تو یہی کہینگے ؎

کون سنتا ہے کہانی تیری امیار غلط ٭ کیوں بغل میں لئے پھرتا ہے یہ طومار غلط

اب ہم حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کو شیعہ صاحبان سخت مطعون کرتے ہیں

حضرت امیر معاویہؓ

شیعہ صاحبان حضرت معاویہؓ کو بہت کوستے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے جناب امیر علیہ السلام سے جنگ کی۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ کہ یہ ناگوار واقعہ طرفین کی اجتہادی رائے کی وجہ سے ہوا۔ وہ باہم جدی بھائی تھے۔ اصحاب رسولؐ تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی بھی تھے۔ حضورؐ کے سالا بھی تھے۔ آپ کی شان میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ حضورؐ سے آپ نے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ پھر اس ایک واقعہ سے جس کا خاتمہ صلح پر ہوا۔ آپ کو برا کہنا۔ اپنے نامہ عمل کو سیاہ کرنا ہے۔ بھائیوں کے درمیان تنازعات ہوا کرتے ہیں۔ اور صلح وصفائی بھی ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن ایک اجنبی شخص کا حق نہیں ہے۔ کہ اس تنازعہ کی وجہ سے ایک کو برا بھلا کہے۔

حضرت یوسفؑ پر ان کے بھائیوں نے کس قدر مظالم توڑے۔ اور تکلیف دی تھی لیکن

مفسر قرآن شارح حدیث علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



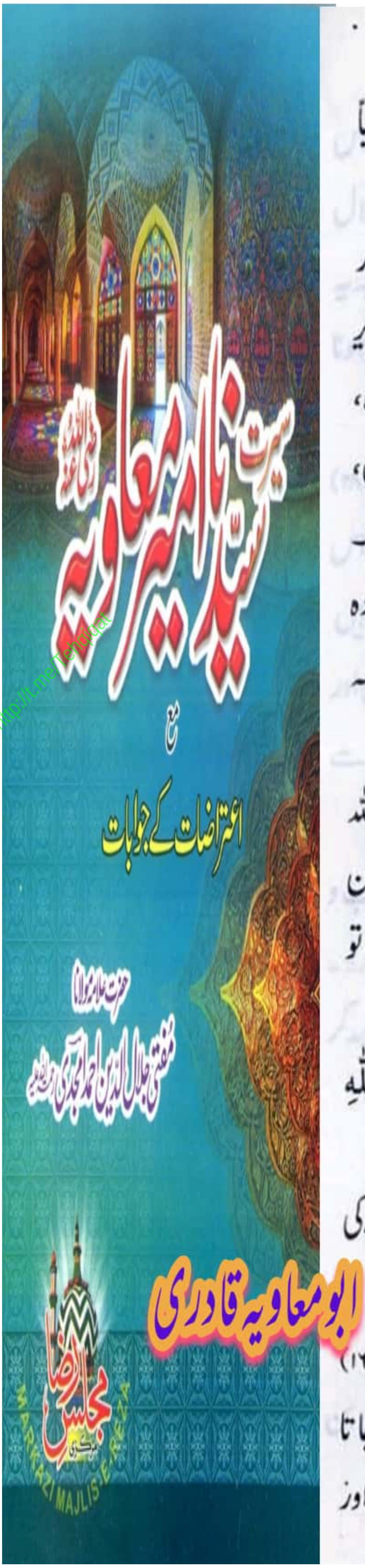
حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب رضی اللہ عنہما، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موقر صحابی، کاتب وحی الٰہی اور تمام مسلمانوں کے ماموں ہیں کیونکہ آپ کی ہمشیرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہیں۔

آپ اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے اور پچیس سال کی عمر کو پہنچ کر ۷ ہجری میں اس وقت اسلام قبول کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر قضاء ہو جانے والے عمرہ کو ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے۔ اسلام سے مشرف ہونے کے بعد مروہ پہاڑ کے قریب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کاٹنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ اس وقت چونکہ آپ کے والدین ابوسفیان اور ہند اسلام نہیں لائے تھے، اس لئے آپ نے ان کے خوف سے اپنے اسلام کو مخفی رکھا۔ ۸ ہجری میں جب فتح مکہ کے بعد آپ کے والدین اور بڑے بھائی یزید بن ابی سفیان نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے بھی اپنے اسلام کا اظہار کر دیا۔ ۸ ہجری میں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شرکت کی۔

حضرت معاویہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عام خط وکتابت اور قرآن کریم کی کتابت پر مامور تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دعا دی اور فرمایا: اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے سبب سے لوگوں کو ہدایت دے۔ (ترمذی) حافظ ابن حجر عسقلانی نے ابویعلیٰ کی سند کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ حضرت معاویہ نے کہا: ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرا رہا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو سے فارغ ہو کر میری طرف دیکھا تو فرمایا: اے معاویہ! جب تمہیں کسی جگہ کا حکم بنایا جائے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل سے کام لینا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس وقت سے یقین ہو گیا تھا کہ مجھے حکومت کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔

فقیہ ملت مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ فضائل دفاع امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مشتمل اپنی تصنیف میں آپ کو کاتب وحی و خطوط لکھتے ہیں



ہیں۔'' یہ صحیح نہیں اس لئے کہ یزید حضور اقدس ﷺ کے وصال فرمانے کے تقریباً ۱۵ سال بعد ۲۵ ہجری میں پیدا ہوا۔ (سوانح کربلا)

۲- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کے کاتب وحی بھی رہے اور کاتب خطوط بھی۔ امام مفتی حرمین احمد بن عبداللہ بن محمد طبری خلاصۃ السیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے تیرہ کاتب تھے۔ خلفائے اربعہ، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، ابی بن کعب، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید بن العاص، حنظلہ بن ربیع اسلمی، زید بن ثابت، شرحبیل بن حسنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم۔ لیکن ان لوگوں میں حضرت امیر معاویہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما اس خدمت کو زیادہ انجام دیتے تھے۔ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی شرح میں فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کے کاتب وحی رہے۔ (الناہیہ ص ۱۶)

۳- حضرت ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مخصوص شاگردوں میں سے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز افضل ہیں یا حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہما) تو حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

غُبَارٌ دَخَلَ فِیْ اَنْفِ فَرَسِ مُعَاوِیَةَ حِیْنَ غَزَا فِیْ رِکَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ کَذَا عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ۔

حضور ﷺ کے ساتھ جہاد کے موقع پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں جو غبار داخل ہوا وہ ایسے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔

(الناہیہ ص ۱۶)

برادرانِ اسلام! حضرت عمر بن عبدالعزیز وہ ہیں کہ جن کو امام الہدیٰ کہا جاتا ہے۔ خلفائے راشدین میں پانچویں خلیفہ کی حیثیت سے ان کو شمار کیا جاتا ہے اور

فقیہ ملت مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہیں اور کاتب خطوط بھی



وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ ۔(رواہ احمد فی مسندہ) یعنی اے اللہ! تو معاویہ کو کتاب (قرآن کریم) اور حساب کا علم عطا فرما اور انہیں عذاب سے بچا۔

(الناہیہ ص ۱۴ تصنیف عارف باللہ حضرت علامہ عبدالعزیز فرہاروی مولف نبراس شرح شرح العقائد للنسفی)

اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عُمیرہ صحابی مدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًّا وَاهْدِبِهِ النَّاسَ ۔ (رواہ الترمذی) اے اللہ! معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا دے۔ یعنی ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۷۹)

اور خدائے عز و جل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے تو ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہادی بھی ہوئے اور مہدی بھی اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت بھی ہوئی تو ایسی ذات کو برا بھلا کہنا یقیناً اللہ و رسول کی ناراضگی کا سبب ہوگا۔

اور ابن ابی شیبہ مصنف میں و طبرانی معجم کبیر میں عبدالملک بن عمیر سے روایت کرتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا مُعَاوِيَةُ اِذَا مَلَكْتَ فَاَحْسِنْ۔ اے معاویہ! تم بادشاہ ہو جاؤ تو لوگوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۳۲)

انتباہ:

عوام میں جو مشہور ہے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کو کندھے پر لئے جا رہے ہیں تو حضور نے فرمایا جنتی جہنمی کو لئے جا رہے ہیں۔'' یہ صحیح نہیں اس لئے کہ یزید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے تقریباً ۱۵ سال بعد ۲۵ ہجری میں پیدا ہوا۔ (سوانح کربلا)

۲- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے اور کاتب خطوط بھی۔ امام مفتی حرمین احمد بن عبداللہ بن محمد طبری خلاصۃ السیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ کاتب تھے۔ خلفائے اربعہ، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، ابی بن کعب، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید بن العاص، حنظلہ بن ربیع اسلمی، زید بن ثابت، شرحبیل بن حسنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم۔ لیکن ان لوگوں میں حضرت

مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے

سِیرَۃُ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اردو ترجمہ

بَذلُ القُوَّۃ فی حوادث سِنی النُبُوَّۃ

مؤلف

شیخ کبیر علامہ شہیر حضرت مخدوم مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ

المتولد ۱۱۰۴ھ المتوفی ۱۱۷۴ھ

ترجمہ

مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی

ناشر مظہر علم - کالا خطائی روڈ شاہدرہ لاہور

(۱۱۱) حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے کچھ دنوں بعد، حضرت اَمیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ ؁ بن اَبُوسُفیان صخر بن حَرب قُرَشی اَمَوِی بھی، فتحِ مکہ کے دنوں میں ایمان لے آئے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ اپنے والد ماجد سے بہت عرصہ پہلے، صلحِ حُدَیبِیہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ایمان قبول کر لیا تھا لیکن انہوں نے اپنے ایمان کو چھپائے رکھا اور فتحِ مکہ کے دنوں میں اس کو ظاہر کر دیا۔

(۱۱۲) حضرت یَزید بن اَبِی سُفیان رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

فتحِ مکہ کے ایام میں، حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کے باپ کی جانب سے بھائی حضرت یَزید بن اَبِی سُفیان رضی اللہ عنہ ؁ بھی دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ جَلیلُ القَدر صحابہ میں سے تھے اور "یَزیدُ الخَیر" کہلاتے تھے۔ اَبُوالحَکم کنیت تھی۔

حضرت اَبُوسُفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سب سے اَفضل آپ رضی اللہ عنہ تھے۔

ابو معاویہ قادری

؁ حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ مشہور روایت کے مطابق بِعثَتِ نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے اور ۶۰ھ میں وِصال فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔ عالی نسب، فصیح، حلیم اور باوقار اَفراد میں سے تھے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کے بھائی یَزید بن اَبُوسُفیان رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر مقرر فرمایا۔ حضرت عُثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے عہدے کو برقرار رکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت نہ کی اور بعد میں ان سے جنگ کی نوبت آئی۔ حضرت شیرِ خُدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حَسن رضی اللہ عنہ نے ان سے صلح فرمائی اور تمام لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی اَمارت پر مجتمع ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیس سال گورنر اور تقریباً بیس سال ہی امیر رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ دراز قد، سفید رنگ، بڑے سر والے تھے جس کے اَطراف سے بال اڑے ہوئے تھے۔
الاصابہ جلد ۳، صفحہ ۴۳۳، ۴۳۴

؁ حضرت یَزید بن اَبی سُفیان رضی اللہ عنہ فتحِ مکہ کے روز ایمان لائے جنگِ حُنَین میں شرکت فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو مالِ غنیمت سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ (چاندی) عطا فرمائی جس کا وزن حضرت بِلال رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ ۱۸ھ میں عَمواس کے طاعون میں آپ رضی اللہ عنہ نے وِصال فرمایا الاستیعاب علی حاشیہ الاصابہ جلد ۳، صفحہ ۶۳۹، ۶۵۰

علامہ سید سعادت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



764

ارشاد ہوا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ "اور اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا، پس نبی معظم ﷺ نے اعلان کیا کہ اب پہرہ دینے اور میری فکر کی ضرورت نہیں کہ جس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس نے اپنے فضل و کرم سے میری حفاظت کا ذمہ بھی لے لیا ہے اور بے شک وہ "خَيْرُ الْحٰفِظِيْنَ" ہے،

ان جاں نثار محافظین اور پہرہ داروں میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت سعد بن معاذ انصاری، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت ذکوان بن عبداللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عباد بن بشر، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت بلال، حضرت مغیرہ بن شعبہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔

کاتبین وحی

صاحب قرآن ﷺ نے نزول وحی کے ساتھ ہی قرآن کریم کی حفاظت کے اہتمام کا آغاز کردیا تھا، اس مقصد کے لئے، آپ خود آیات قرآنیہ یاد کرلیا کرتے اور صحابہ کرام کو یاد کرا دیا کرتے تھے، جب کہ صحابہ کرام کا محبوب ترین مشغلہ آپس میں قرآن کریم کا دور کرتے رہنا تھا، اس سے بڑھ کر خود اللہ رب العزۃ جل مجدہ اپنے کلام کا محافظ ہے، فرمایا گیا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝ "بے شک ہم نے قرآن کریم نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں، تا ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی کتابت کا بھی اہتمام فرمایا، اور جن صحابہ کرام کو یہ اہم ذمہ داری سونپی گئی ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت ثابت بن قیس، حضرت حنظلہ بن ربیع، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب، حضرت امیر معاویہ، حضرت ابوسفیان، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔

ابو معاویہ قادری

شعرائے دربار

ممدوح کائنات ﷺ کی منظوم و منثور مدح وثناء ہر دور میں عشاق کے لئے ذریعۂ سکون اور ایمان افروز رہا ہے، صحابہ کرام اپنے اپنے انداز میں یہ شرف حاصل کرتے رہتے تھے، جب کہ دربار نبوی کے مخصوص شعراء تین ہیں، جو نعت گوئی کے ساتھ ساتھ، اپنے محبوب ﷺ پر کافروں کے شاعرانہ حملوں کا منہ توڑ جواب دیا کرتے تھے، ان حضرات کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے،

مفتی نظام الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں۔

مذید اس کے علاوہ بھی مفتی صاحب نے حضرت امیر معاویہ کے متعلق عقیدہ اہلسنت بیان فرمایا



اور باغی ہونا امیر معاویہ کا کہیں ثابت نہیں ۱۲ مورخہ 7.12.33 ہمارے مذہب حنفی میں کہیں نہیں لکھا دکھا دو انعام حاصل کرو۔

اعتراض شیعہ:

حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ امیر معاویہ نے لڑائی کی اور اپنے بیٹے یزید کے لئے خلافت پر بڑا زور دیا اور باغی ہوا اور حضرت علی علیہ السلام کو یزید گالی دیتا تھا اس لئے ہم اس کو نہیں مانتے۔

جواب از خادم شریعت:

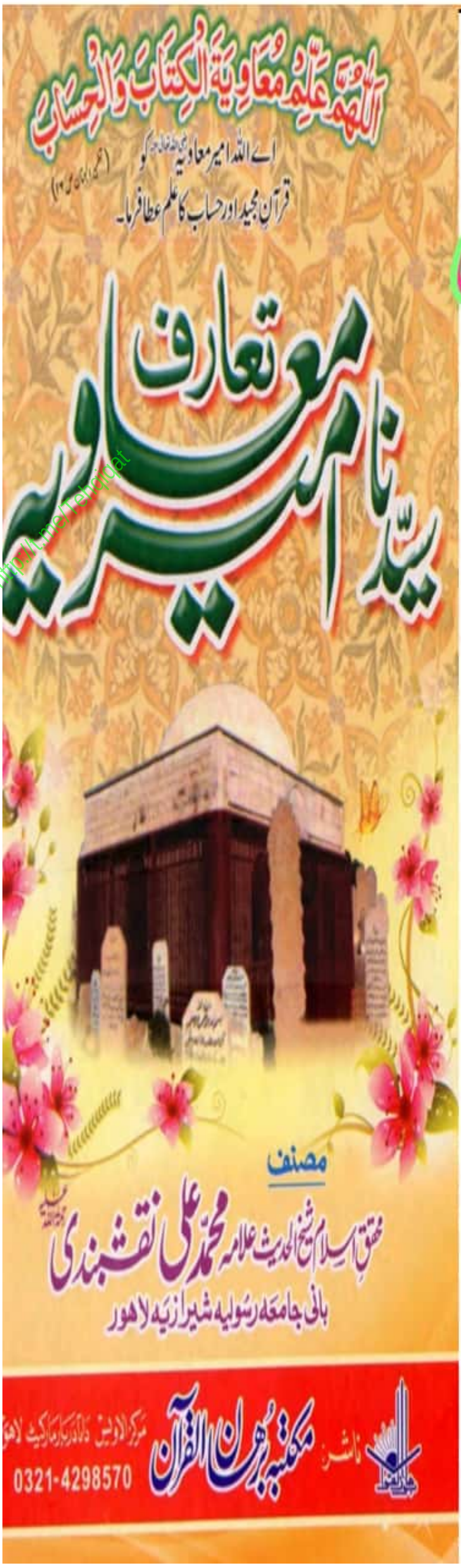
ہرگز ہوئے نہ مولوی عالی جناب کرم — کوچاٹ بیٹھے ساری سیاہی کتاب کی

جناب والا ہم کب کہتے ہیں کہ یہ فعل ان کا جائز یا اچھا تھا ہم تو کہتے ہیں کہ طرفین آپس میں جدی بھائی تھے اور حضرت معاویہ نبی علیہ السلام کا سالہ بھی تھا اور کاتب وحی [1] بھی اور واقعی ان کی آپس میں لڑائی بھی ہوئی اور بعد از جنگ وجدال آپس میں صلح اور صفائی بھی ہوئی۔ یہاں تک کہ حضرت اسد اللہ الغالب نے ان کو نصف یا کچھ حصہ ملک بھی عطا کر دیا اور ہر ملک اور ہر شہر یہ اشتہار بھی دے دیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جو ہمارے درمیان لڑائی صفین میں ہوئی ہے وہ صرف اختلاف خون عثمان تھا اور نہ وہ توحید و رسالت و تصدیق ایمان میں ہمارے برابر ہے خدا اور رسول کے ماننے میں نہ وہ ہم سے زیادہ نہ ہم ان سے زیادہ۔ معاملہ واحد ہے دیکھو نہج البلاغت صفحہ ۵۱ جلد ۲ مطبوعہ مصری۔ "ربنا واحد ونبینا واحد ودعوتنا فی الاسلام واحدۃ ولا نستزید ھم فی الایمان باللہ التصدیق برسولہ ولا یستزیدوننا" اور علاوہ اس کے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان کی بیعت کرنا اور ان سے ہزار ہا روپیہ وصول کر کے اپنے کام میں خرچ کرنا اور فرمایا کہ یہ میرے شیعوں سے بہتر اور اعلیٰ ہے اور امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا کہ یہ ہمارے خاندان سے ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا کہ ان کو گالی مت دو اور علاوہ اس کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے طرح طرح کی تکلیفیں دیں لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو معاف کر دیا اس لئے حق نہیں کہ ان کو برا کہیں اور ایسا ہی حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی اسد اللہ الغالب کے درمیان تنازعہ ہوا اور حضرت مائی صاحبہ [2] کی زبان سے ان

---

[1] معاویہ بن سفیان اصحابی اسلم قبل الفتح و کتب الوحی ومات فی رجب سنۃ ستین وقد قارب الثمانین ۱۲ نقل از تقریب التہذیب صفحہ ۲۵۷ مطبوعہ نولکشور۔ یعنی معاویہ بن سفیان صحابی ہے پہلے فتح مکہ کے اسلام لایا تھا اور کاتب وحی اور منشی نبی علیہ السلام کا تھا اور خادم شریعت عفی عنہ [2] قالت امیر المومنین علیہ السلام یا ابن ابی طالب اشتملت شملۃ الجنین وقعدت حجرۃ الظنین اور حق الیقین کی یہ عبارت ہے خطا بہائے درشت با سید اوصا نمود کہ مانند جنین دررحم پردہ نشین شدہ۔ و مثل خائناں درخانہ گریختہ یعنی اے ابی طالب کے بیٹے بچہ شکم کی طرح چھپ کر بیٹھا ہے اور خائنوں کی طرح گھر میں گھسا ہوا ہے نعوذ باللہ۔

شیعہ مذہب کے رد میں 17 جلدوں پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا لکھنے والے محقق اسلام شیخ الحدیث علامہ محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی اور امین الرسول لکھتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر معاویہ معاویہ رضی تعالیٰ نے کے فضائل و دفاع میں 2 جلدوں پر مشتمل "دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ" بھی لکھی ہے



سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف 11

ابو معاویہ قادری

سبب تالیف

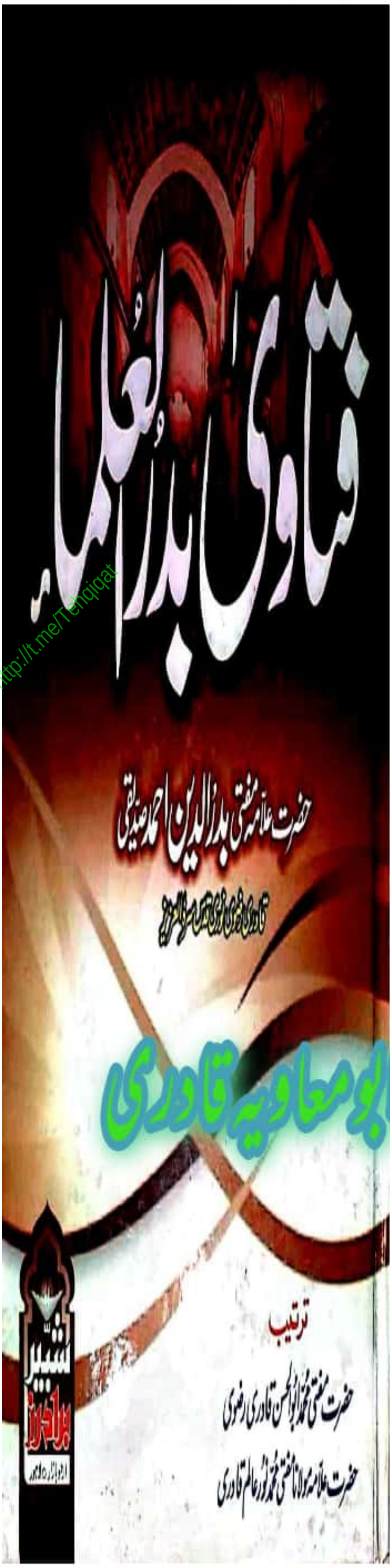
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

اما بعد! راقم الحروف قبل ازیں حضرت امیر معاویہ کے فضائل و مناقب اور آپ کی ذات پر کیے گئے جملہ اعتراضات و شبہات کے دندان شکن جوابات پر مشتمل دو عدد ضخیم مجلدات بنام "دشمنانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا علمی محاسبہ" لکھ چکا ہے۔ جو چھپ کر بازار میں آ گئی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب کو از اول تا آخر پڑھنے والا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر کیے گئے تمام اعتراضات و شبہات کا تفصیلی اور تحقیقی جواب پا کر مطمئن ہو جاتا ہے اس موضوع پر آج تک اس قدر تفصیل و تحقیق کے ساتھ شاید ہی کوئی کتاب تصنیف ہوئی ہو۔

اس کام سے فراغت کے بعد جب اس ناچیز کی ملاقات حضور قبلہ عالم آقائی و مولائی حضرت کیلیانوالہ شریف سے مولانا شیخ بشیر احمد صاحب چمڑا منڈی کے مکان پر ہوئی۔ تو جناب والا نے ارشاد فرمایا۔ مولوی صاحب! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایسے کاتب وحی اور امین الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں و بے باکیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور بے ادب و گستاخ پہلے سے زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ لہٰذا ان احادیث میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک ایسا مختصر رسالہ لکھا جانا ضروری ہے۔ جس میں سوال و جواب کی طویل و تفصیلی ابحاث کی بجائے مختصر طریقہ سے قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور اقوالِ ائمہ اہل بیت سے جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ

بدر العلماء مولانا مفتی بدر الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل الشان صحابی اور منشی (کاتب) ہیں



فتاویٰ بدر العلماء ﴿۱۱۵﴾ کتاب العقائد

ایمان وعقیدہ خراب نہ ہو جائے؟

الجواب : اللھم ھدایۃ الحق والصوب حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار مصطفےٰ ﷺ کے جلیل الشان صحابی اور منشی ہیں، حدیث کی مشہور ومعروف کتاب مشکوۃ شریف ہے۔جس کے آخر میں محدث شیخ ولی الدین رازی عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث بیان کرنے والے چند صحابہ کی ایک مختصر فہرست شامل کی ہے اسی فہرست میں حرف المیم فصل کا پہلا حرف میم ہے۔اس عنوان کے نیچے حضرت محدث ولی الدین تحریر فرماتے ہیں:معاویہ بن ابی سفیان القرشی الاموی کان ھو وابوہ من مسلمۃ الفتح وھو احد الذین کتبوا لرسول اللہ ﷺ وروی عنہ ابن عباس ابوسعید رضی اللہ تعالی عنھم "[مشکوۃ شریف ص:٦١٧] ۔یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان قریش قبیلہ بنی امیہ میں سے ہیں آپ اور آپ کے والد ماجد حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فتحِ مکہ کے دن مسلمان ہو کر سرکار مصطفےٰ ﷺ کی غلامی میں داخل ہوئے، آپ بارگاہ رسالت کے منشی تھے، حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے سرکا مصطفےٰ ﷺ کی حدیثیں سنی ہیں۔اس حوالہ سے دن دوپہر کی طرح خوب واضح ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے صحابی ہیں اور حضور کے دربار کے منشی بھی ہیں۔حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت امیر معاویہ کو صحابی رسول مان کر ان سے حضور کی حدیث سنی اور قبول کی۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صحابہ کے متعلق اعلان فرماتا ہے ﴿وکلا وعد اللہ الحسنیٰ﴾ (پ:۲۷،آیۃ:۱۰،سورۃ حدید)یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام صحابیوں سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔سرکار مصطفےٰ ﷺ اپنے صحابیوں کے حقوق بیان کرنے کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں:[اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوالعنۃ اللہ علی شرکم] (مشکوۃ شریف ص:۵۵۴)یعنی (اے مسلمانو)!جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابیوں کو برا کہتے ہیں تو ان سے برملا کہہ دو تمہاری بدگوئی پر خدا کی پھٹکار پڑے، یہ حقوق تو عام صحابیوں کے ہیں۔اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ایک جلیل القدر فقیہ صحابی ہیں ان کے حقوق تو اور زیادہ ہیں۔اور جلالت شان کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ۴۱ھ میں شہزادۂ رسول سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سارے جہاں کے مسلمانوں کا خلیفہ اور حاکم اعلیٰ بنایا اور خود ان کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور شہزادۂ اصغر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ کا خلیفہ ہونا ان کی زندگی بھر تسلیم فرمایا۔یہ

علامہ مہر محمد خاں ہمدم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فصیح و بلیغ، امین، خوش خط کاتب، فقیہ، کاتب وحی اور کاتب خطوط تھے

علامہ ہمدم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و دفاع میں مکمل مضمون لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ

شانِ حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہمدم

ہدیہ ڈھائی روپے

۵۰

رب العزت فرماتا ہے۔ کہ تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ ہو چکا ہے۔ ان کے لئے تقوای و طہارت لازم ہے۔ وہ سب سچے ہیں اللہ ان سے راضی ہے وہ اللہ سے راضی ہیں ان سے جلنے اور عناد رکھنے والے کفار ہیں۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ اس پر دال ہے۔ جو فضائل حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کے فرمائے ان سب فضائل کے حضرت امیر معاویہ جامع ہیں دیکھو گذشتہ بحث۔

حضور علیہ السلام نے جسقدر فضائل اپنے قرابتداروں کے فرمائے ہیں۔ ان سب میں یہ بھی داخل ہیں۔ آپ کے کچھ خصوصی فضائل بھی ہیں جو ہم عرض کرتے ہیں۔

- حضرت امیر معاویہ حضور کے کاتب وحی اور کاتب خطوط تھے۔ جو نامہ و پیام حضور سلاطین سے فرماتے اور اپنے کاتبوں سے لکھواتے ان میں حضرت امیر معاویہ بھی شامل ہیں۔ (مسلم)
- آپ نہایت ہی فصیح و بلیغ۔ امین۔ خوشخط کاتب تھے

حضرت امیر معاویہ مجتہد صحابی تھے اور مجتہد کا مقام غیر مجتہدین سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور کاتب وحی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقائد کے جھگڑوں کے خاتمے اور صراط مستقیم کی پہچان کیلئے

شرح احادیث بخاری فی فضائل محبوب باری ﷺ

تالیف مبارکہ:

حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ نقوی الحسینی بھاکھری حافظ آبادی

(سجادہ نشین دربار عالیہ منڈیالہ شریف ضلع گوجرانوالہ)

ناشر: مکتبۃ الحسنین - حافظ آباد

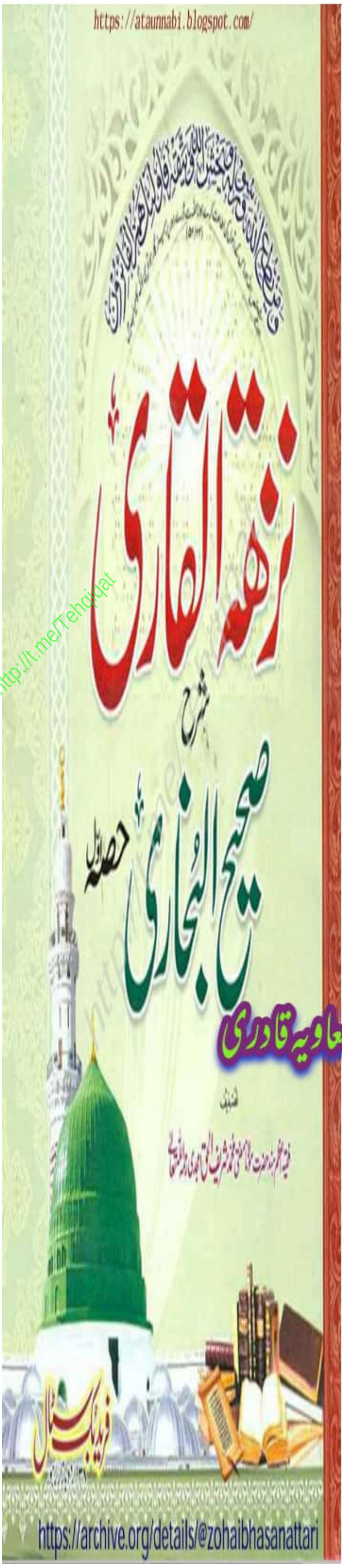
فون: 0547-520732

ہی پاؤ گے۔

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ اختلافات ہوں گے۔ جنگیں ہوں گی مگر سب کے سب مسلمان ہوں گے ہدایت والے ہوں گے کوئی بھی گمراہ نہیں ہوگا یعنی کفر و شرک سے پاک ہوں گے اور ہر دو گروہ صحابی ہوں گے مگر بعض بعض پر فضیلت رکھتے ہوں گے مگر سب نورانی ہوں گے تو اس پر ہر اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ فضیلت کے اعتبار سے اور درجات میں علی شیر خدا افضل ہیں مگر امیر معاویہ یا دیگر صحابہ کرام جو ان کیساتھ تھے ان کو گالیاں دینا یا تبرا بازی کرنا قطعاً درست نہیں ہے بلکہ توہین و تذلیل کرنے والا ملعون ہے اور اہل سنت سے خارج ہے اور پھر حدیث کے الفاظ پر غور کیا جائے تو مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں صحابہ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا جو میرے بعد ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان اختلافات کا علم تھا کہ ایسا ایسا ہوگا اس کے باوجود امام الانبیاء نے فرمایا ہر گروہ مسلمان ہے جیسا کہ حدیث کے الفاظ ہیں کہ میرا حسن مسلمانوں کے دو گروہوں میں (بڑی جماعتوں میں) صلح کرا دے گا تو فرمان رسول ﷺ سے یہ بات واضح ہوئی کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ جو صحابہ تھے اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ جو صحابہ کرام یا دیگر مسلمان تھے۔ وہ سب سچے پکے مسلمان تھے۔ جو ان کے ایمان میں شک کرے گا۔ وہ مسلمان نہیں کافر ہوگا کیونکہ حدیث رسول ہے کہ اگر کسی مسلمان کو کافر کہا جائے تو کفر لوٹ آتا ہے اس لئے توہین امیر معاویہ گمراہی اور ذلالت کی دلیل ہے اور ان کے ایمان کا انکار کفر ہوگا۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ فضیلت میں علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم افضل ہیں۔ حضرت امیر معاویہ سے کوئی مقابلہ نہیں ہے اور حضرت امیر معاویہ سے اجتہادی غلطی ہوئی ہے جس سے آپ کی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا امیر معاویہ سے صلح کرنا اور امام حسن کا صلح کرنا آپ سے وظیفہ لینا اس بات کی مضبوط ترین دلیل ہے کہ آپ سچے پکے مسلمان اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں، کاتب وحی ہیں۔ اگر کوئی معاملہ گڑبڑ ہوتا تو نہ ہی جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور نہ ہی امام حسن رضی اللہ عنہ صلح کرتے۔

فقیہ اعظم ہند شارح بخاری مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

بہت سے حضرات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب وحی ہونے کے قائل ہیں



(٦٠) حدیث: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ

قَالَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خَطِیْبًا یَقُوْلُ

حمید بن عبد الرحمٰن نے کہا میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے۔

تشریحات (٥٩)

کسی کار خیر کے لئے دن مقرر کرنا (١) اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی اچھے کام کیلئے شرعاً وقت مقرر نہ ہو تو اس کے لئے از خود، دن مقرر کرنا صحابہ کی سنت ہے۔ اسی کے پیش نظر اہلسنت، میلاد شریف، عرس، فاتحہ کے لئے دن تاریخ مقرر کرتے ہیں ۔۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہے کہ جب کسی کام کیلئے دن وقت مقرر ہوتا ہے تو لوگ پہلے سے اپنے ضروری کام انجام دیکر اس وقت کو محفوظ رکھتے ہیں۔

اتنا لمبا وعظ نہ کہا جائے نہ لوگ اکتا جائیں (٢) اس سے معلوم ہوا کہ وعظ تقریر اتنی لمبی نہ کی جائے کہ سننے والے اکتا جائیں۔ اعتبار صرف ان لوگوں کے اکتانے نہ اکتانے کا ہے جو دینی ذوق رکھتے ہیں۔ ہر کس و ناکس عوام کالانعام کا نہیں۔

تشریحات (٦٠)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (١) یہ حضرت ابو سفیان کے صاحبزادے بہت مشہور و معروف صحابی ہیں۔ اور اول ملوک اسلام ہیں۔ انکی ولادت ہجرت سے آٹھ سال پہلے ہوئی۔ یہ بھی ان چند صحابہ میں سے ہیں جن کے والدین کو بھی دولت اسلام نصیب ہوئی۔ مشہور یہ ہے کہ یہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ لیکن انھوں نے خود یہ بتایا کہ میں عمرۃ القضاء کے پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ مگر ماں کے ڈر سے ظاہر نہ کر سکا[١]۔

غنائم حنین سے ان کو بھی سو اونٹ اور چالیس اوقیے چاندی مرحمت فرمایا تھا۔ یہ اسلام لانے کے بعد مقرب بارگاہ ہو گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین میں یہ بھی ہیں۔ بلکہ بہت سے حضرات اس کے بھی قائل ہیں کہ یہ کاتب وحی بھی تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائیں دی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا وَّ مَھْدِیًّا وَّاھْدِ بِہٖ[٢]۔ اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا اور اسکے ذریعے سے ہدایت دے۔

اور ارشاد فرمایا۔

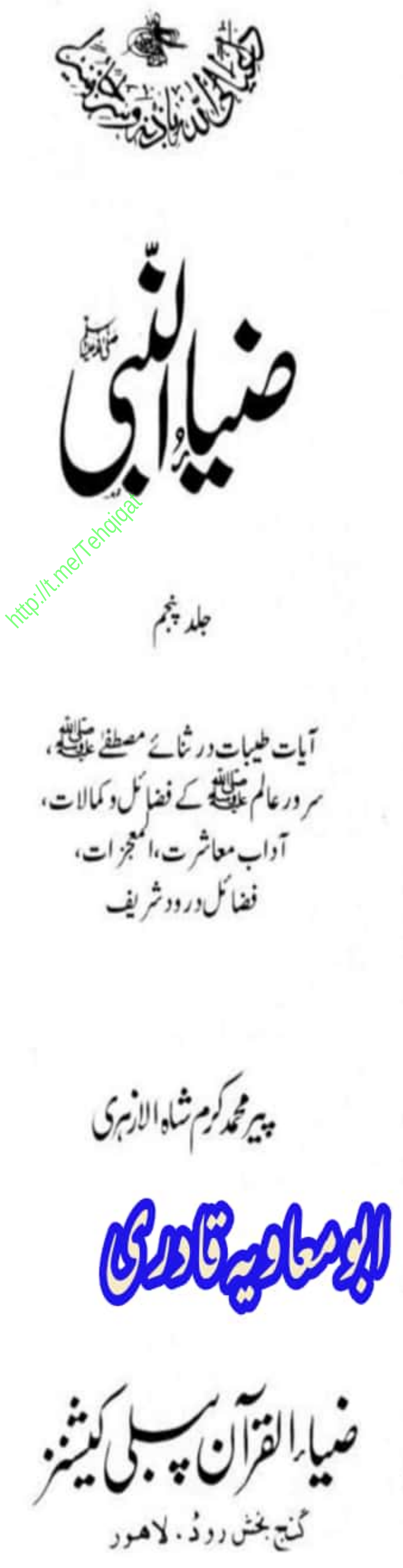
اَللّٰھُمَّ عَلِّمِ الْمُعَاوِیَۃَ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِہِ الْعَذَابَ[٣]۔ اے اللہ معاویہ کو کتاب اللہ اور حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرایا۔ تو فرمایا۔ اے معاویہ، اگر تم اس چیز یعنی حکومت کو پاؤ تو اللہ سے ڈرنا

١۔ اصابہ وغیرہ۔ ٢۔ ترمذی۔ ٣۔ اسد الغابہ۔

پیر کرم شاہ الازہری صاحب لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی آپ کے سسرال میں سے اور آپ کے کاتب اور اللہ تعالیٰ کی وحی کے امین تھے



992

ابو ایوب السختیانی نے فرمایا: جس شخص نے ابو بکر صدیق سے محبت کی اس نے اپنے دین کو قائم کر لیا۔ جس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی اس کے لئے صراط مستقیم واضح ہو گئی۔ اور جس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی اس نے اللہ کے نور سے روشنی حاصل کی اور جس نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی اس نے مضبوط رسی پکڑ لی۔ جس نے حضور کریم ﷺ کی تعریف کی وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔ اور جو کسی صحابی کی عیب چینی کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔ وہ سنت کے بھی مخالف ہے اور سلف صالحین کے بھی خلاف ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس کا عمل آسمان کی طرف بلند نہیں کیا جائے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے لوگو سن لو! میں ابو بکر سے راضی ہوں تم بھی اسے اچھی طرح جان لو۔ اے لوگو میں عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد، سعید اور عبد الرحمٰن بن عوف علیہم الرضوان سے راضی ہوں تم بھی اس حقیقت کو پہچان لو۔(1)

حضور ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو اور اہل مدینہ کو معاف کر دیا ہے۔ اے لوگو! میرے صحابہ کے بارے میں، میرے سسرال کے بارے میں اور میرے دامادوں کے بارے میں میری عزت و تکریم کا خیال رکھا کرو۔

ایک آدمی نے معافی بن عمران کو کہا کہ عمر بن عبد العزیز کا درجہ امیر معاویہ سے بہت بلند ہے۔ تو انہوں نے کہا حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے ساتھ کسی کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے صحابی تھے۔ حضور ﷺ کے سسرال سے تھے۔ آپ کاتب وحی تھے اور اللہ تعالیٰ کی وحی پر آپ امین تھے۔

ایک جنازہ حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ حضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، فرمایا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض کیا کرتا تھا اس لئے اس کو اللہ تعالیٰ نے مبغوض بنا دیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا: اگر ان سے غلطی ہو جائے تو معاف کر دو اگر وہ اچھا کام کریں تو اس کو قبول کرو۔

حضور ﷺ نے فرمایا، جو میرے صحابہ کا ادب ملحوظ رکھے گا، روز محشر میں اس کا محافظ ہوں گا۔ جو میرے صحابہ کا ادب ملحوظ رکھے گا وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا۔ جو

1۔ الشفاء، جلد 2، صفحہ 617

رئیس العلماء مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل ایک رسالہ لکھا جس میں آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے اور ثابت کرتے ہیں

﴿۱۹﴾

﴿۱﴾

فضائل

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

از قلم

رئیس العلماء حضرت علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی علیہ الرحمۃ

ناشر

مرکزی مجلس رضا لاہور (پاکستان)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کتابت وحی

مؤرخین کا اتفاق ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منجملہ ان کاتبین کے تھے جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں کتابت کے کام پر متعین تھے۔

چنانچہ عبدالمنعم خاں صاحب نے "مکاتیب رسول" (صلی اللہ علیہ وسلم) میں طبقات ابن سعد جلد اوّل کے حوالے سے بعض مکتوبات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ ملاحظہ ہو "مکاتیب رسول" بحوالہ طبقات ابن سعد جلد اوّل صفحہ نمبر ۲۲۶۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: "معاویة بن صخر خال المؤمنین و کاتب وحی رب العلمین" (البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ ص ۱۱۷)

ترجمہ: "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومنوں کے ماموں اور کاتب وحی الٰہی تھے"۔

تشریح: چونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور اُم المومنین تھیں۔ اس لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مونوں کے ماموں ہوئے۔ حضرت الشیخ عارف باللہ علامہ عبدالعزیز پرُہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب نبراس لکھتے ہیں کہ (۱)

"حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے"۔ (الناہیہ عن طعن معاویہ لعلامہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ)

امام مفتی حرمین احمد بن عبداللہ بن محمد الطبری نے لکھا ہے کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تیرہ حضرات تھے، اُن میں سے حضرت معاویہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس بارے

(۱) ان کے حالات میں لکھا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ان کو بند کمرے میں بغیر دروازہ کھولے قدرتی طور پر باہر سے آکر مستفید فرمایا تھا تو پھر ان کے علم کا یہ عالم تھا کہ ۲۷ علوم میں ماہر ہوئے۔

حضرت مولانا پیر غلام دستگیر نامی رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے یہ رسالہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب اور دفاع میں لکھا اس میں آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب لکھا جس میں آپ وحی و خطوط کی کتابت فرماتے



اور وہ بالکل پاک و صاف ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے آپ کو اپنا کاتب بنا لیا اور وحی و خطوط نویسی جیسا ذمہ داری کا کام ان کے سپرد فرمایا۔ پھر یہ برابر نہایت سرگرمی سے اشاعت اسلام میں کوشاں رہے حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے ان کی قابلیت پر نظر کر کے ان کو شام کی گورنری پر مامور فرمایا اور یہ عہدہ کے لئے بڑے موزوں ثابت ہوئے چنانچہ آپ نے بیس برس تک نہایت خوبی اور کامیابی سے اس کے فرائض کو سرانجام دیا۔ اس سے پہلے ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے معاویہؓ کو مکہ کا حاکم مقرر فرمایا اس وقت ان کے والدین نے جو نصیحت کی وہ سننے کے لائق ہے۔

ماں کی نصیحت بیٹا اگرچہ تجھ سا آزاد آج تک کسی ماں نے نہیں جنا مگر تجھ کو حضرت عمرؓ کی مرضی کے موافق کام کرنا لازم ہے خواہ ان کا حکم تجھے اچھا لگے یا برا۔

باپ کی نصیحت بیٹا یہ مہاجرین قبول اسلام میں سبقت کرنے کی وجہ سے ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہم دیر لگانے کی وجہ سے پیچھے رہ کر ان کے محکوم بنے اب انہوں نے تجھ کو ایک بڑا کام سپرد کیا ہے تجھ کو کبھی ان کی خلاف رائے کام نہیں کرنا چاہیئے یہی اطاعت تمہیں ایک دن ان کے مقام تک پہنچا دے گی۔

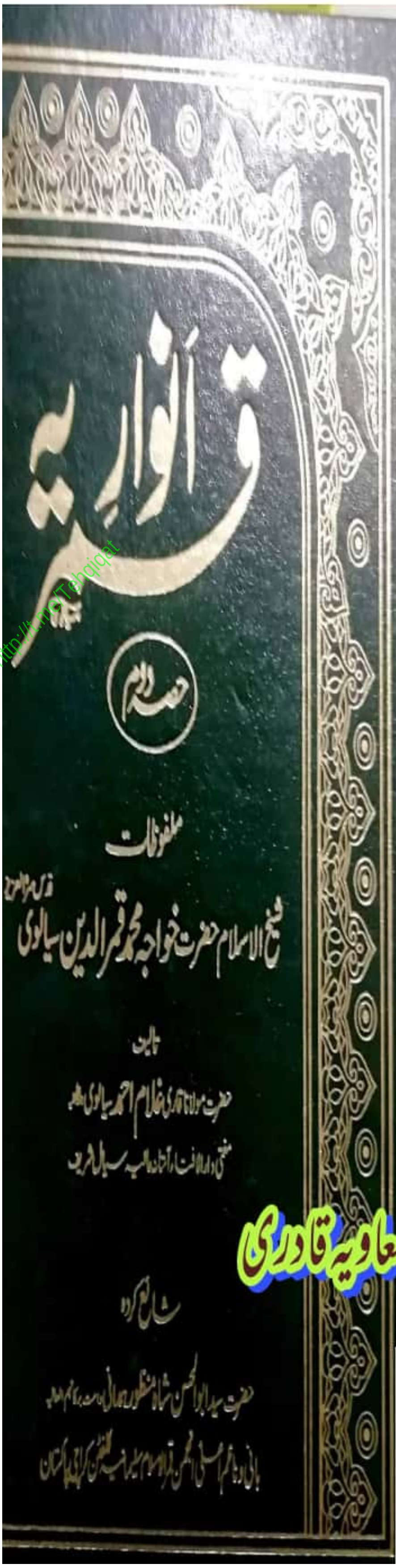
حضرت معاویہؓ اور احادیث نبوی علیہ السلام!

یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آپ حضور علیہ السلام کے کاتب تھے۔ حدیث کی کتابوں میں آپ سے ایک سو تریسٹھ حدیثیں مروی ہیں جن کو بعد میں ابن عمرؓ ابن زبیرؓ وغیرہ صحابہؓ اور حمید بن عبدالرحمٰن وغیرہ تابعین نے روایت کیا ہے۔

آپ کی فضیلت میں بھی بہت سی حدیثیں مشہور ہیں۔ ترمذی نے احادیث حسن کی ذیل میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے امیر معاویہؓ کی نسبت فرمایا کہ "الٰہی معاویہؓ کو

شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی، فقیہ کاتب وحی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امین ہیں



اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ.

اے اللہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کتاب اور حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں اور اولوا العزم صحابہ سے ہیں جنہوں نے روم کا تختہ الٹا اور مصر فتح کیا۔ حضرت امیر معاویہ ہی نے اسلام کا سکہ ان ملکوں میں بٹھایا۔ اسی طرح سلطنت ایران کا تختہ الٹا ہے۔ سنگین مقابلوں سے کفار کی طاقتوں کو پامال کر دیا۔ اسلام سے ٹکر لگانے والی تمام بڑی بڑی سلطنتوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ بڑے بڑے کافرانہ ملک کھوکھلے کر کے رکھ دیئے اور کافر ممالک ان کا لوہا مان چکے تھے بلکہ ماتحت ہو گئے۔ شام میں اسلامی سلطنت کی شان وشوکت کو دوبالا کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ رضی اللہ عنہ مدنی صحابی ہیں ان سے روایت ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّ مَهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهِ النَّاسَ. (رواہ الترمذی)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی۔ اے اللہ اسے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔

ابن ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا آپ کو امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی شک ہے کیونکہ انہوں نے وتر کی ایک ہی رکعت پڑھنا شروع کیا ہوا ہے۔ یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نماز تہجد کے ساتھ آخر میں وتر پڑھتے اور دو نفل کے ساتھ آخر میں ایک رکعت وتر کی ملا دیتے تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

أَصَابَ اَنَّهٗ فقيهة (رواہ البخاری وقال الشراح ای مجتھد)

یعنی وہ درستی پر ہے کیونکہ وہ فقیہہ ہے۔ (یعنی مجتہد صحابی ہے۔)

نیز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک

وسلم کے کاتب وحی رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں فرماتے یہ آیت فلاں سورۃ میں فلاں جگہ لکھو یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امانتی تھے، امین تھے۔ قرآن مجید کی آیات و بینات کے محرر و کاتب ہونا کتنا اعلیٰ مرتبہ اور عظیم الشان درجہ ہے۔ آپ نے تو انہیں اپنا امین بنایا اب کسی مسلمان کے دل میں ان کے متعلق شک و شبہ ہوجائے تو محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امین ماننا کس طرح تسلیم ہوگا۔

محقق اہلِ سنت مصنف کتبِ درسِ نظامی، شیخ الحدیث قاضی عبدالرزاق بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

کوئی کہے کہ وہ (سیدنا معاویہ) کاتب وحی نہ تھے تو اُس کی بات مانوں یا اکابر کی بات مانوں

(پھر آگے آپ نے کاتب وحی ہونے پر اکابر کی کتب سے حوالے بھی دیئے ہیں)

(نجوم التحقیق ص 110 مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی)



فائدہ جلیلہ:

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ولا ارتیاب ان دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجاب فمن کان ھذا حالہ کیف یرتاب فی حقہ"

(از مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱۱ ص ۴۳۸ جامع المناقب)

"اس میں کوئی شک نہیں کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء قبول ہو چکی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے دعاءِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت دینے والا بنایا اور ہدایت پر قائم رکھا اور اس کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت دی تو اس شخصیت کے بارے میں کیسے شک کیا جاسکتا ہے۔"

خدا کا خوف کیجئے!

جس شخص کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فقیہ اور صحابی رسول کہیں۔ اس کی فقاہت و صحابیت میں شک کرنے والے کیسے ہیں؟ جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں: اے اللہ! اسے کتابت کا علم عطا فرما' اسے حساب کا علم عطا فرما' اسے عذاب سے بچا۔ اس کے بارے میں شک کرنا کہ وہ عذاب میں مبتلاء ہوگا' اس سے بندہ اپنی عاقبت ہی خراب کرے گا۔

کوئی کہے کہ وہ کاتب وحی نہیں تھے تو اس کی بات کو مانوں یا اکابر کی بات کو مانوں۔ آیئے! اکابرین کی کتب' البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۱' اور مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۰۷' اور الاستیعاب تحت الاصابہ ج ۳ ص ۳۷۵، کا مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چل جائے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے۔

طلباء کرام بخاری شریف کے بین السطور میں کرمانی کے حوالہ سے آپ کے کاتب وحی ہونے کو دیکھیں۔ کیا تمام صحابہ کرام کاتب وحی تھے' کاتب وحی ہونا تو اضافی فضیلت ہے' حقیقی فضیلت تو صحابی ہونے میں ہے۔

شیخ الحدیث والتفسیر مفسر قرآن و شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی اور فصیح ہونے کے ساتھ بردبار اور باوقار تھے آپ کا قد لمبا اور رنگ سفید تھا

(تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری جلد 5 صفحہ 736)

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو (سورۂ حشر)

تفہیم البخاری

شرح

صحیح البخاری

حصہ پنجم (۵)

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی جامعہ رضویہ فیصل آباد

ناشر: محمد حبیب الرحمٰن رضوی جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ مظہر آباد فیصل آباد

ابو معاویہ قادری

ذِکْرُ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وفات : ۱۵۔ رجب سنہ ۶۰ھ مطابق ۷، اپریل سنہ ۶۷۹ء

آپ کا نسب یہ ہے۔ ابوعبد الرحمٰن معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی،، آپ اعلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے پیدا ہُوئے اور صلح حدیبیہ کے بعد مُسلمان ہُوئے لیکن اسلام چھپاتے رہے حتیٰ کہ فتح مکہ کے سال اسلام ظاہر کیا۔ وہ عمرۂ قضاء میں مسلمان تھے۔ لیکن اشکال یہ ہے کہ بخاری میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے عُمرۂ قضاء میں کہا کہ ہم نے حج کے مہینوں میں عمرہ کیا اور معاویہ اس وقت کافر تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر پہلی حدیث ثابت ہو کہ وہ عمرۂ قضاء میں مسلمان تھے تو سعد بن ابی وقاص نے ان کا ظاہر حال دیکھ کر یہ کہا ہوگا کیونکہ اس وقت امیر معاویہ اسلام کو مخفی رکھتے تھے اور سعد بن ابی وقاص ان کے اسلام پر مطلع نہیں تھے۔ چنانچہ امام احمد نے محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کے طریق سے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ امیر معاویہ نے کہا میں نے مروہ کے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ مُبارک کے بال کچھ چھوٹے کئے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ قینچی سے چھوٹے کئے لیکن اس میں مروہ کا ذکر نہیں اور مروہ کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عمرہ کر رہے تھے۔ کیونکہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں منیٰ میں سرِ مبارک کے بال منڈوائے تھے چھوٹے نہیں کرائے تھے اور بغوی نے محمد بن سلام جمحی کے طریق سے ابان بن عثمان سے ذکر کیا کہ امیر معاویہ منیٰ میں کمسن تھے اور اپنی ماں کے ساتھ تھے اچانک وہ پھسل کر گر گئے تو ان کی والدہ نے کہا اٹھو اللہ تجھے نہ اُٹھائے تو ایک اعرابی نے اُسے کہا ایسامت کہو بخدا! میں اسے دیکھتا ہوں کہ یہ عنقریب اپنی قوم کا سردار ہوگا! ابونعیم نے ذکر کیا کہ امیر معاویہ کاتب اور فصیح ہونے کے علاوہ بُردبار اور باوقار تھے۔ خالد بن معدان نے کہا ان کا قد لمبا اور رنگ سفید تھا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔ عمر فاروق نے اُن کے بھائی یزید بن ابی سفیان کے بعد انہیں شام کا حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر حضرت عثمان نے بدستور انہیں بحال رکھا۔ پھر وہ ہمیشہ شام میں حاکم رہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت نہ کی پھر ان سے جنگ کی اور شام میں مستقل حاکم رہے اور اس کے ساتھ مصر بھی ملا لیا۔ حضرت علی اور آپ کے مابین حَکَمَین کے فیصلہ کے بعد بدستور شام میں جمے رہے۔ پھر جب امام حسن رضی اللہ عنہ سے صلح ہُوئی تو

علامہ عبد المصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ صاحب لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقدس صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار اور کاتب وحی ہیں



مذہب ہے بددین ہے ایسا شخص اہل سنت و جماعت کے زمرے سے خارج ہے اس کا اہلسنت و جماعت کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اس کو امام بنانا ناجائز وحرام ہے اس کے پیچھے اہلسنت و جماعت کی اقتداء قطعاً جائز نہیں ہے اس کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب

حررہ غلام رسول مفتی ومدرس مدرسہ نقشبندیہ جماعتیہ علی پور شریف ضلع سیالکوٹ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۱ء
جواب ہمارے دین وفقہ کے عین مطابق ہے اختر حسین جماعتی علی پور عفی عنہ

علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ (کراچی)

۱۔ جو شخص حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما سے بہتر کہے وہ سنی نہیں اور یہ شخص محب حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نہیں چنانچہ صواعق شریف میں امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (ترجمہ) جس بات پر ملت کے بزرگ اور امت کے عالم متفق ہیں وہ یہ ہے کہ اس امت میں سب سے افضل ابوبکر پھر عمر اس کے بعد اختلاف ہے اکثر جن میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی ہیں اور امام مالک کا بھی قول مشہور یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے بعد افضل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مقدس صحابی اور حضور اقدس ﷺ کے نزدیکی رشتہ دار ہیں صرف پانچ واسطوں سے ان کا نسب نبی کریم ﷺ کے نسب شریف سے جا ملتا ہے یہ کاتب وحی اور حضور ﷺ کے سالے ہیں ان کے جنتی ہونے کی نوید قرآن مجید نے دی ہے۔ وہ مجتہد صحابی ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت ان کو دی اور آپ خلاف سے دست بردار ہوگئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو شخص برا کہتا ہے وہ درحقیقت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہے ایسا شخص رافضی ہے یا خارجی ہے اور کبھی بھی یہ شخص اہلسنّت سے نہیں ہوسکتا ہے اس لیے صحابہ اور اہل بیت سے یہی لوگ عداوت رکھتے ہیں سُنّی تو ان دونوں سے محبت کرتے ہیں واللہ اعلم

فقیر عبدالمصطفیٰ الازہری، شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی نمبر ۵

حضرت علامہ پیر محمد قاسم مشوری قادری رحمۃ اللہ علیہ مشور شریف کا فتویٰ (لاڑکانہ سندھ)

مجھے فاضل محرر مفتی محمد غلام سرور صاحب قادری کی تحقیق سے مکمل اتفاق ہے اس میں کوئی

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت اچھے کاتب تھے اس لیے دربار نبوت میں وحی لکھنے والوں کی جماعت میں شامل کرلئے گئے



وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ (1)(روضۃ الشہداء، ص۲۳۰)

تبصرہ

ان ایمان افروز کرامتوں سے یہ ایمانی روشنی ملتی ہے کہ شہدائے کرام اپنی قبروں میں تمام لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ خدا کی عبادت بھی کرتے ہیں اور قسم قسم کے تصرفات بھی فرماتے رہتے ہیں اوران کی دعائیں بھی بہت جلد مقبول ہوتی ہیں۔

﴿۵۳﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

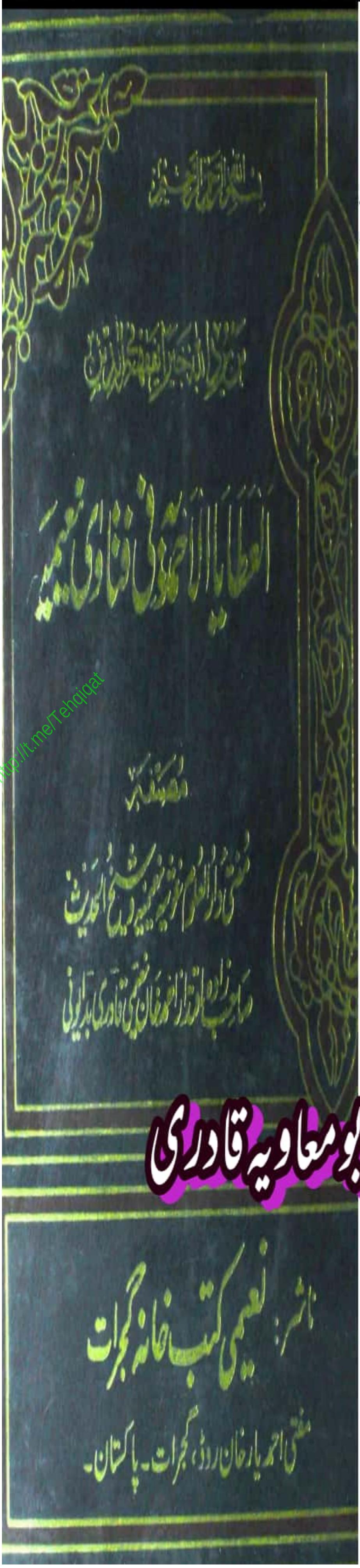
آپ کے والد کا نام ابوسفیان اور والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ ۸ھ میں فتح مکہ کے دن یہ خود اور آپ کے والدین سب مسلمان ہوگئے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بہت ہی عمدہ کاتب تھے اس لئے دربار نبوت میں وحی لکھنے والوں کی جماعت میں شامل کرلئے گئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں یہ شام کے گورنر مقرر ہوئے اور حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت ختم ہونے تک اس عہدہ پر فائز رہے مگر جب امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو آپ نے ان کو گورنری سے معزول کردیا لیکن انہوں نے معزولی کا پروانہ قبول نہیں کیا اور شام کی حکومت سے دست بردار نہیں ہوئے بلکہ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کے قصاص کا مطالبہ کرتے ہوئے انہوں نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت سے نہ صرف انکار کیا بلکہ ان سے مقام صفین میں جنگ بھی ہوئی۔

---

1 ...... ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۲)

و روضۃ الشہداء (مترجم)، دسواں باب، فصل اول، ج۲، ص ۳۸۴

مفتی اقتدار احمد نعیمی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



عنہ کو برا کہتے ہیں کہ انہوں نے مولیٰ علی سے جنگِ صفین کی تھی یہ میں صرف اس سوال کی تحریر سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس سوال کے بعد تحقیق و تفتیش کرتے ہوئے میں نے بنظرِ خود اِن کی کتابوں میں یہ کفریہ عبارتیں پڑھی ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم صحابی کاتبِ وحی اور معتمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ مولٰنا روم ان کی تعریف کریں داتا صاحب اُن کا ذکرِ خیر فرمائیں علما فقہا ان کی خدماتِ اسلامیہ کو سراہیں، قاضی عیاض کی کتاب الشفا کی شرح نسیم الریاض جلد اوّل ص۱۰۰ پر ہے۔ وَمَنْ یَکُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَۃَ فَذٰلِکَ مِنْ کِلَابِ الْھَاوِیَۃِ۔ ترجمہ۔ جو بد بخت انسان حضرت معاویہ کو بُرا کہے وہ جہنم کے کتّوں میں سے ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ سیدوں کو اُمتی نہ کہو، کیونکہ یہ لفظ گھٹیا ہے، سیدوں کا درجہ عرشیوں فرشیوں سے زیادہ ہے یا یہ کہ تمام سیدوں کا درجہ غیر سید صحابی سے بھی زیادہ ہے اگرچہ سید فاسق فاجر یا بدعقیدہ بھی ہو غوث و قطب سے بھی اس کا درجہ بلند ہے یہ سب اقوال اُن کے ذاتی بنائے ہوئے خرافات و گمراہیاں ہیں۔ اسلام قرآن سے ان لغویات کا کوئی تعلق نہیں، ان ہی خود ساختہ فضائلِ سادات کی بنیاد پر یہ کہتے ہیں کہ سید زادی کا کوئی غیر سید کفو نہیں۔ کفو کا معنیٰ کرتے ہیں برابر اور ہم پلّہ یہ ترجمہ بھی ان کی جہالت اور کفریات میں سے ہے کیونکہ اسی ترجمہ کے بلبوتے پر وہ اہل بیت کو معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے برابر سمجھتے ہیں جیسا کہ ان کی کتبِ عقائد میں لکھا ہے۔ ان تمام خرافات لغویات ظلمیات کی وجہ سے ہی تبرائی شیعوں رافضیوں کو کافر کہا جاتا ہے اور تفضیلی شیعوں رافضیوں کو گمراہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ شرنبلالی اپنی کتاب تیسیرُ المقاصد شرح وھبانیہ کتاب السیر ص۳۰ پر فرماتے ہیں۔ اَلرَّافِضُ اِذَا سَبَّ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا اَوْ لَعَنَھُمَا یَکُوْنُ کَافِرًا وَاِنْ فَضَّلَ عَلَیْھِمَا عَلِیًّا لَا یَکْفُرُ وَھُوَ مُبْتَدِعٌ۔ ترجمہ: رافضی شیعہ جب صدیق و فاروق پر تبرا بولے تو کافر ہے اور اگر صرف تفضیلی ہے اور صدیق و فاروق سے مولیٰ علی کو افضل مانے تو گمراہ ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ اہل سنّت ہیں۔ اور مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ۔ تبرائی شیعہ ہیں اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ تفضیلی شیعہ۔ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ (سورۃ شوریٰ آیت ۲۳) کا صحیح نقشہ صرف اہل سنت کے پاس ہے رافضیوں تفضیلیوں کی حُبِّ اہل بیت تو جہنم کی ہلاکت ہے۔ آج دنیا میں محبانِ علی نے

علامہ سید ظہور شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ صحابی رسول کاتب وحی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالا بھی تھے

قولہ تعالیٰ جل جلالہ

یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

الحمد للہ علیٰ طبع کتاب الھدایۃ والدرایۃ للمسلمین المتقین بترتیب الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وتذکیر کلمۃ التوحید لجمیع المؤمنین ودموع العینین باظہار المرثیۃ علی الحسین وانکشاف العقائد الشیعۃ المبتدعین بفتوائ تحریم الجزع والفزع بدلائل الاحادیث المسمیٰ بہ

نورِ ھدایت

۱۳۵۴ھ

یہ جلوہ حق سبحان اللہ۔ نورِ ھدایت کیا کہنا
جبریل امیں میں شیدا ان کے یہ شان نبوت کیا کہنا
وہ کفر کی ظلمت دور ہوئی وہ محفل میں پُرنور ہوئی
یہ عہد سبحان اللہ یہ صبح سعادت کیا کہنا
تسبیح سے دنیا گونج اٹھی تکبیر کا غل عرش گیا
بلبل کے ترانے صل علیٰ پھولوں کی نکہت کیا کہنا

مصنفہ

زبدۃ الواعظین حاجی الحرمین الشریفین حضرت قبلہ سید پیر ظہور شاہ صاحب قادری واعظ الاسلام سجادہ نشین ملا پور خان

حضرت امیر معاویہ

شیعہ صاحبان امیر معاویہ کو بہت کوستے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے جناب امیر علیہ السلام سے جنگ کی۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ ناگوار واقعہ طرفین کی اجتہادی رائے کی وجہ سے ہوا۔ وہ باہم جدی بھائی تھے۔ اصحاب رسولؐ تھے۔ حضرت معاویہؓ کاتب وحی بھی تھے۔ حضور کے سالا بھی تھے۔ آپ کی شان میں بہت

سی احادیث وارد ہیں۔ حضور سے آپنے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ پھر اس ایک واقعہ سے۔ جس کا خاتمہ صلح پر ہوا۔ آپ کو برا کہنا۔ اپنے نامۂ عمل کو سیاہ کرنا ہے۔ بھائیوں کے درمیان تنازعات ہوا کرتے ہیں۔ اور صلح و صفائی بھی ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن ایک اجنبی شخص کا حق نہیں ہے۔ کہ اس تنازعہ کی وجہ سے ایک کو برا بھلا کہے۔ حضرت یوسف پران کے بھائیوں نے کس قدر مظالم توڑے اور تکلیف دی تھی۔ لیکن آخر یوسفؑ نے ان کی خطا کو معاف کر دیا۔ باہم بغلگیر ہوئے۔ ایسا ہی یہ واقع ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس بارہ میں کیا فتوے دیا ہے۔ ان کو مسلمان اپنا بھائی قرار دیا ہے یا کافر و منافق۔ اور ان کو لعن وطعن کرنے کا حکم دیا ہے۔ یا اس سے منع فرمایا ہے سو آپنے ایک گشتی چٹھی پر خط خاص تحریر فرما کر مختلف بلاد و امصار میں شائع کی تھی۔ جو نہج البلاغۃ مطبوعہ طہران صفحہ ۲۲۶ میں ہے درج ذیل کی جاتی ہے۔ جس سے امیر علیہ السلام کے خیالات کا پتہ ملتا ہے۔ جو امیر معاویہ اور ان کی جماعت کی نسبت بعد واقعہ جنگ تھے۔ وَمِنْ کِتَابٍ لَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَتَبَہٗ اِلٰی اَھْلِ الْاَمْصَارِ یَقْتَصُّ بِہٖ مَا جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَھْلِ صِفِّیْنَ وَکَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اِنَّا الْتَقَیْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ وَالظَّاھِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَّدَعْوَتَنَا فِی الْاِسْلَامِ وَاحِدَۃٌ وَّلَا نَسْتَزِیْدُھُمْ فِی الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَالتَّصْدِیْقِ بِرَسُوْلِہٖ وَلَا یَسْتَزِیْدُوْنَنَا اَلْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِیْہِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَنَحْنُ بُرَاءٌ ۔ ترجمہ۔ حضرت علیؓ نے ایک دستخطی چٹھی لکھ کر مختلف بلاد و امصار میں مشتہر فرمائی اس میں جنگ صفین کا واقعہ یوں درج تھا۔ کہ ہمارے معاملہ کی ابتداء یوں ہے۔ کہ ہماری اور اہل شام کی آپس میں جنگ چھڑ گئی اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہم دونوں فریق کا ایک خدا اور ایک رسول ہے۔ اور ہمارا اسلام میں دعوے بھی ایک رہا ہے۔ ہم اُن سے دربارہ اعتقادات توحید و رسالت میں کچھ زیادتی نہیں چاہتے اور نہ اس بارہ میں وہ ہم سے کچھ زیادتی

مصنف کتب کثیرہ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط و کتابت کے علاوہ کے کتابت وحی کا شرف بھی حاصل ہے

(امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات صفحہ 12)



www.FaizAhmedOwaisi.com 12

رسالت و توحید میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسد اللہ الغالب کے مُساوی تھے۔ ہاں فضل و قدر اور مرتبہ و منزلت میں حضرت علی المرتضیٰ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل و اعلیٰ ہیں اور جنگوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد مبنی برحق تھا اور حضرت امیر معاویہ خطائے اجتہادی میں بھی ماجور و مثاب تھے۔

پرائیویٹ سیکرٹری اور کاتب وحی: حضور سرور عالم ﷺ کے متعدد کاتبین تھے جن میں عشرہ مبشرہ کے چند برگزیدہ مثلاً حضرت سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر کے علاوہ دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔ ان میں خصوصیت سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام خط و کتابت کے علاوہ کتابتِ وحی کا بھی شرف حاصل تھا۔ علامہ پرہاروی رحمہ اللہ نے لکھا کہ

"وکان معاویة وزیدا لزمهم لذلك و اخصهم به"

یعنی اور معاویہ اور زید رضی اللہ عنہما باقی کاتبانِ وحی کی بہ نسبت کتابت وحی کے کام سے زیادہ التزام و اختصاص رکھتے تھے۔

(الناهية، صفحه 15)

ایک شاعر کہتا ہے

قد كان كاتب وحيه وامينه
سند الامانة حاصل لمعاوية

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے جس کی وجہ سے آپ کو امین ہونے کی سند حاصل ہے کہ وحی جیسا مہتم بالشان کام آپ کے سپرد تھا۔ مزید تفصیل فقیر کی تصنیف "فضائلِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" میں پڑھئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم امین احادیث تھے

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار علماء صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ چنانچہ امام ذہبی لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور اپنی بہن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور ان سے حضرت ابوذر غفاری، حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید، حضرت جریر بجلی اور دیگر صحابہ کی ایک جماعت نے اور تابعین میں سے جبیر، ابو ادریس خولانی، سعید ابن المسیب، خالد بن معدان، ابو صالح سمان، سعید، ہمام بن منبہ اور کثیر مخلوق نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں آٹھ اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیثیں روایت کی ہیں، حالانکہ ان دونوں کی شرطیں بہت

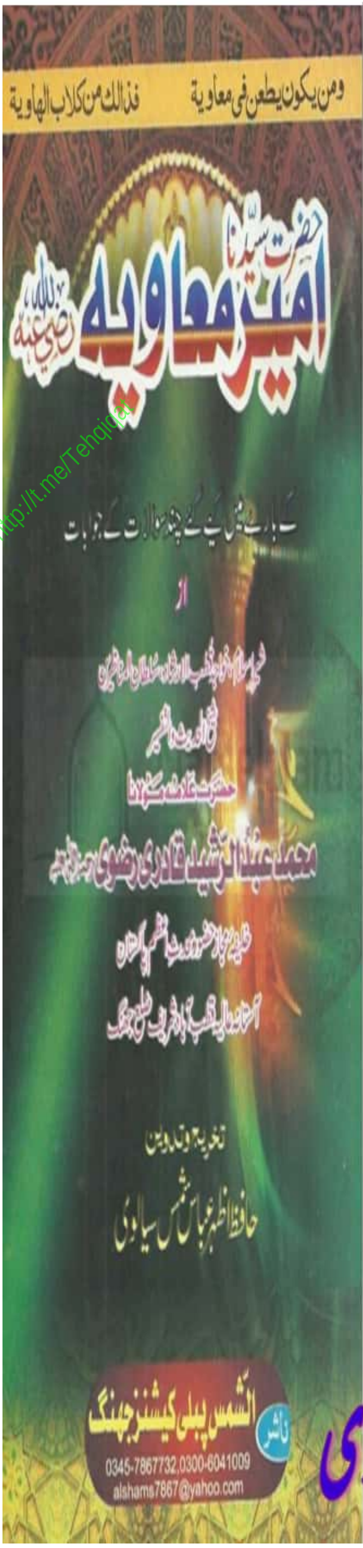
شیخ الحدیث و التفسیر علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امینِ اسرار نبوت، کاتب الوحی، خال المؤمنین اور رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے یا نہ؟

الجواب - جائز ہے

(آگے آپ نے پھر اس کے جواز پر دلائل بھی دئے ہیں بلکہ آپ نے کتب شیعہ سے آپکا کاتب الوحی ہونا بھی ثابت کیا ہے)

(انظر۔ حضرت امیر معاویہ کے بارے میں کیے گئے چند سوالات کے جوابات صفحہ #4)



2

کی تقریر اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں سب وشتم اور ان کے والدین کے کفر لکھے ہوئے کو جب پڑھا تو طبیعت کی خرابی کے باوجود سباب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آمدہ سوالات کے جوابات لکھ دیتا ہوں کہ ایسے شقی القلب سخیف العقل کا جواب دینا باقی مشاغل کو چھوڑ کر لابدی اور ضروری ہے ثابت کیا جائے گا کہ اس بیہودہ شخص نے قرآن مجید فرقان حمید اور حدیث پاک اور اجماع امت کی مخالفت کی ہے نیز سامعین کے اعتقادات کو برباد کرنے کیلئے ڈیڑھ دو گھنٹہ بیان کیا ہے اسکا جواب دینا لازم ہے۔

اذا کان الغراب ذلیل قوم سیھدیھم طریق الھالکین

جس قوم کا راہنما کوا ہو وہ قوم کی مرداروں کی طرف ہی رہنمائی کریگا۔

سوال 1: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امینِ اسرار نبوت کاتب الوحی، خال المؤمنین اور رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے یا نہ؟

الجواب: جائز ہے۔ عام قاعدہ ہے کہ کوئی اعلیٰ درجہ کی یونیورسٹی یا کالج ہو تو اس میں داخلہ کیلئے ٹیسٹ لیا جاتا ہے جبکہ عام کالجوں میں داخلہ کیلئے صرف یہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ پہلے درجہ کا امتحان پاس کرلیا ہے محمد الرسول اللہ ﷺ کی درسگاہ کوئی عام درسگاہ نہ تھی بلکہ دنیا بھر میں لاثانی تربیت گاہ تھی اس میں داخلہ کیلئے بھی رب العالمین جل جلالہ نے ایک ٹیسٹ رکھا ہوا ہے جسکا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے؛

اولئك الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوىٰ لھم مغفرۃ و اجر عظیم ﴿پارہ ۲۶، الحجرات ۳﴾

"وہ ہیں جن کا دل اللہ عزوجل نے پرہیز گاری کیلئے پرکھ لیا ہے ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔" ﴿کنز الایمان﴾

اور سورہ فتح میں فرمایا؛

ابو معاویہ قادری

نائب محدث اعظم پاکستان مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ

شانِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اور

حدیث قیصر و یزید کے انجام کا بیان

از : افاداتِ مبارکہ

شیخ طریقت، عالم باعمل، نباض قوم پاسبان مسلک رضا، خلیفہ شہزادہ اعلیٰ حضرت

علامہ پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ

ناشر:

ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ پاکستان

0092 5554217986 - 00923338159523

۱۴

احادیث نقل کرتے ہوئے حدیث مبارکہ (اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ فرما) کی بالخصوص توثیق کی کہ "تحقیق شانِ حضرت امیر معاویہ میں واردشدہ یہ روایت مسند امام احمد میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے"۔ (لہٰذا اس میں شک کی گنجائش نہیں)

(اشعۃ اللمعات ج۴ص ۷۳۵)

O نیز شیخ محقق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں (سیکرٹریوں) میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اہتمام و تفصیل سے ذکر کیا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کی کتابت کرتے تھے یا دیگر مکتوبات واحکامات لکھتے تھے (جو بہرحال بڑی امتیازی شان اور بارگاہ رسالت میں مقرب ومعتمد ہونے کی دلیل ہے)

ابو معاویہ قادری

O مزید فرمایا کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اختلاف اجتہاد کی بناء پر تھا (کیونکہ حضرت امیر معاویہ مجتہد تھے) اگر چہ اجتہاد میں خطا ہوئی"۔ (ملخصاً مدارج النبوت ج۲ص ۵۴۰)

O حضرت امیر معاویہ، امام حسن رضی اللہ عنہما کے بعد امام وحاکم ہوئے کیونکہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو امامت سپرد کرکے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔

O اور ہم اہلسنّت صحابہ کو بھلائی سے یاد کرتے ہیں اور برائی سے زبان کو روکتے ہیں

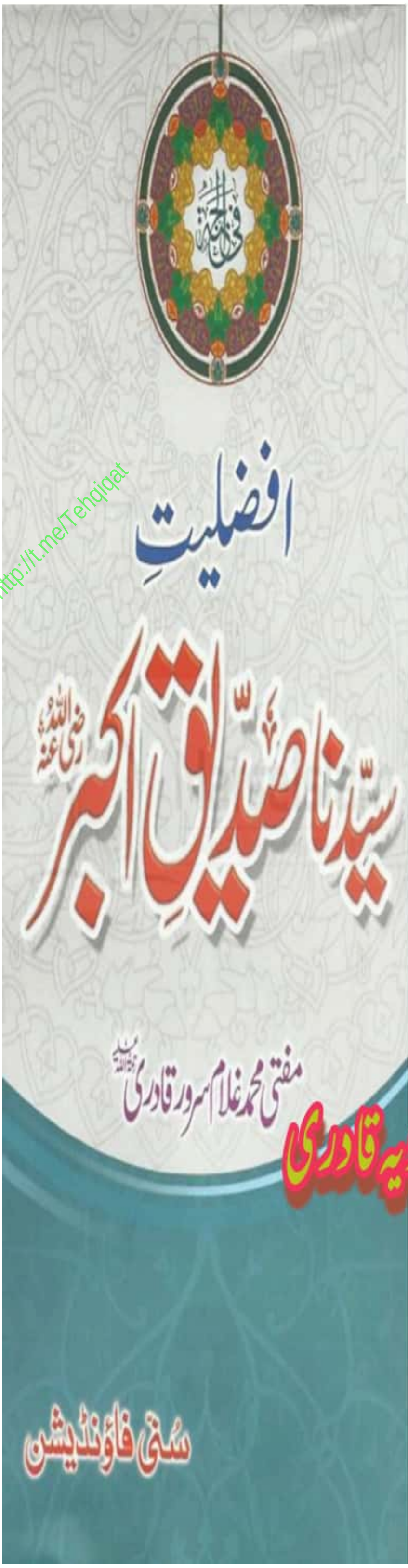
O حدیث میں ہے اکرموا اصحابی فانھم خیارکم " میرے صحابہ کی عزت کرو وہ تم میں سے بہترین ہیں"(تکمیل الایمان شیخ محقق ص ۹۲)

اعلیٰ حضرت: امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دشمنانِ امیر معاویہ رضی

مفتی غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں سے کاتب وحی ہونا بھی ہے

اس کتاب میں مفتی صاحب نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور آپ پر ہونے والے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات بھی ارشاد فرمائیے نیز اس کتاب میں اس وقت کہ جید علماء کرام کے اس حوالے سے فتاوئ جات بھی جمع فرمائیے ہیں



کاتب وحی

آپ کے فضائل سے عظیم فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ کاتب وحی ہیں چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ میں

افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ 125 سنی فاؤنڈیشن

ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس کی سند حسن ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کتابت کے فرائض سرانجام دیا کرتے۔ (التطہیر ص ۱۰) امام ابونعیم فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کاتبین سے حسین الکتابۃ فصیح وحلیم اور صاحب وقار تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی خطوط لکھتے تھے نہ کہ وحی۔ یہ صحیح نہیں بلکہ آپ وحی اور خطوط دونوں کے کاتب تھے۔ چنانچہ...... امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں...... من وحی وغیرہ...... (تطہیر الجنان ص ۱۰)

خال المؤمنین

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک شخص نے معافی بن عمران سے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز اور امیر معاویہ میں سے کون افضل ہے؟ امام معافی بن عمران شدید ناراض ہوئے اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کسی غیر کو مت قیاس کریں۔ معاویہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور سالے (مسلمانوں کے ماموں) اور آپ کے کاتب اور خدا کی وحی کے امین ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کا غبار

حضرت امام زاہد و عارف عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ عمر بن عبدالعزیز اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں سے کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس گھوڑے پر حضرت امیر معاویہ سوار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے اس کے ناک کا غبار عمر بن عبدالعزیز سے ہزار ہا افضل ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی، شیر خدا کا پیغام

معتبر سند سے مروی ہے کہ حضرت عوف بن مالک اریحاء کی مسجد میں دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے پھر بیدار ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی طرف ایک شیر آرہا ہے۔ آپ نے ہتھیار اٹھایا، شیر بولا ٹھہریے، میں ایک پیغام ہوں (گویا شیر کی شکل میں فرشتہ تھا) آپ نے سوال کیا کہ تجھے کس نے بھیجا اس نے کہا مجھے آپ کی طرف اللہ نے بھیجا ہے کہ آپ حضرت معاویہ کو یہ پیغام دیں کہ وہ جنتی ہیں...... میں نے پوچھا کون سے معاویہ کو؟ کہا ابن ابی سفیان...... اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت عوف بن مالک سے روایت کیا ہے۔ (تطہیر الجنان، ص:۱۲)

مفتی اعظم ہالینڈ مولانا مفتی عبد الواحد قادری رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ یورپ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



تو وہ ان میں جس طرح چاہیں تصرف فرمائیں۔ اس میں لوٹانے اور واپس کرنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبد الواحد قادری غفرلہٗ خادم الافتاء مجلس علماء نیدرلینڈ
۱۳ر صفر المظفر ۱۴۲۴ھ

حضرت مولیٰ علی اور حضرت امیر معاویہ

مسئلہ ۹۸: غلام عسکری پاکستانی۔ ہیم بورخ ۷، 1072 K.B آمرسفورٹ ہالینڈ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حضرت سیدنا علی اور حضرت امیر معاویہ ان دونوں حضرات میں افضل صحابی کون ہیں؟ ان دونوں حضرات کے درمیان جو جنگیں ہوئیں ان میں حق بجانب کون تھے؟ امید کہ شافی جواب عطا فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے؟

الجواب ـــــ ھو الھادی الی الصواب ـــــ

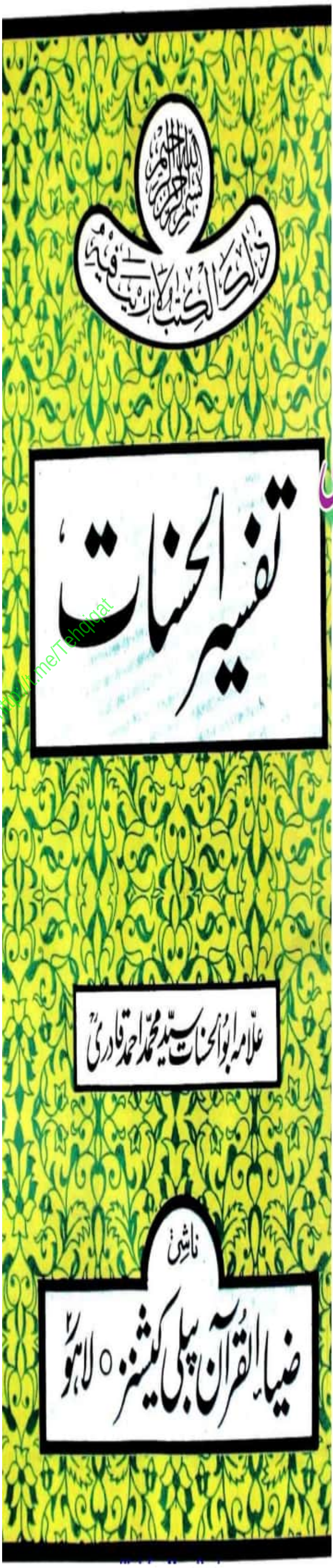
ہر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت و کرامت مسلم ہے۔ سب آسمانِ ہدایت کے ستارے ہیں ان میں سے جن کی پیروی کی جائے گی منزلِ ہدایت مل جائیگی قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جن کی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔

حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکلکشا شیر خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور کاتب وحی امیر الاسلام حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ دونوں حضرات کے فضائل و برکات اور عظمت و شان میں درجنوں احادیث صحیحہ سے کتب صحاح و مسانید صحیحہ اور کتب سیر مملو ہیں۔ ہر دو حضرات کی عظمت و فضیلت اور ان کی خلافت و صحابیت پر الگ الگ درجنوں مدلل کتابیں تصنیف ہوئیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ان معظم صحابہ کبار کا بہت اونچا مقام ہے۔

مفسر قرآن علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر الحسنات میں کاتبین وحی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی تذکرہ فرماتے ہیں



کی۔ بہت سی تفاسیر اس خاص عنوان پر لکھی گئیں۔ ان میں آیات کا باہمی ربط ہی دکھایا گیا۔ تفسیر اسرار التنزیل علامہ جلال الدین سیوطیؒ اس فن میں ایک معتبر تفسیر ہے۔ اردو میں تفسیر حقانی نے بھی اس مبحث کو واضح کیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی اپنی تفسیر میں اس کا التزام کیا۔ علامہ برہان الدین کی تالیف نظم الدرر فی تناسب الآیہ والسورہ اگر سمجھ کر پڑھ لی جائے تو اندھوں کی آنکھ روشن ہو جائے۔

اور اس کے بعد فواتح سُوَر اور مقاطع کی مناسبت دیکھ کر محوِ حیرت ہو جانا پڑیگا۔ سیوطی کی تصنیف مراصد المطالع فی تناسب المقاطع والمطالع اور علامہ کریانی کی کتاب عجائب قابل ملاحظہ ہیں۔

مسئلہ کتابت و جمع القرآن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نزول وحی ہوتا تو علی الفور آپ کاتب وحی کو بلا کر لکھوا دیا کرتے۔ اور یہ محکمہ کاتبانِ وحی کا چند منتخب معتبرین معتمدین صحابہ سے تھا۔ مکہ معظمہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت مولا علی شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ پر مشتمل تھا۔ یہ ہر سہ حضرات اس خدمت پر مامور تھے۔

مدینہ منورہ میں یہ محکمہ ان ہر سہ افراد کے علاوہ بڑھا دیا گیا۔ چنانچہ مدینہ میں کاتبانِ وحی یہ تھے صدیق عثمان۔ علی اسد اللہ۔ زبیر بن العوام۔ حنظلہ بن الربیع۔ ابی بن فاطمہ۔ زید بن ثابت۔ عبداللہ بن ارقم۔ عبداللہ بن رواحہ۔ معاویہ بن سفیان۔ خالد بن سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مختصر یہ کہ حضورؐ نے قرآن کریم اول سے لے کر آخر تک سب بالترتیب لکھوا دیا تھا۔ پھر آپ ہی کے عہد مبارک میں دوسرے صحابہ کرام نے بھی اس کی بہت سی نقلیں لے لیں۔ البتہ یہ نقلیں اس زمانہ کے کاغذ دں پتھر کی تختیوں۔ بکری دنبہ کی پوستوں، شانوں، پسلیوں وغیرہ میں تھیں۔

علاوہ ازیں صحابہ کرام کے حافظے نہایت تیز تھے۔ انہیں تلاوتِ قرآن کریم کا شوق بھی بے حد تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عہد رسالت مآب میں ہی بڑے بڑے مہاجرین و انصار نے قرآن کریم حفظ بھی کر لیا تھا۔ اور اس طرح حفاظ کی ایک معتد بہ جماعت بھی بن گئی تھی۔ مگر باوجود ان تمام امور کے عہد نبوت تک اوراق قرآن کریم مجموع نہ تھے بلکہ کچھ کہیں، کچھ کسی کے پاس موجود تھے۔

اس حالت میں یہ عہد نبوت گزرا۔ عہد صدیقی آیا۔ مسلیمہ کذاب نے اپنے تین لاکھ ساتھی منظم جمع کر رکھے تھے۔ جب اسے مایوسی ہو چکی تھی کہ خلافت کی مسند اسے ہرگز نہیں مل سکے گی اس نے بغاوت کر ڈالی۔ ادھر سے دفاعی نظام کے لئے جانبازانِ اسلام بڑھے۔ مختصر یہ کہ اس جنگ میں بہت سے حفاظ شہید ہو گئے۔ یہی وجہ

علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابہ کرام میں سے ہیں

اور دربار رسالت میں کاتب وحی کے عہدہ پر ممتاز رہے



ہی آپ کو بھی حاصل ہے اور صدیق اکبر اور عمر فاروق آپ سے زیادہ حامل بحق نہ تھے
بلکہ ان دونوں سے زیادہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت قریبہ ہے اور
آپ کو دامادی پیغمبر خدا کا وہ فخر حاصل ہے جو ان دونوں کو نہیں ہے۔

حضرات کرام! غور کیجئے! یہ کیسی زبردست شہادت ہے مولی علی نے کس
وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ علم معلومات میں حسب ونسب میں اور صحابیت
میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ہم سے مساوات حاصل ہے۔

اب آپ لوگ ہی انصاف کریں! کہ مرزاجی کی بکواس کو سنیں یا حضرت علی
المرتضی رضی اللہ عنہ کا ارشاد بجالاویں (مجمع کا شور)

لعنت ہے مرزا پر اور اس کے مذہب پر اس کا آپ اب تذکرہ ہی نہ کریں
آج ہماری خوب تشفی ہوگئی ہے، جزاك الله جزاك الله! آپ بیان فرماتے جائیں!

حضرات! معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اعلیٰ مرتبہ کے صحابی ہیں جدی بھائی ہونے
کے علاوہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔

دربارِ رسالت میں کاتبِ وحی کے عہدہ پر ممتاز رہے۔
ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔
لشکر اسلامی کی سپہ سالاری کا منصب جلیل بھی آپ کو عطا ہوا۔
آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں جن کے بیان کی اس وقت
گنجائش نہیں۔ آیات قرآن کریم سے ان کا مومن کامل اور جنتی ہونا ثابت کر چکا ہوں
نہج البلاغۃ کے صفحہ ۳۲۶ میں جو خط علی مرتضی نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور
ان کے ساتھیوں کے متعلق تحریر فرمایا سناتا ہوں۔

محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفاع میں مضمون لکھا جس میں آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



[آغازِ رسالہ]

سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرتِ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ رسولِ اقدس سیّدِ عالم ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں، امّ المؤمنین سیّدہ امِّ حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بھائی ہونے کی وجہ سے نبی اکرم، رسولِ محتشم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے رشتہ میں سالے ہیں۔

جب وحی کی کتابت کے لئے رسولِ اکرم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے کاتب کی ضرورت محسوس کی تو سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بابت حضرتِ سیّدنا جبریل علیہ السّلام سے مشورہ لیا تو انہوں نے عرض کی:

"استکتبه فانه امین"[1]

یارسول اللہ! امیرِ معاویہ کو کاتبِ وحی بنالیجئے؛ کیوں کہ یہ امانت دار شخص ہے۔

ایک دفعہ سیّدِ عالم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی سواری پر آپ کے پیچھے امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی سوار تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ شریف، رسولِ اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے جسمِ نازنین سے مَسّ کر رہا تھا، آپ نے اُس وقت اِن کے لئے دعا فرمائی:

"اللهم امره حلما و علما"[2]

یااللہ! معاویہ کے پیٹ کو علم و حلم سے بھر دے۔

آپ نے اِن کے لئے یہ دعا بھی فرمائی:

"اللهم علمه الكتاب و الحساب و قه العذاب و مكن له في البلاد"[1]

---

(1)۔۔:البداية والنهاية ،ترجمة معاوية وذكر شئى من ايامه،ج،۸، ص ۱۲۴ ، ۱۲۵۔/ مجمع الزوائدمترجم ،كتاب المناقب،باب: ماجاء فى معاوية بن ابى سفيان،حديث ۱۵۹۲۲،ج ۱۰،ص ۲۵۱/فضائل معاويه،الفصل الثانى فى فضائله ومناقبه،ص ۲۶)

(2)۔۔:(انسان العيون فى سيرة الامين المامون المعروف،السيرة الحلبية،تتمة:باب ذكر مغاذيه ﷺ، فتح مكة شرفها الله،ج ۳،ص ۲۰۲)

علامہ سید تراب الحق شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما آقا و مولی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابی ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی اور کاتب وحئ الہی ہیں



2

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما آقا و مولی ﷺ کے صحابی، ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی اور کاتب وحی الٰہی ہیں۔ ۷ھ میں اسلام قبول کیا مگر اپنے والدین کے خوف سے اپنے اسلام کو مخفی رکھا۔ ۸ھ میں فتح مکہ کے بعد جب آپ کے والدین اسلام لے آئے تو آپ نے بھی اپنے اسلام کا اظہار کر دیا۔ آپ رسول کریم ﷺ کی قیادت میں غزوۂ حنین میں شریک ہوئے۔

حضرت معاویہ ؓ بارگاہِ نبوی میں وحی کی کتابت اور خطوط کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ آپ سے ایک سو تریسٹھ (۱۶۳) احادیث مروی ہیں۔ سیدنا ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور دیگر صحابہ و تابعین کرام ؓ آپ سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی راویوں کے متعلق سخت شرائط ہیں، انہوں نے بھی آپ سے صحیحین میں کئی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عرباض بن ساریہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، الٰہی! معاویہ کو حساب کتاب سکھا دے اور اس کو عذاب سے محفوظ رکھ۔

(تاریخ الخلفاء: ۲۸۷، مسند احمد)

آپ فہم و تدبر، علم و دانائی اور صبر و تحمل میں بڑے مشہور تھے۔ ایک بار حضور ﷺ نے آپ کے لیے یہ دعا فرمائی: "اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما"۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت امیر معاویہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن غیب جاننے والے آقا و مولی ﷺ نے

امام المحدثین مولانا ابو محمد محمد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے "ابوالکلام آزاد" کی طرف سے ہونے والے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراضات کے جواب میں یہ کتاب لکھی جس میں آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



33

ممتاز ہوں گے اور خلافت علی منہاج النبوت سے درجہ میں ادنیٰ۔ تو اب اس امر کا سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ حضرت ابوسفیان اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے ہمراہی اصحاب کرام کے متعلق ہمیں کیا خیال رکھنا چاہیے؟ اس کی مفصل مگر مختصر تحقیق نذرِ ناظرین ہے۔ بنظر انصاف دیکھیں اور کسی صحابی کی شان میں بے سوچے سمجھے بدزبانی سے باز رہیں۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ۔

حضرت ابوسُفیان اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں بدزبانی سے بچیں

حضرت ابوسُفیان اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کی جماعت والے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کفار لعین کے مقابلہ میں آئے اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے اور حضرت ابوسفیان کو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین بھی فرمایا اور ان کی صاحبزادی کو اپنے عقد میں قبول فرما کر شرفِ قرابت سے نوازا اور ان کا ارتداد (معاذ اللہ) صراحۃً کہیں ثابت نہیں اور دیگر منافقین کی طرح ان کو کبھی منافق بھی نہیں بتایا گیا اور نہ کوئی ثابت کر سکتا ہے، بلکہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں فرمایا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًّا۔

پھر بعد وفات سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور فتح مکہ معظّمہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جہاد میں جانا اور بموجب پیشینگوئی اس جہاد میں حضرت اُمِ حرام بنت ملحان کا شہید ہونا بخاری شریف جلد اول کے صفحہ ۳۹۳ پر اظہر من الشمس ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامِ بْنَتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنِّیْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا اَضْحَكَكَ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب تفسیر مظہر القرآن کے مقدمہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



ہے، مندرجہ ذیل صحابہ قابل ذکر ہیں:۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق	☆ حضرت عمر فاروق	☆ حضرت عثمان غنی
☆ حضرت علی ابن طالب	☆ حضرت زبیر بن العوام	☆ حضرت سعد بن ابی وقاص
☆ حضرت معاویہ بن ابی سفیان	☆ حضرت زید بن ثابت	☆ حضرت خالد بن ولید
☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ	☆ حضرت عمر بن العاص	☆ حضرت ابوایوب انصاری
☆ حضرت حذیفہ بن الیمان	☆ حضرت ابی بن کعب	☆ حضرت طلحہ بن عبیداللہ
☆ ثابت بن قیس بن شماس	☆ خالد بن سعید بن العاص	☆ ابوسفیان بن حرب
☆ یزید بن ابی سفیان	☆ شرجیل بن حسنہ	☆ محمد بن مسلمہ انصاری
☆ مغیرہ بن شعبہ	☆ ارقم بن ابی ارقم مخزومی	☆ عبداللہ بن زید بن عبدربہ انصاری
☆ عبداللہ بن ارقم قرشی	رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین!ؔ	

حضور اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہو چکتی تو خود یاد فرمالیتے' پھر کاتبین وحی کو بلا کر لکھوا دیتے اور یہ نشاندہی فرماتے جاتے کہ فلاں آیت فلاں سورت میں رکھی جائے اور فلاں فلاں سورت میں--- اس طرح عہد نبوی میں پورا قرآن لکھا گیا اور کتابی صورت میں مرتب ہوا--- کاتبین وحی فوری طور پر جن اشیاء پر وحی الٰہی کی کتابت کرتے تھے اس کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔الرقاع: کھال، کاغذ اور پتوں کے ٹکڑے

۲۔الاکتاف: اونٹ یا بکری کے شانے کی ہڈی

۳۔العسب: کھجور کے درخت کی شاخ کا چوڑا حصہ

۴۔اللخاف: پتھر کی تختیاں یا پتلے ٹکڑے

۵۔قطع الادیم: دباغت کی ہوئی کھال کے پتلے ٹکڑے

۶۔الاضلاع: اونٹ وغیرہ کی پسلی کی چوڑی ہڈیاں

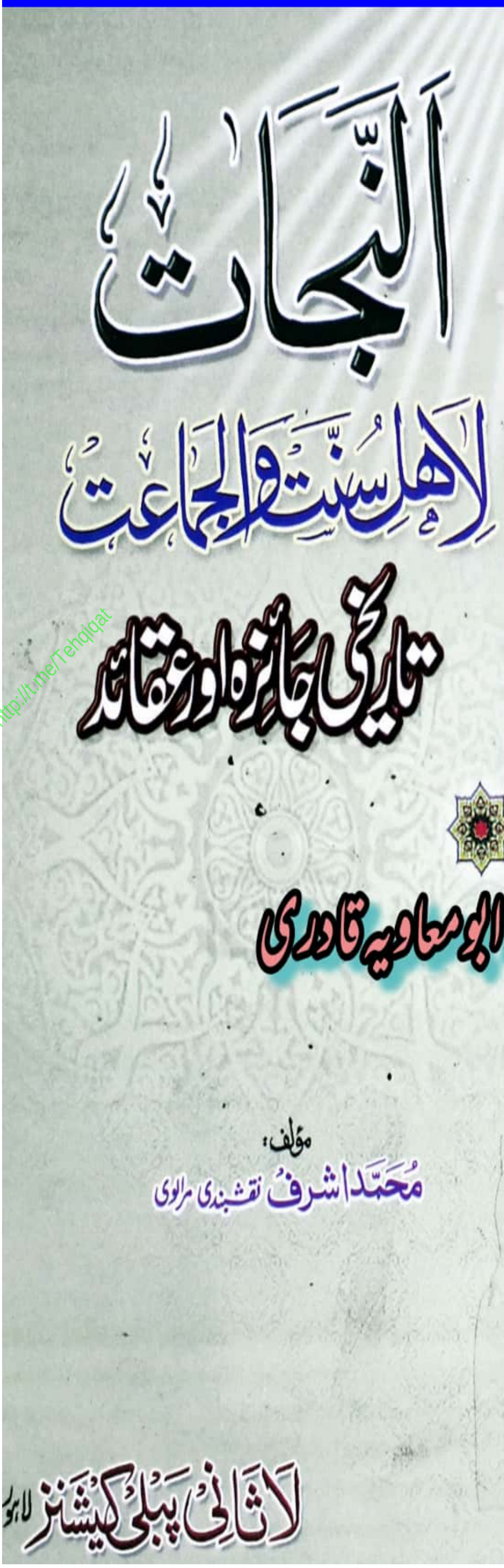
۷۔الاقتاب: اونٹ کی کاٹھی کے پتلے اور چوڑے تختےؔ

جیسا کہ عرض کیا گیا یہ وہ اشیاء تھیں جن پر نزول وحی کے فوراً بعد آیات قرآنی کی کتابت ہوئی تھی' اس کے بعد رق، مہرق، کاغذ وغیرہ پر صحائف کی شکل میں صاف کیا جاتا اور چوبی فائلوں میں مصحف کی شکل میں محفوظ کر لیا جاتا جس کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی۔

---

۱ (ا) ابن حجر عسقلانی: الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، مطبوعہ مصر ۱۳۳۸ھ، ج ۱، ص ۱۴
(ب) ابن اثیر علی بن محمد جزری: اسد الغابہ، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۹۰ھ ج ۱، ص ۴۷
(ج) ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب بغدادی: الکمال فی اسماء الرجال، مطبوعہ بمبئی
(د) محدث ابن سید الناس: عیون الاثر، ج ۲، ص ۳۰۵۔۳۱۶ (ہ) محدث ابن سید الناس: السیرت الحلبیہ، ج ۲، ص ۳۲۶
(و) ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری: صحیح مسلم، ج ۲، ص ۲۶۴ (ز) عبدالحق محدث دہلوی: مدارج النبوۃ، مطبوعہ لکھنو ج ۲، ص ۶۰۔۳۰
۲ (ا) جلال الدین سیوطی: الاتقان فی علوم القرآن، ج ۱، ص ۵۸ (ب) حافظ ابی بکر بن ابی داؤد کتاب المصاحف، ص ۸۰۷
(ج) ابن ندیم: کتاب الفہرست، ص ۳۶، ۳۷

مولانا محمد اشرف نقشبندی مرالوی
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل:۔

جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقرر کردہ کاتبین میں سے ہیں آپ کی تحریر پر آنحضور کو مکمل اعتماد واعتبار ہوتا تھا اور آپ نہایت فصیح خوشخط تحریر کرتے تھے دیگر ممالک کے حکمرانوں کو آپ صلی اللہ

114

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے خطوط آپ لکھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تیرہ کاتب تھے ان میں شامل امیر معاویہ بھی ہیں امام احمد بن محمد قسطلانی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت کے کاتب وحی تھے۔

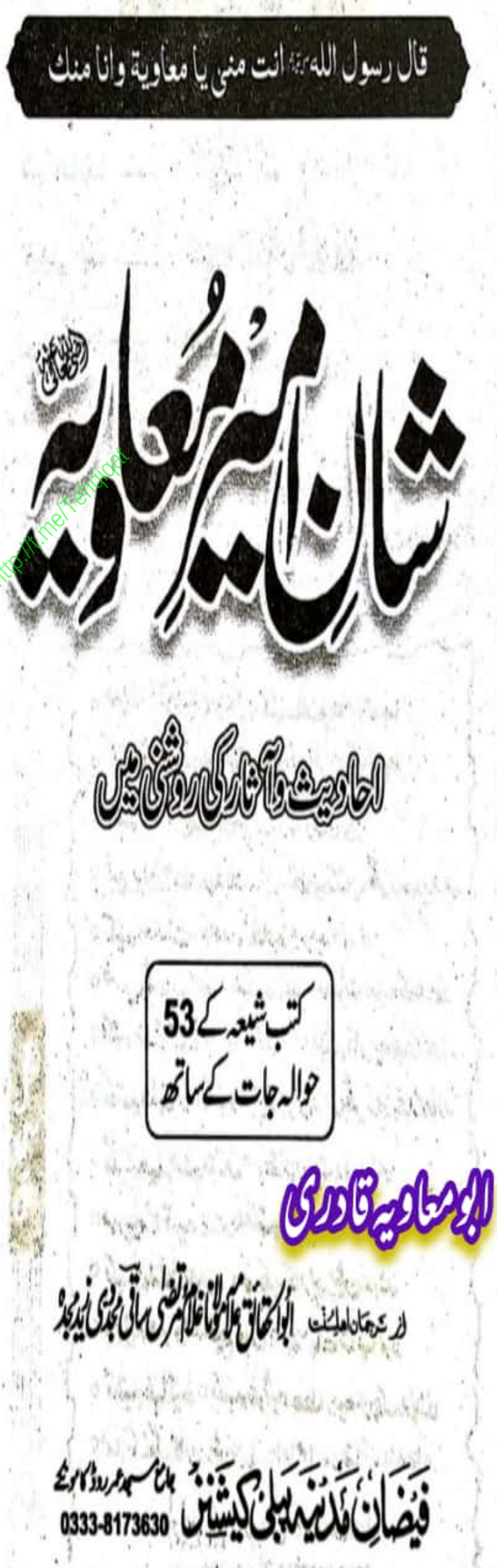
تنبیہ: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپس میں جو واقعات ہو چکے ہیں اُن میں پڑنا ہم سب کے لیے جائز نہیں حرام ہے حرام سخت حرام ہے۔

جناب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد صحابی ہیں (بخاری شریف) اور مجتہد بڑا صاحب درجات ہوتا ہے اور صواب وخطا دونوں مجتہد سے ہونا ممکن ہے مگر مجتہد خطا پر بھی ہو تو اسے عنداللہ مواخذہ نہیں ہے امام مجتہد خطا بھی کرتا ہے تو اسے ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ یہاں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت میں خطا پر تھے مگر ان کی خطا بھی معاف فرمادی گئی فیصلہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا یعنی حضرت مولانا علی کرم اللہ الکریم کے حق میں ڈگری فرمادی اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مغفرت ہوئی۔ پھر کسی دوسرے کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حرف گیری کرے۔

حدیث پاک: عرباض ابن ساریہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدایا معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما اور ان کو عذاب سے بچا۔ (مسند امام احمد)

حدیث پاک: عبدالرحمان بن ابی عمیرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا (یعنی

محقق اہل سنت مناظر اسلام مصنف کتب کثیرہ مفتی غلام مرتضی ساقی صاحب جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضائل و مناقب میں یہ کتاب لکھی آپ اس میں شیعہ کتاب کے حوالے سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



شانِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ — 48 — احادیث وآثار کی روشنی میں

② ......وحی، خطوط اور معاہدے لکھنے والوں میں حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم تھے۔ (تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۸۰ کتاب النبی)

③ ......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقام کو مدنظر رکھنے کی وصیت فرمائی۔ (جلاء العیون ج ۲ ص . مترجم)

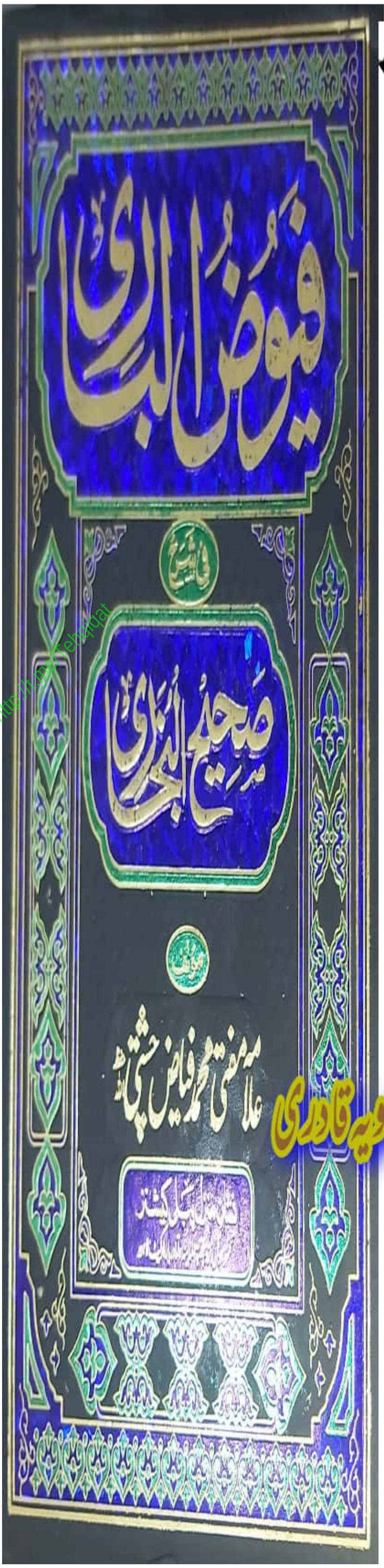
④ ......حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیساریہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور حضرت معاویہ نے اسے ۱۸ھ میں فتح کیا۔ (کتاب البلدان جند فلسطین ص ۸۵، از احمد بن واضح یعقوبی)

⑤ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دوٹوک کہا اور بہرحال (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) ہم خلافت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ (وقعۃ الصفین ص ۷۰، کتاب معاویۃ وعمرو الی اھل المدینۃ)

⑥ ......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں عثمان کا چچازاد بھائی ہوں اور میں اُن کے خون کا مطالبہ کرتا ہوں اور ان کا معاملہ میرے ذمہ ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس ص ۱۵۴)

⑦ ......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاص اصحاب میں سے ضرار صدائی شہادت علوی کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے اُنہیں فرمایا: حضرت علی کی شان بیان کرو، اُنہوں نے کہا: آپ مجھے معاف رکھیں تو بہتر ہوگا، فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ضرور بیان کرو، تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کیے جنہیں سن کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یاد میں) اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی۔ (درہ نجفیہ ص ۳۶۰، شرح ابن میثم ج ۵ ص ۲۷۶، شرح ابن ابی حدید ج ۴ ص ۲۷۴، ۲۷۵، ذکر من خبر ضرار بن حمزہ الصدائی ......الخ، المساۃ بالروضۃ فی فضائل علی مع معانی

شارح بخاری مصنف کتب کثیرہ مفتی محمد فیاض چشتی صاحب بخاری شریف کی شرح میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



عمل کی حالت کو ابن ام معبد یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اور ام معبد انکی والدہ کا نام ہے ان کا ذکر قریب ہی گزر چکا ہے۔

حدیث نمبر ۳۷۶۳:۔ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی ہم دونوں یمن سے (مدینہ منورہ) آئے تو ہم یہاں کافی مدت رہے ہم یہی سمجھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور انکی والدہ محترمہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آتے ہوئے اکثر دیکھا کرتے تھے

یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مغازی میں عبداللہ بن محمد، اسحاق بن نصر سے اور امام مسلم نے الفضائل میں اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع اور دوسروں سے، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المناقب میں ابی کریب سے، امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المناقب میں عبدۃ بن عبداللہ اور محمد بن بشار رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

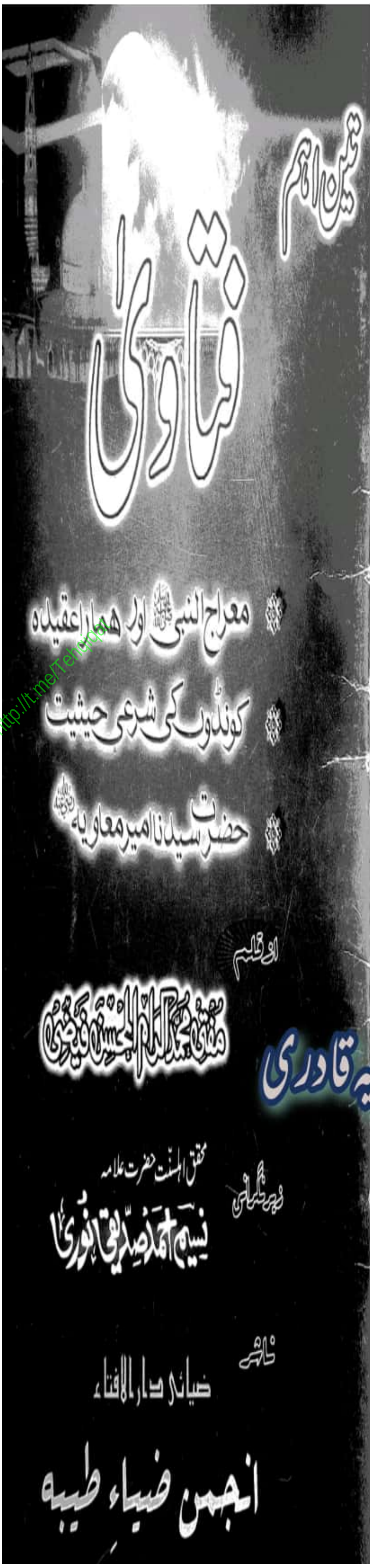
الفاظ الحدیث اور فوائد ومسائل:۔ "اَنَا وَاَخِی" ہم ابھی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ میں ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے دو بھائی تھے ابو رہم اور ابو بردہ اور کہا گیا ہے کہ ان کا ایک اور بھائی تھا اس کا نام محمد تھا ان سب میں مشہور ابو بردہ ہیں اور ان کا نام عامر ہے، "مَانَرٰی" جائز ہے کہ یہ حال ہو فاعل سے، "مَكَثْنَا" جائز ہے کہ یہ صفت ہو "حِیْنًا" کی "لِمَا نَرٰی" اس میں لا تعلیل کے لئے ہے اور کلمہ "ما" مصدریہ ہے یعنی ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھا جو ان کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرنے کی خصوصیت پر دلالت کرتا ہے اور یہی ان کا فضل اور ان کی بھلائی ہے۔ (عمدۃ القاری: ج ۱۶، ص ۳۴۱)

بَابُ ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کا ذکر

اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو عبدالرحمن بن معاویہ بن ابو سفیان (ان کا نام صخر تھا اور ان کی کنیت ابو حنظلہ تھی) بن حرب بن ابی امیہ ابن عبدالشمس بن عبد مناف قریشی اموی کا ذکر کیا ہے، ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھا، پس معاویہ اور ان کے والد ایمان لے آئے فتح مکہ کے موقع پر، ایک قول کے مطابق انہوں نے حدیبیہ کے زمانہ میں اسلام قبول کیا اور ان کی والدہ بھی بعد میں مسلمان ہو گئی تھیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دمشق کا گورنر بنایا تھا ان کے بھائی یزید بن ابو سفیان کی شہادت کے بعد ۹ ہجری تک یہ اس پر قائم رہے خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت

مولانا مفتی محمد اکرام المحسن فیضی صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق عقیدہ اہل سنت بیان کرتے ہوئے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب لکھتے ہیں



حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سوال: حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم الشان صحابی رسول ﷺ اور آپ دربار رسالت کے کاتبوں میں سے تھے۔ امین اسرار الٰہی تھے اور آپ مجتہد تھے۔ ان پر اعتراض کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ:

لا یستوی القٰعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجٰھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجٰھدین باموالھم وانفسھم علی القٰعدین درجۃ وکلا وعد اللہ الحسنیٰ وفضل اللہ المجٰھدین علی القٰعدین اجراً عظیماً

(پ۵، النساء: ۹۵ کنز الایمان)

ترجمہ: برابر نہیں وہ مسلمان کے بے عذر جہاد سے بیٹھے رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔

۱......حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! معاویہ کو حساب و کتاب کی تعلیم سے سرفراز فرما اور عذاب سے محفوظ رکھ۔

(مسند احمد، تاریخ الخلفاء ص ۲۸۷، الناھیہ عن طعن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۳۱)

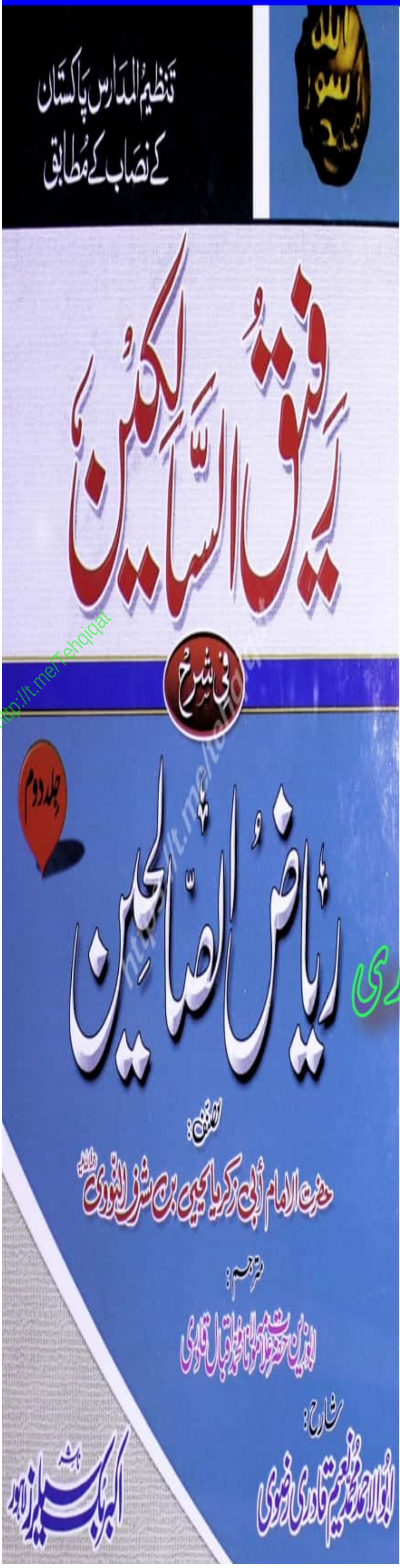
۲......حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ان کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور لوگوں کو ان کے ذریعے ہدایت عطا فرما۔ (جامع ترمذی، تاریخ الخلفاء ص ۲۸۷، الناھیہ عن طعن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۳۲)

۳......حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

24

مترجم شرح شفاء شریف مولانا ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



کچھ نکلوالیتا ہے، حالانکہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں تو جو کچھ میں اس کو دیتا ہوں اس میں اس کے لئے قطعا برکت نہیں ہوتی۔ (مسلم)

تعارفِ راوی:

آپ کا نام شریف معاویہ ابن ابوسفیان ابن حرب ابن امیہ ابن عبدالشمس ابن عبدمناف ہے، آپ پانچویں پشت یعنی عبد المناف میں حضور سے مل جاتے ہیں، آپ کی والدہ ہند بنت عتبہ ابن ربیعہ ابن عبدالشمس ابن عبدمناف ہیں۔ آپ صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے، مگر فتح مکہ کے دن اسلام ظاہر کیا۔ حضور کے سالے ہیں، کاتب وحی ہیں، عہد فاروقی میں شام کے حاکم بنے، چالیس سال وہاں کے ہی حاکم رہے، امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہما نے آپ کے حق میں خلافت سے دست برداری فرما کر صلح فرمالی۔ آپ کی وفات ۴ رجب ۶۰ھ لقوہ کی بیماری سے ہوئی ۷۸ سال عمر پائی، آپ کے پاس حضور کا تہبند، چادر شریف، قمیص مبارک اور کچھ بال و ناخن شریف تھے وصیت کی تھی کہ مجھے اس لباس شریف میں کفن دینا اور میرے منہ اور ناک میں ناخن اور بال شریف رکھ دینا، آپ کے پورے حالات شریف ہماری کتاب امیر معاویہ میں دیکھو۔ (مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ)

(اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ حرف المیم، فصل فی الصحابہ، مرآۃ المناجیح جلد اول)

شرح:

حدیث شریف میں ہے: "جس کے پاس بقدر کفایت ہو اور وہ سوال کرے قیامت کے دن اس کے منہ کا گوشت گل کر گر پڑے گا کہ ہڈی کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا۔"

("سنن ابن ماجہ"، کتاب الزکاۃ، باب: من سال عن ظھر غنی، الحدیث: ۱۸۴۰، ج ۲، ص ۴۰۲......)

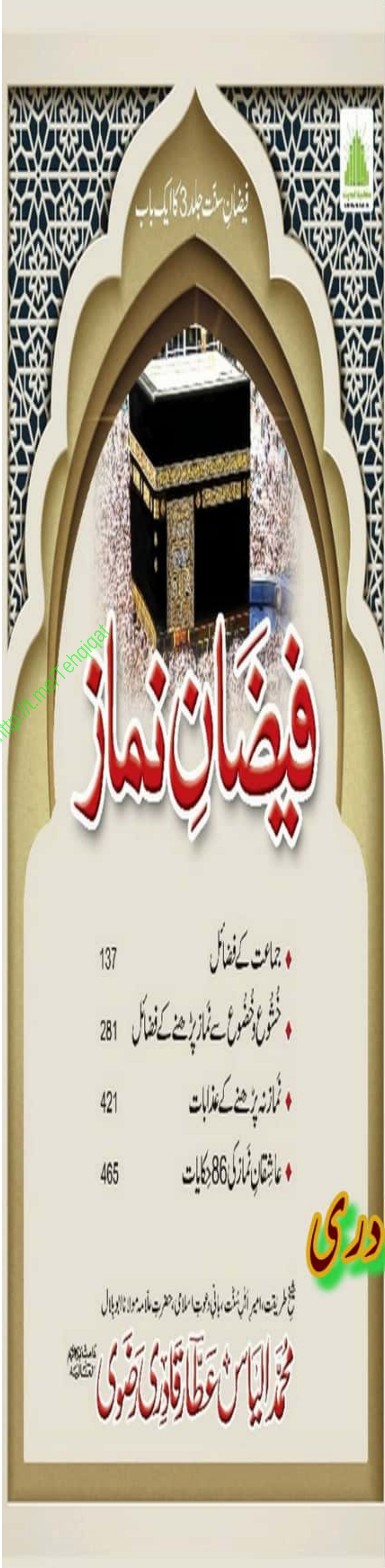
دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ "وہ جو کچھ لیتا ہے دوزخ کی آگ ہے اب چاہے بہت لے یا تھوڑی"، کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! کس قدر رکھتا ہو تو سوال نہ کرے؟ فرمایا: "صبح و شام کا کھانا۔"

(سنن ابی داود"، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی من الصدقۃ، وحد الغنی، الحدیث: ۱۶۲۹، ج ۲، ص ۱۶۴، بالفاظ متقاربۃ......و "الجامع الصغیر"، حرف المیم، ح ۵۳۲)

سوال بقدرِ حاجت درست ہے اور حاجت باختلاف اشخاص واوقات واحوال وأمصار مختلف۔ پس غیر خدا سے سوال فِیْ نَفْسِه قَبِیْح ہے اور اس کی اجازت بوجہ ضرورت، الضرورات تُبِیح المحظورات (یعنی: ضرورتیں

امیرِ اہلِ سنت بانیِ دعوتِ اسلامی مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتبِ وحی لکھتے ہیں



کہ میں نے اس لیے جگا دیا کہ اگر اس وقت کی نَماز فوت ہو جاتی تو آپ خوب اَفسوس کرتے اور دَردِ دل سے روتے دھوتے، نَماز چھوٹنے کے غَم میں آپ کا افسوس اور آپ کی بے قراری اور بارگاہِ ربِّ باری میں آپ کی گِریہ وزاری (یعنی رونا دھونا) ثَواب میں دوسو رَکعت نمازوں سے بھی بڑھ جاتی! لہٰذا میں نے آپ کو نَماز کے لیے جگا دیا ہے تا کہ آپ کا ثَواب بڑھنے نہ پائے۔

مَنْ حَسُودَم از حَسَد کردم چُنِیں
مَنْ عَدُوَّم کارِ مَن مَکر اَسْت وکِیں

یعنی میں مُسلمانوں کا حاسِد ہوں اور اِسی جَذْبۂ حسد کی وَجہ سے میں نے آپ کو نَماز کے لیے جگا دیا (تا کہ آپ کو زِیادہ ثَواب نہ مل سکے) میں تو مسلمانوں کا دُشمن ہوں، دھوکا اور دُشمنی ہی میرا کام ہے۔ (مثنوی معنوی مع تفسیر عرفانی مثنوی معنوی ج۲ دفتر دوم ص۳۲۸، ۳۴۸ ملخصاً)

شیطان کے پُر فریب جال سے بچنا مشکل ہوتا ہے

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بیت! دیکھا آپ نے! ہم گناہ گار تو کس شُمار وقِطار میں ہیں؟ ایک صَحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شَیطان اپنی شیطانی حَرکتوں سے باز نہ رہا! اللہ پاک ہم سب کو حقیقی مَعنوں میں اِخلاص کی نِعمت سے مالا مال فرمائے۔

بَنا دے مجھ کو اِلٰہی! خُلُوص کا پیکر
قَریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یا ربّ! (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۷۸)

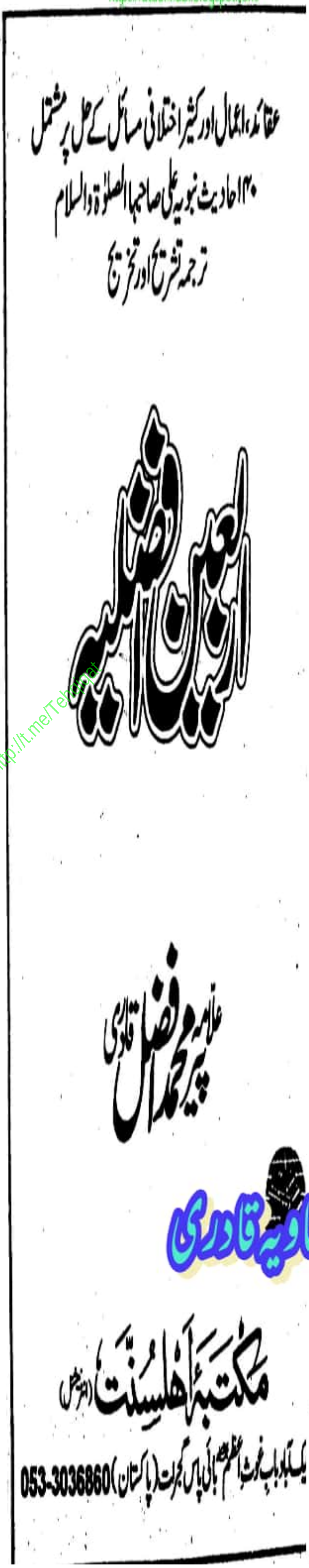
اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابو معاویہ قادری

تذکرۂ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے ایمان افروز حِکایت سُنی، سُبحٰنَ اللہ! عاشِقِ نَماز، کاتِبِ وَحی، صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا بھی نَماز سے کیا خوب والِہانہ عِشق تھا! مَرحبا! حضرتِ سیِّدُنا امیرِ

پیر افضل قادری صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



کر کے مسلمانوں کی شیرازہ بندی فرمائی۔

اب کئی لوگ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہادی اختلافات کو غلط رنگ دے کر صحابی رسول کاتب وحی حضرت امیر معاویہ کی شان میں تبرا بازی کرتے ہیں جبکہ جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مصالحت کی اور اس کے بعد تقریباً 20 سال تمام صحابہ وتمام اہل بیت اور دنیا بھر کے تمام مسلمان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت وامامت پر متفق رہے۔ لہٰذا حدیث بالا کی رو سے جو شخص حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے فیصلوں سے بغاوت کریگا وہ ان کی سرداری سے نکلے گا اور جو ان کی سرداری سے نکلے گا وہ جنتی نہیں ہوگا۔

دوسری طرف سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی پوری سیرت طیبہ روشنی کا مینار ہے لیکن آپ کا سب سے بڑا کردار یہ ہے کہ آپ نے یزید خبیث کے فسق وفجور کی بناء پر اس کی بیعت کرنے سے انکار فرمایا اور واضح فرمادیا کہ یزید مسلمانوں کا حاکم ہونے کی شرعی اہلیت نہیں رکھتا اور اس کی پاداش میں میدان کربلا میں فقید المثال قربانیاں پیش کیں

لہٰذا جو لوگ (دیوبندی واہلحدیث) یزید خبیث کو امام برحق اور جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی وغیرہ قرار دیتے ہیں وہ اس حدیث نبوی کے باغی ہیں اور ایسے لوگ امام حسین رضی اللہ عنہ کی سرداری سے نکل کر جہنم کی طرف رواں دواں ہیں۔

حوالہ جات

حوالہ 18: "جامع ترمذی" کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب الحسن والحسین، حدیث نمبر 3701.

حوالہ 19: "صحیح ابن حبان" جز نمبر 15، صفحہ نمبر 412، حدیث: 6959.

حوالہ 20: "صحیح بخاری" کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، 3357.

علامہ ظفر القادری بکھروی صاحب جنہوں نے یہ کتاب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و دفاع میں لکھی آپ اس کتاب میں 27 دلائل سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی ثابت کرتے ہیں



حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتبِ وحی!

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جناب فیضی صاحب نے اپنی کتب میں کاتب وحی ہونے پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا ہے اور صرف کاتب خطوط کا ثابت ہونا مانا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب شرح خصائص علی میں چند عصر حاضر کے محققین کے اقوال پیش کیے ہیں۔

قارئین کرام کے سامنے چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں جس کے بعد وہ نتیجہ خود اخذ کر سکتے ہیں کہ حق کیا ہے؟اور دلائل کس کے موقف کو ثابت کرتے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان امام بیہقیؒ (متوفی 458ھ) نے نقل کیا ہے۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ :

"أخبرناه أبو عبدالله الحافظ: حدثنا علي بن حمشاد: حدثنا هشام بن علي: حدثنا موسى بن إسماعيل: حدثنا أبو عوانة عن أبي حمزة قال: سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: كنت ألعب مع الغلمان فإذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت: ما جاء إلا إلي فاختبأت على باب فجاء فحطأني حطأة قال: اذهب فادع لي معاوية، وكان يكتب الوحي" إلخ.

(دلائل النبوۃ ج۶ص۲۴۳)

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔اس روایت "وكان يكتب الوحي "اور آپ (سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وحی لکھتے تھے، سے امیر معاویہؓ کا کاتبِ وحی ہونا ثابت ہے۔

اور اس (قول) کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں،

قد صح عن ابن عباس۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت ہے صحیح ہے۔

(دلائل النبوۃ.....باب ما جاء فی دعائہ..... ج6ص 243 ،تاریخ الاسلام حرف المیم معاویہ بن ابی سفیان ج4ص 309)

مولانا فدا حسین رضوی صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں اس کتاب پر جن علماء کی تقاریظ ہیں وہ بھی پیش خدمت ہے



کاتب وحی تھے:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ یوں ارقام فرماتے ہیں کہ:

"معاویہ بن ابی سفیان الخلیفۃ صحابی اسلم قبل الفتح وکتب الوحی"۔(1)

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ خلیفہ صحابی ہیں فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے اور آپ کاتب وحی تھے۔

محقق ابن محقق شارح صحیح بخاری سید محمود احمد رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپکو کاتب و[حی] لکھا مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو کاتب وحی لکھا۔ اور متعدد ا[ئمہ] اہل سنت نے اس بات کی تصریح فرمائی۔

ہاں او رافضی: جن سے حضور وحی کی کتابت کروائیں وہ بڑے قریب کے صحابی ہو[تے] ہیں۔

مولانا مفتی عبدالرسول منصور الازہری صاحب مرویات امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہوئے آپ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



استاذی المحترم مدظلہ العالی۔حدیث کی معروف 6 کتابوں میں بسلسلہ احکام شریعت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں تفصیلاً ذکر فرما کرعنداللہ ماجورہوں۔

السائل

تنویراحمد

متعلم ادارہ محی الاسلام برطانیہ

20 جنوری 2005ء/9/ذوالحجہ 1425ھ

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

الجواب

صحابیء رسول ﷺ اور کاتب دربار نبوی ﷺ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بسلسلہ احکام شریعت اصحاب صحاح ستہ نے جو احادیث روایت کی ہیں ان کی تعداد 30 ہے ذیل میں ان کا ذکر کیا جارہا ہے۔

1۔ عورتوں کے بالوں میں جُوڑا بنانے کی حرمت اس حدیث کو آپ سے امام بخاری اور امام مسلم وغیرھما نے روایت کیا ہے---------{1}

اس حدیث کی صحت کی تائید حضرت اسماء، حضرت عائشہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنھم کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔

2۔ لاتزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق-----{2}

{1} بخاری 3468،مسلم 2127 کتاب اللباس {2} بخاری 3641 مسلم 1037 کتاب الامارت

محقق رضویات مولانا علامہ حنیف خان رضوی صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں

کلماتِ جلیلہ

شیخ الحدیث مفتی محمد حنیف خاں رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے اپنی تصانیف میں جہاں اسلامیات کے متعدد عنوانات پر لکھا وہیں رجال صحابہ و تابعین اور محدثین و فقہا کے تعلق سے بھی بہت کچھ تحریر فرمایا ہے اور ان کے سلسلہ میں اہل سنت کا جو صحیح موقف ہے اس کو واضح بھی کیا ہے۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں اور ان کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ کاتبینِ وحی کی صف میں شمار ہوتے ہیں، گویا آپ کو بارگاہِ رسالت سے وہ اہم ذمہ داری سونپی گئی تھی جس پر مذہب اسلام کی بنیاد ہے، اس لیے آپ کی شخصیت کتنی اہم ہے کسی صاحبِ ایمان کے لیے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ واضح رہے کہ ہم اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابۂ کرام عادل و ثقہ ہیں، ان سب سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے، لہٰذا ان میں سے کسی کی جناب میں لب کشائی کسی مومن کا شیوہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اعلیحضرت نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی اور اپنی متعدد تحریروں میں ہمیں آگاہ کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی طرح کی بہتان طرازی یا ان پر سب و شتم ہرگز جائز نہیں بلکہ اس کے مرتکب کا ایمان خطرے میں ہے۔

افاداتِ رضویہ سے ماخوذ

صحابیٔ رسول ﷺ، کاتبِ وحی، مجتہد و فقیہ اور پہلے بادشاہِ اسلام کے فضائل و مناقب کا بیان

الإفادات الرضوية في مدح الأمير معاوية

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان

مؤلف

ڈاکٹر حامد علی علیمی

(ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی)

تقدیم

محقق رضویات، علامہ مفتی محمد حنیف خان رضوی (انڈیا)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: +922132439799

ابو معاویہ قادری

مصنف کتب کثیرہ مولانا غلام مصطفےٰ مجددی صاحب جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و عظمت پر مقالہ لکھا آپ اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



اور ہند بنت عتبہ نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر کو "دار الامان" قرار دیا۔ (عام کتب سیر)

قبول اسلام کے بعد آپ نے غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں شرکت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو چالیس اوقیہ سونا یا چاندی اور سو اونٹ عطا فرمائے۔ (سیر الصحابہ صفحہ ۶/۳۷) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کاتب وحی بھی مقرر فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں آپ نے اپنی خداداد لیاقت، بہادری اور دور اندیشی کے خوب جوہر دکھائے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو بہت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ۴۰ھ میں شہادت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق ہوئے۔ انہوں نے چھ ماہ مسند خلافت پہ رونق افروز رہنے کے بعد آپ کے ہاتھ پہ بیعت کر لی اور آپ کو مسلمانوں کا بلا شرکت غیرے امیر تسلیم کر لیا۔ اہل تشیع کی مشہور کتاب "رجال کشی" میں درج ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلایا اور یہ دونوں شہزادے تشریف لائے۔ انہوں نے بیعت کیلئے کہا تو انہوں نے بیعت کر لی۔ ان کے ساتھ قیس بن سعد نے بھی بیعت کی۔ (رجال کشی صفحہ ۱۰۲) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کچھ لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا:

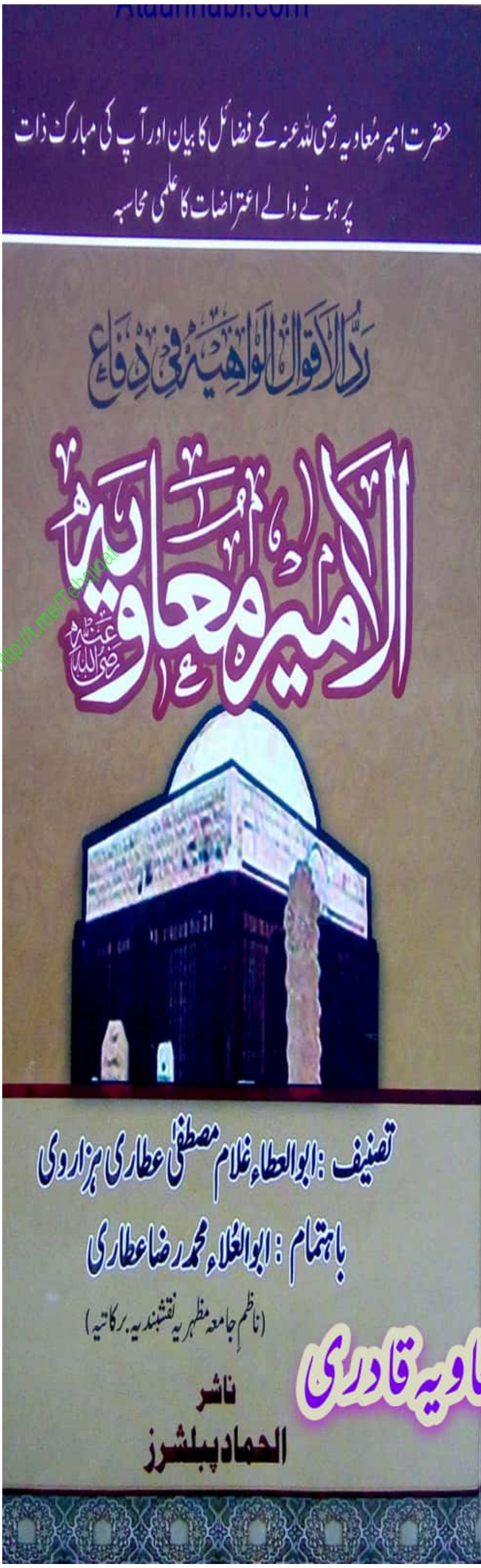
"وائے برشما، نمیدانید کہ من چکار کردہ ام برائے شما، بخدا سوگند کہ آنچہ من کردہ بہتر است از برائے شیعیان من از آنچہ آفتاب برآن طالع میکرد، آیا نمیدانید کہ من امام واجب الاطاعۃ شمائم و یکے از بہترین جوانان بہشت بنص حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" یعنی تم پہ افسوس کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے تمہارے لئے کیا کیا، خدا کی قسم میں نے اپنے ساتھیوں کے لئے ہر اس چیز سے بہتر کام کیا ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، میں تمہارا واجب اطاعت امام ہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جوانان جنت کا سردار بنایا ہے۔" (جلاء العیون صفحہ ۱/۴۰۳)

حجر بن عدی اور عبیدہ بن عمرو نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے مایوس ہو کر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مائل کرنے کی کوشش کی کہ اے ابو عبد اللہ "شریتم الذل بالعز" "آپ نے عزت کے بدلے ذلت خرید لی" اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے امیر معاویہؓ کے خلاف اعلان جنگ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا! "انا قد بایعنا وعاهدنا ولا سبیل الی نقض بیعتنا" "ہم بیعت کر چکے ہیں، وعدہ کر چکے ہیں، اب اس کو توڑنے کا کوئی راستہ نہیں۔"

(اخبار الطوال صفحہ ۲۲۰)

مقام غور ہے کہ اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت داغدار ہوتی تو یہ حق و صداقت کے عظیم علمبردار کبھی ان کی بیعت نہ کرتے اور چشم فلک عہد یزید میں رونما ہونے والا معرکہ کربلا عہد معاویہ میں دیکھتی۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کا خاموش رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر برحق، سلطان عادل اور امام صالح تھے۔ آپ کے دور حکومت میں اسلام کو ترقی ہوئی۔ اصلاحات کا

مولانا غلام مصطفیٰ ہزاروی عطاری صاحب جنھوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و دفاع میں یہ کتاب لکھی آپ اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب وحی لکھتے ہیں



دونوں کی سمجھداری سے افضل ہے کیونکہ ان بزرگوں کا ایمان رسول اللہ ﷺ کی زیارت، فرشتے کی حاضری مشاہدہ وحی اور معجزات دیکھنے کی وجہ سے شہودی ہو چکا تھا اور اس قسم کے کمالات جو تمام کمالات کے اصول ہیں کسی کو نصیب نہیں ہوئے۔ اگر حضرت اویس قرنی کو معلوم ہوتا کہ صحبت کی فضیلت میں یہ خاصیت ہے تو انہیں (رسول اللہ ﷺ) کی صحبت سے کوئی چیز مانع نہ ہوتی اور وہ اس فضیلت پر کسی شئی کو ترجیح نہ دیتے لیکن اللہ جل جلالہ اپنی رحمت سے خاص فرماتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اے اللہ جل جلالہ اگرچہ تو نے ہم کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زمانے میں پیدا نہیں کیا مگر بحرمۃ سید المرسلین قیامت کے دن ہمارا انہی کے زمرے میں حشر فرما۔ (آمین) والسلام

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ کاتب وحی ہیں اور وحی کے علاوہ بھی آپ حضور ﷺ کے کاتب تھے چنانچہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد (ایک روایت کے مطابق) آپ کے والد گرامی نے حضور سید عالم ﷺ کے بارگاہ اقدس میں عرض کی تھی۔ یا نبی اللہ! میرے بیٹے کو اپنا کاتب بنالیجیے! تو حضور ﷺ نے ان کی عرض قبول فرمائی۔

(صحیح مسلم باب من فضائل ابی سفیان جلد ۶ صفحہ ۱۹۴۵ رقم ۲۵۰۱ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضور ﷺ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب مقرر فرمایا اور آپ اس خدمت کیلئے بارگاہ اقدس میں حاضر رہنے لگے جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں" ان معاوية كان يكتب بين يدى النبى ﷺ "یعنی بے شک امیر معاویہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی مسند عبد اللہ بن عمر جلد ۱۳ صفحہ ۵۵۳ رقم ۱۴۳۳۶ مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ)

مفتی رضا الحق اشرفی مصباحی صاحب جنہوں نے یہ کتاب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفاع میں لکھی اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھا ہے

اَلنَّاهِيَةُ عَنْ اَبَاطِيْلِ الرَّوَافِضِ فِي مُعَاوِيَة رضی اللہ عنہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر شیعوں کے اعتراضات کے جوابات

دِفاعِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

مفتی رضاء الحق اشرفی مصباحی

ناشر

اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی ملحقہ السید محمود اشرف دار التحقیق والتصنیف

جامع اشرف خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں درگاہ کچھوچھہ شریف

امبیڈکر نگر یوپی (الہند)

(سیر اعلام النبلاء: ۱۲۲/۳)

فتح مکہ کے دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنا اسلام اعلانیہ طور پر ظاہر کر دیا تو رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ کو مبارک باد دی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے: وَ اَظْهَرْتُ اِسْلَامِيْ يَوْمَ الْفَتْحِ فَرَحَّبَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ كَتَبْتُ لَهٗ۔

ترجمہ:

میں نے فتحِ مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مبارک باد پیش فرمائی پھر میں کاتب وحی ہوا۔ (مصدر سابق)

آپ کے اسلام لانے کے بعد سے ہر زمانے میں آپ کی صحابیت پر امت مسلمہ کا اتفاق چلا آرہا ہے۔ آپ کی صحابیت کا انکار کرنے والا شخص اہل سنت سے خارج، رافضی جہنمی ہے۔

ابو معاویہ قادری

علامہ لیاقت علی رضوی صاحب
حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں بہت کامل گزرے ہیں اور عورتوں میں صرف مریم بن عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کامل ہیں اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

(صحیح بخاری، ۳۷۶۹، صحیح مسلم، ۲۴۴۷، جامع ترمذی، ۱۸۳۴، سنن نسائی، ۶۸۱۷)

اس سے بڑھ کر منافقت اور کیا ہوگی کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کا کلمہ پڑھے اور پھر آپ ﷺ کی حدیث کو نہ مانے؟ جب قرآن اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت موجود ہے تو کون ظالم ہے جو اس کا انکار کرے۔ اگر کسی نے آپ رضی اللہ عنہا کی برأت کا انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کاتب وحی صحابی ہیں۔ اور آپ کی خلافت کی مسلمانوں نے بیعت کی۔ اور آپ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت سے محبت رکھنے والے تھے۔ تاریخ اسلام میں یہ واضح موجود ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما نے آپ سے صلح فرمائی۔ جو مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان ہوئی۔ جس کی پیش گوئی خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی۔

امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی صحیح میں یہ حدیث لکھتے ہیں۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ منبر پر جلوہ فرما تھے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما آپ کے پہلو میں موجود تھے آپ ﷺ ایک دفعہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے اور فرمایا: یہ میرا بیٹا (حسن) سردار ہے۔ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا

(صحیح بخاری، ج ا، ص ۵۳۱، قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان خلافت کی بیعت پر جو صلح ہوئی وہ اس حدیث کی پیش گوئی کے مطابق بالکل درست

شارح سنن نسائی ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحی خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں



کتاب الفضائل

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام کی ان چند عظیم الشان ہستیوں میں سے ایک ہیں، جن کے احسانات امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر ہیں، کہ شاید یہ امت قیامت تک ان کے احسانات سے سبکدوش نہ ہو سکے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان چند صحابہ کرام میں سے ہیں، جن کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلسل حاضری، رب تعالیٰ جل اللہ جلالہ کی طرف سے نازل شدہ وحی کی کتابت، آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط لکھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صھری رشتے دار (برادر نسبتی) ہونے کا شرف حاصل ہے۔

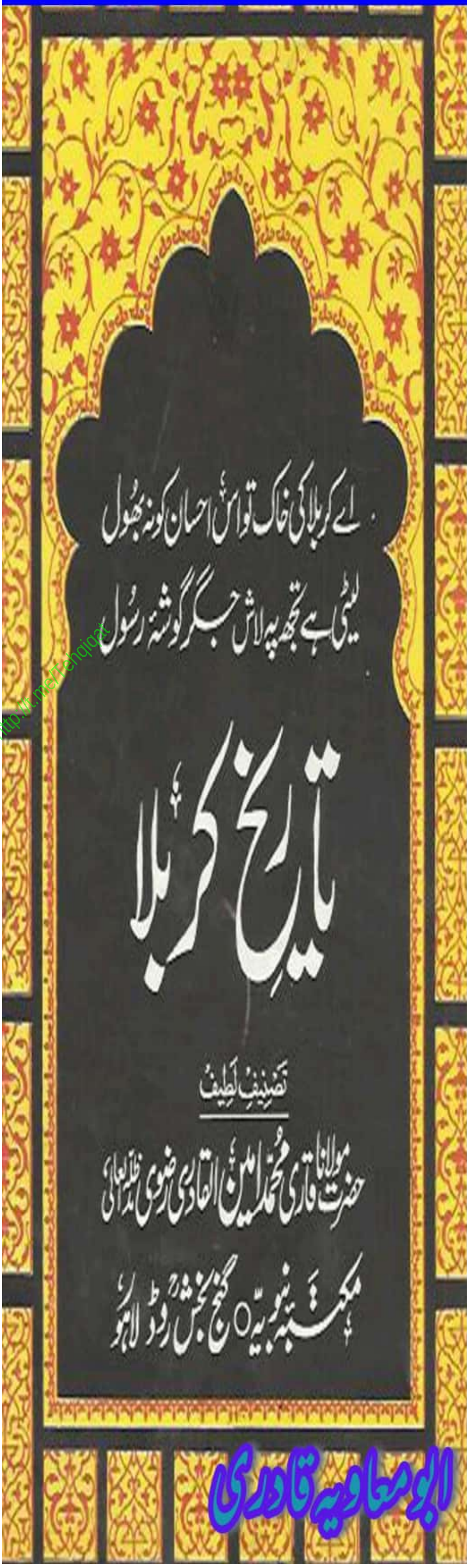
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عالم اسلام کی وہ مظلوم ترین ہستی بھی ہیں، کہ جن کے ذاتی کمالات ومحاسن اور اعلیٰ کردار کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا، بلکہ ان کو چھپانے کی پیہم کوششیں کی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ذات پر نہ صرف بے بنیاد الزامات لگائے گئے، بلکہ ایسی ایسی من گھڑت باتیں پھیلائی گئیں کہ جن کا کسی بھی عام مسلمان تو در کنار، کسی بھی شریف النفس انسان میں پایا جانا بہت مشکل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف مختلف فتنوں نے جو بے سروپا پروپیگنڈہ کیا، وہ اتنا زور آور تھا، کہ اس سے آپ رضی اللہ عنہ کا وہ حسین وعالی کردار جو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور نظر کرم سے پیدا ہوا تھا۔ نظروں سے اوجھل ہوتا چلا گیا۔ اس پروپیگنڈے میں پرایوں کے ساتھ ساتھ بہت سارے اپنے بھی بہہ گئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عصر حاضر کا انسان زیادہ تر آپ رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین کے قائد یا یزید کے والد کے طور پر جانتا ہے۔ لیکن وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر، وحی خدا کے کاتب، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی، جن کو نبی کریم نے ھادی اور مہدی ہونے کی دعائیں دیں، جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ ہونے کا مژدہ سنایا، جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ حسنین وطائف میں شرکت کی، جنہوں نے سلیمہ کذاب جیسے جھوٹے مدعی نبوت کا قلع قمع کرنے میں اہم کردار ادا کیا، جنہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے خلیفہ کے دور میں قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا، جنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں عیسائیوں کی طاقت کا قلع قمع کیا، جنہوں نے تاریخ اسلام میں سب سے پہلے بحری بیڑہ تیار کیا، جنہوں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ رومی عیسائیوں کے خلاف جہاد میں گزارا، آج کا مسلمان انہیں فراموش کر چکا ہے۔ عصر حاضر میں اکثر لوگ یہ تو جانتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ ہیں: جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کی تھی، لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ قبرص، روڈس، صقلیہ، سوڈان، قسطنطنیہ، افرنطیہ، ملطیہ، روم کے قلعے، ذی خشب، بجستان، سندھ، کابل، قندابیل (ہندوستان)، افریقہ، بخارا، سمرقند کو فتح کرنے کا سہرا کس کے سر ہے؟۔ سالہا سال کے خلفشار کے بعد ایک جھنڈے تلے مسلمانوں کو اکٹھا کس نے کیا؟ جہاد کا فریضہ از سر نو کس نے زندہ کیا؟ اپنے دور حکومت میں حالات کے مطابق شجاعت وجواں مردی، علم وعمل، حلم وبردباری، امانت ودیانت، جود وسخا، محبت اہل بیت وصحابہ کرام، حکومتی امراء کی احتسابی اور نظم وضبط کی بہترین مثالیں کس نے قائم کیں؟ افسوس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ ساری خصوصیات وصفات نامناسب سوچ وفکر اور رویوں کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ اس مختصر مقالہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حسین کردار کے انہی پہلوؤں کو بیان کرنا مقصود ہے، تا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حقیقی کردار کی دلکش تصویر سامنے آ سکے، جو کہ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان بھی ہے، حقیقت کا بیان بھی اور گمراہی وبے اعتدالی سے بچنے کا سامان بھی ہے۔

سبب تالیف: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الخصائص" کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے اہل مصر اور خصوصاً اہل دمشق کو حضرت

قاری محمد امین القادری رضوی

حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



سے ہوئے اور دوسرے رشتہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سالے بھی ہوتے ہیں کیونکہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ وہ حضرت امیر معاویہ کی حقیقی بہن ہیں۔ اسی لیے مولانا روم نے آپ کو مثنوی شریف میں تمام مومنوں کا ماموں تحریر کیا ہے وہ اسی لحاظ سے ہے۔ (حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۳۴، تاریخ الخلفاء ص ۲۸۷)

حضرت امیر معاویہ کا قبولِ اسلام

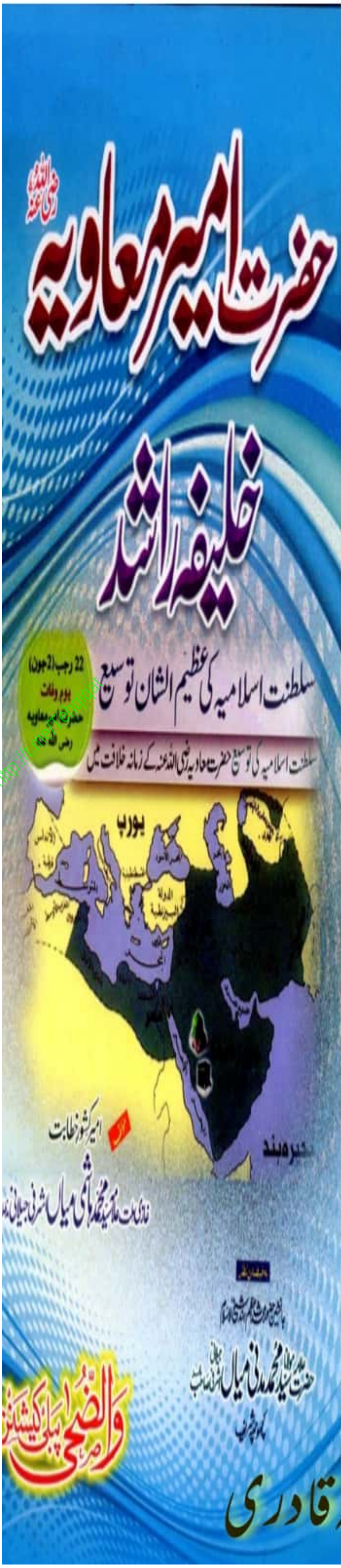
حضرت امیر معاویہ نے کب اسلام قبول کیا اس کے بارے میں مفتی اعظم ہند و پاک علامہ احمد یار خاں صاحب نعیمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ امیر معاویہ خاص صلح حدیبیہ کے دن ۷ھ میں اسلام لائے۔ مگر مکہ والوں کے خوف سے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ پھر فتح مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرمایا۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے وہ ظہور ایمان کے لحاظ سے ہے۔ (حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۳۵)

ایمان لانے کے بعد غزوہ حنین میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سو (۱۰۰) اونٹ اور چالیس (۴۰) دینار اوقیہ سونا مرحمت فرمایا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین میں بھی آپ کا شمار ہوتا ہے۔ اور بعض حضرات اس کے بھی قائل ہیں کہ آپ کاتب وحی الٰہی بھی تھے۔

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ نے فرمایا اے معاویہ! اگر تم حکومت کو پاؤ تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔ حضرت امیر معاویہ کہتے ہیں کہ اس سے مجھے یقین کامل ہو گیا کہ مجھے حکومت ملے گی۔

آپ کے کارناموں کا آغاز عہد صدیقی ہی سے شروع ہو چکا تھا۔ ۱۹ھ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے بھائی یزید عثمان کے وصال کے بعد شام کا حاکم بنایا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں ان کو پورے شام کا حاکم بنا دیا۔ اور اس عہدے پر بیس سال تک فائز رہے۔ پھر عہد مرتضوی میں حضرت علی رضی اللہ

علامہ سید محمد ہاشمی میاں صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



61

قارئین کو مذکورہ بالا بیس (۲۰) شہادتوں سے یہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سید کائنات ﷺ اور اکابر صحابہ کے نزدیک ہادی ومہدی، لائق وفائق فقیہ ومجتہد، ظاہر وباطن میں یکساں، شفیق ورحم دل اور حلیم بردبار تھے نیز آپ کی نماز نبی کریم ﷺ کی نماز سے غیر معمولی مشابہ تھی۔

کتابت وحی:-

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذہنی، فکری اور عملی خوبیوں کی بناء پر سرکار دوعالم ﷺ کو آپ پر بے پناہ اعتماد تھا۔ چنانچہ بارگاہِ رسالت سے کتابتِ وحی کا منصب جلیلہ عطا ہوا۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر علیہ الرحمتہ تقریب التہذیب میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف کراتے ہوئے 'کتابت وحی' کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

معاویہ بن ابی سفیان خلیفۃ صحابی اسلم قبل الفتح وکتب الوحی۔[1]	حضرت معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ اور صحابی ہیں فتح مکہ سے قبل اسلام لائے اور کاتب وحی تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو 'کاتب رسول' خود شیعی مورخ ابن ابی الحدید نے بھی لکھا ہے:

کان احد کتاب رسول اللہ ﷺ[2]	حضرت امیر معاویہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔

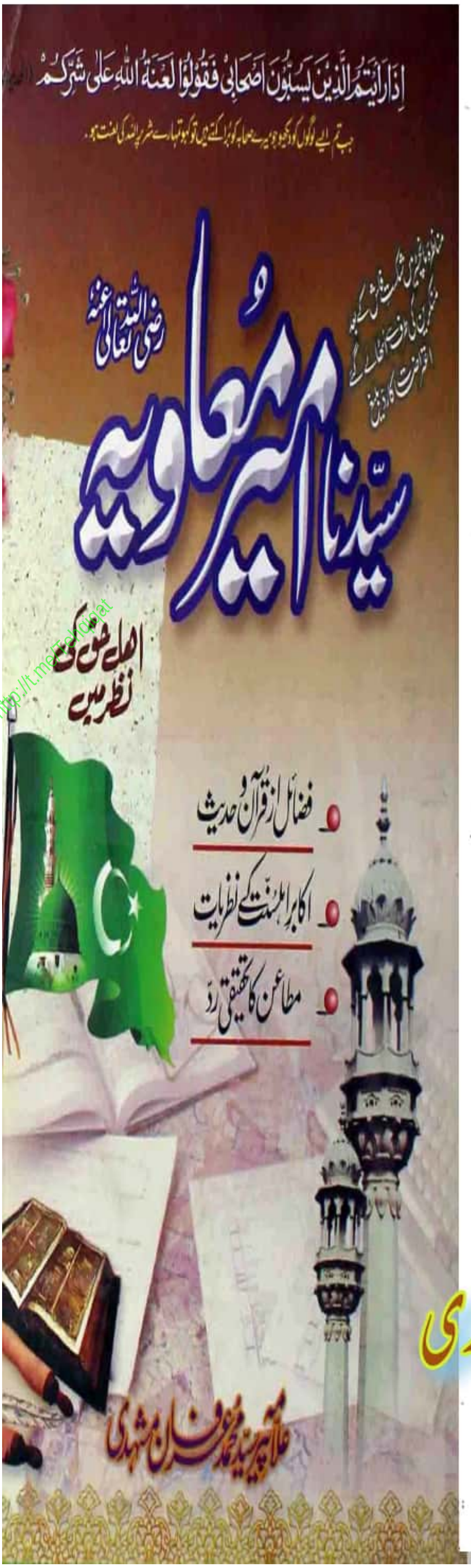
بہر حال وحی الٰہی کی کتابت کے لیے کسی ایسے ہی مخلص ترین شخص کو منتخب کیا جاسکتا ہے جس کی عظمتِ ایمانی اور طہارت قلبی ناقابل انکار ہو۔ اسی لیے شاتمان معاویہ نے اپنے فاسد جذبے کی تسکین کے لیے اس بات کو کافی اچھالا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو

---

۱ تقریب التہذیب ص ۳۵۷ ۲ ابن ابی الحدید ج ۱ ص ۳۳۸

ابو معاویہ قادری

سید عرفان شاہ مشہدی جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و دفاع میں یہ کتاب لکھی آپ اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



سے سوال کیا گیا کہ حضرت امیر معاویہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز میں کون افضل ہے؟ عبداللہ ابن مبارک غصے میں آئے اور فرمایا:

تم ان دونوں کی آپس میں نسبت پوچھتے ہو، خدا کی قسم! جو مٹی نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے حضرت معاویہ کی ناک کے سوراخ میں چلی گئی وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔"1

☆ جلیل القدر بزرگ حضرت معافی بن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

بھلا ایک تابعی ایک صحابی کے برابر کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں۔ ان کی بہن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقد میں تھیں، انہوں نے وحی خداوندی کی کتابت کی اور حفاظت کی اور پھر یہ حدیث پڑھی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس نے میرے اصحاب اور رشتہ داروں کو برا کہا، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔2

---

1 (البدایہ والنھایہ: ج ۸ ص ۱۳۹)

2 (البدایہ والنھایہ: ج ۸ ص ۱۳۹)

مولانا محمد صدیق ملتانی لکھتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی اور اللہ کی وحی پر امین ہیں



حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا رَأَیْتُمْ مُعَاوِیَۃَ یَخْطُبُ عَلٰی مِنْبَرِیْ فَاقْبَلُوْہُ فَاِنَّہٗ اَمِیْنٌ مَّامُوْنٌ۔

(تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۲۵۹)

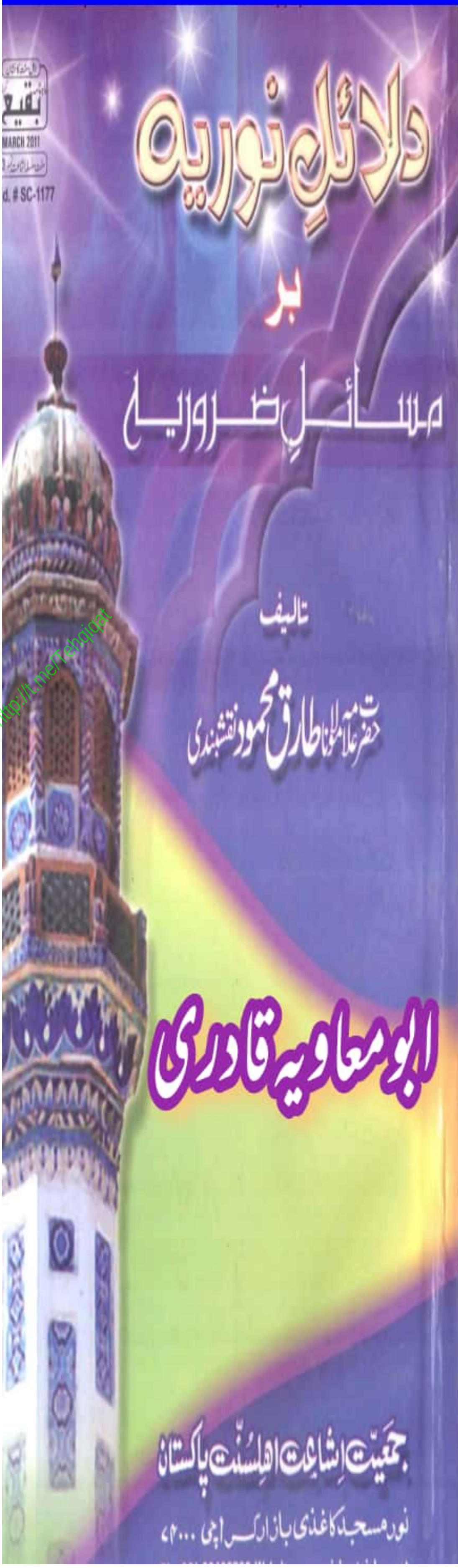
ترجمہ: جب تم معاویہ کو میرے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھو تو اس کی طرف آؤ اس کی بات سنو کیونکہ وہ امانتدار ہے اور امن میں آیا ہوا ہے۔

کسی نے حضرت معافی بن عمران رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاویہ عمر بن عبدالعزیز کی طرح ہیں آپ اس بات پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کسی پر قیاس نہ کرو۔ حضرت معاویہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رشتہ دار اور کاتب وحی ہیں اور اللہ کی وحی پر امین ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ اور رشتہ داروں کو میرے لئے چھوڑ دو جس نے ان کو گالیاں دیں اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۲۰۹)

کسی نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے تو آپ نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کا غبار جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر جہاد میں واقع ہوا وہ عمر بن عبدالعزیز سے ہزار گنا زیادہ اچھا ہے۔ کیوں نہ ہو کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں خیال رہے کہ عبداللہ بن مبارک وہ بزرگ ہیں جن کے علم، زہد، تقویٰ اور امامت پر تمام امت رسول متفق ہے اور ان سے حضرت خضر علیہ السلام ملاقات فرماتے تھے۔ (تطہیر الجنان، ص ۱۰)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مقام ہے کہ علامہ حافظ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ ابو اسامہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے۔

جبرائیل علیہ السلام کے مشورہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی کا اعزاز بخشا اس لیے کے وہ امین ہیں



جبرائیل علیہ السلام کے مشورہ سے نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی کا اعزاز بخشا اس لیے کہ وہ امین ہیں آپ کی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی بیوی ہیں اس لحاظ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سالے ہیں تمام مسلمانوں کے ماموں ہیں ان کے والد حضرت ابوسفیان نبی کریم ﷺ کے سسر اور ان کی والدہ ہندہ آپ ﷺ کی ساس ہوئیں۔ بغضِ معاویہ میں ہلکاں رہنے والے ان کے والد، والدہ پر بہتان طرازی کرتے وقت یہ نہیں سوچتے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سسر اور ساس کی توہین کر رہے ہیں حالانکہ حدیث پاک ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس خاندان میں میں نے شادی کی یا جس کسی نے میرے خاندان میں شادی کی ان پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔

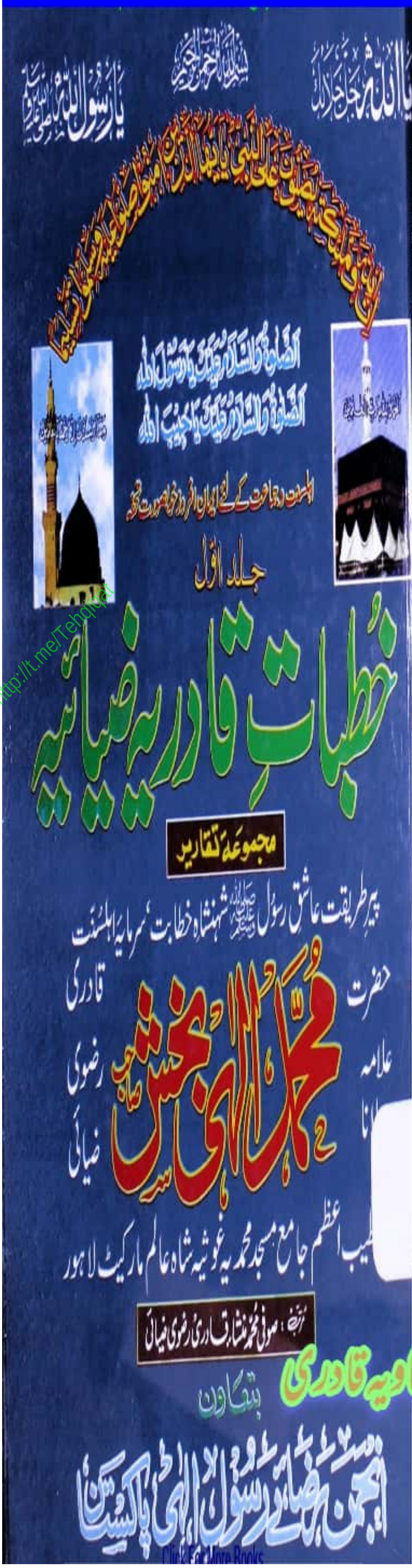
• حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک سو تریسٹھ احادیث مروی ہیں فتح مکہ سے قبل اسلام لائے جنگ حنین، یمامہ، قسطنطنیہ میں شریک ہوئے جس میں شریک ہونے والوں کو نبی کریم ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی آپ کے والد ابوسفیان اور والدہ ہندہ اور دیگر تمام اہلخانہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ کے لیے دعا فرمائی اے اللہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی اور مہدی بنا اور عذاب سے بچا۔

ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے ایک ہی سواری پر سوار تھے تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ کو علم اور حلم (نرمی) سے بھر دے۔ امام سیوطی فرماتے ہیں ابو بکر بن عاصم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حلم (بردباری و نرمی) پر مستقل ایک کتاب لکھی ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

• ایک مرتبہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو چوم رہی تھیں نبی کریم ﷺ نے ام حبیبہ سے پوچھا کیا تو اس سے محبت کرتی ہے انہوں نے عرض کیا کہ میرا بھائی ہے میں اس سے محبت کیوں نہ کروں نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک کی دو انگلیاں ملا کر فرمایا میں اور امیر معاویہ رضی اللہ

مولانا محمد الٰہی بخش قادری رضوی ضیائی
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیرِ مُعاویہ رضی اللہ عنہ کو علیحدہ کردیا۔ حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ جس گھوڑے پر سوار ہوں اگر اُس گھوڑے کی گرد راہ میرے جِسم پر پڑ جائے تو کل قیامت کو مَیں اِسے شفاعت کے طور پر پیش کروں گا۔ غوثوں، قُطبوں اَور مجدّدوں کی کتابوں سے معلُوم ہوتا ہے جب بھی حضرت امیرِ مُعاویہ رضی اللہ عنہ کا ذِکر آئے تو ادب و احترام کو نہ چھوڑنا ورنہ جہنّمی ہو جاؤ گے۔

حضرت امیرِ مُعاویہ رضی اللہ عنہ صحابیِٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یزید صحابی نہیں تھا۔ حضرت امیرِ مُعاویہ رضی اللہ عنہ نہ صِرف صحابیِٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بلکہ آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک انتہائی باعتماد اَور دِیانتدار صحابی تھے۔ یہ وُہ صحابی ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے نازل ہونے والی وَحی لکھوایا کرتے تھے اِسی لئے حضرت امیرِ مُعاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وَحی بھی کہا جاتا ہے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لِکھنا نہیں آتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں چند صحابی رضی اللہ عنہم ہیں جنہیں لِکھنا آتا تھا۔ جو کاتب وحی ہیں اُن میں حضرت امیرِ مُعاویہ بھی شامل ہیں۔

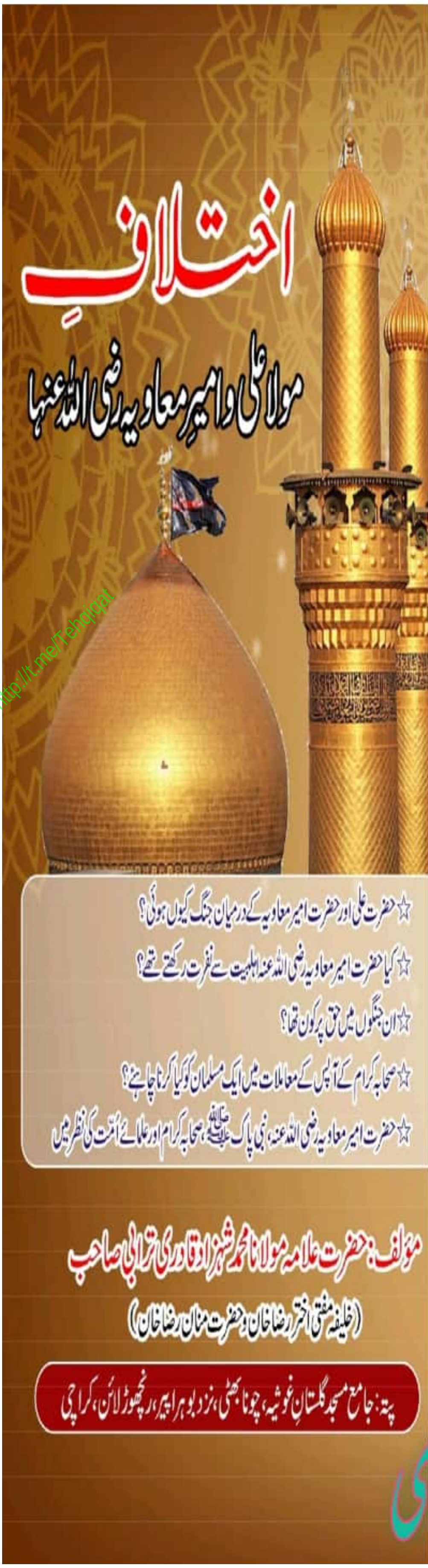
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان بادشاہوں کے نام لِکھنے، جواب تحریر کرنے اَور پڑھنے لِکھنے کا سارا کام جنابِ امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ کے سپُرد تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنی خِدمات اِنجام دینے کی سعادت بھی حاصل تھی مثلاً وضو کرانا، تیل لگانا بال مبارک کاٹنا۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیرِ مُعاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ مُعاویہ رضی اللہ عنہ کو قرآنِ پاک اَور حسابِ کائنات کا عِلم عطا فرما۔ یا اللہ مُعاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت والا اَور ہدایت دینے والا بنا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کو یہ دُعا نصیب ہو جائے اُس کے عِلم اَور ہدایتِ دِین میں کون سی کمی باقی رہ سکتی ہے۔

ایک موقع پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ مُعاویہ کو مُلکوں کی بادشاہت عطا فرما اَور اسے عذاب سے بچا۔

مصنف کتب کثیرہ مولانا محمد شہزاد قادری ترابی صاحب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



اعظم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی بنادے، مہدی بنادے۔ (بحوالہ: ترمذی شریف، ابواب المناقب' حدیث نمبر 1777' ص 755' مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ...... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہمیشہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے یاد کرتے اور ان کا نہایت ہی ادب و احترام کرتے، چنانچہ ہمیں بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرتے ہوئے ان کے متعلق زبان سنبھال کر گفتگو کرنی چاہیے۔

13...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول پاک ﷺ کے کاتب تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مشورہ لیا کہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کاتب بنایا جائے یا نہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اس سے کتابت کروایا کریں وہ امین ہیں۔ (البدایہ النہایہ، جلد 8، ص 127)

14...... ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی پاک ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا اے معاویہ! تیرے جسم کا کون سا حصہ میرے قریب ہے؟ عرض کیا میرا پیٹ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اسے علم اور حلم سے بھر دے (الخصائص الکبریٰ، جلد 2، ص 293)

ابو معاویہ قادری

مولانا غلام حسین ماتریدی صاحب جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و دفاع میں یہ کتاب لکھی آپ اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کاتب وحی تھے

آپ کی علمی پختگی اور شگفتگی حق کے ہی باعث دربارِ رسالت ﷺ میں آپ کو خاص مقام حاصل تھا۔ اسلام لانے کے بعد آپ مستقل حضور ﷺ کی خدمت میں رہنے لگے۔ جلد ہی آپ کو صحابہ کرام کی ایسی مقدس اور خوش نصیب جماعت میں شامل کرلیا گیا جسے نبی ﷺ نے کتابت وحی کیلئے مامور فرمایا تھا۔ چنانچہ جو وحی آپ ﷺ پر نازل ہوتی تھی اسے قلمبند کر لیتے تھے اور خطوط و مراسلہ جات کی نگرانی اور ترسیل کا کام بھی

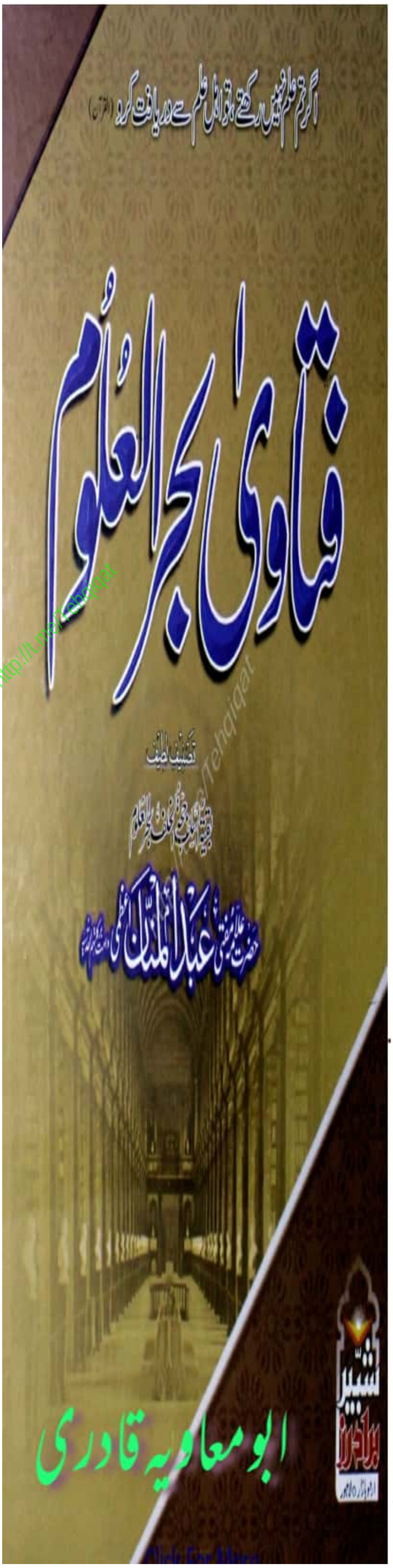
آپ کے ذمہ تھا۔ اس طرح گویا تاریخ اسلام میں صرف ایک حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی ذات ایسی ہے جسے کاتب وحی ہونے میں اور دنیا کے سب سے بڑے رسول ﷺ کی خدمت میں سیکرٹری کے طور پر رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہی دو باتیں حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی امانت و دیانت اور عدالت کیلئے ان کے خلاف تمام الزامات پر بھاری ہیں۔ علامہ ابن حزم کے مطابق: کاتبین وحی میں سب سے زیادہ حضرت زید بن ثابت آپ ﷺ کی خدمت میں رہے اور اس کے بعد دوسرا درجہ حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کا تھا۔ یہ دونوں حضرات دن رات آپ ﷺ کے ساتھ لگے رہتے اور اس کے سوا کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ (ابن حزم جوامع السیرہ ص ۲۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِأَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ (سورۃ عبس ۱۳) یعنی "قرآنی صفحات بہت معزز اور بلند درجے والے پاکیزہ ہیں چمکتے ہوئے ہاتھوں والے ہیں اور بہت زیادہ عزت والے لوگ ہیں۔" علامہ سید محمود آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں وفی حدیث سندہ حسن کان معاویۃ یکتب بین یدی رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام۔ قال المدنی: کان زید بن ثابت یکتب الوحی، وکان معاویۃ یکتب للنبی ﷺ فیما بینہ وبین العرب من وحی وغیرہ، فھو امین رسول اللہ ﷺ علی وحی ربہ، وھی مرتبۃ رفیعۃ۔

(الاجوبۃ العراقیہ ص ۱۵۷)

مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں واضح ہوا کہ کاتب وحی کے طور پر آپ کا درجہ کس قدر بلند تھا۔ قرآن کی زبان میں آپ کو بہت ہی عزت والا کہا گیا ہے۔ ایک مسلمان کیلئے

بحر العلوم علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب لکھتے ہیں جس میں آپ وحی اور خطوط کی کتابت فرمایا کرتے تھے



ہی لگ بھگ ہے۔

بدر میں یہ بھی مخالفین کی طرف سے لڑنے آئے تھے۔ کیا معاذ اللہ یہاں بھی آپ کہہ دیں گے کہ چچا بھتیجا ایک ہی تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷ھ میں اسلام لائے ان کو صرف تین سال کے لگ بھگ شرف صحبت ملا لیکن حضور کے صاحب اسرار اور ان سے اتنی حدیثیں مروی ہیں جتنی کسی اور صحابی سے مروی نہیں۔ اس قسم کے شکوک وشبہات سے کسی کی فضیلت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ تاریخ وحدیث نے بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فضل کو ذکر کیا ہے۔ مسلم شریف، ابو نعیم، امام ترمذی، امام طبرانی اور امام قسطلانی سبھی نے امیر معاویہ کو رسول اللہ ﷺ کا کاتب قرار دیا ہے۔ کاتب خطوط بھی کاتب وحی بھی۔

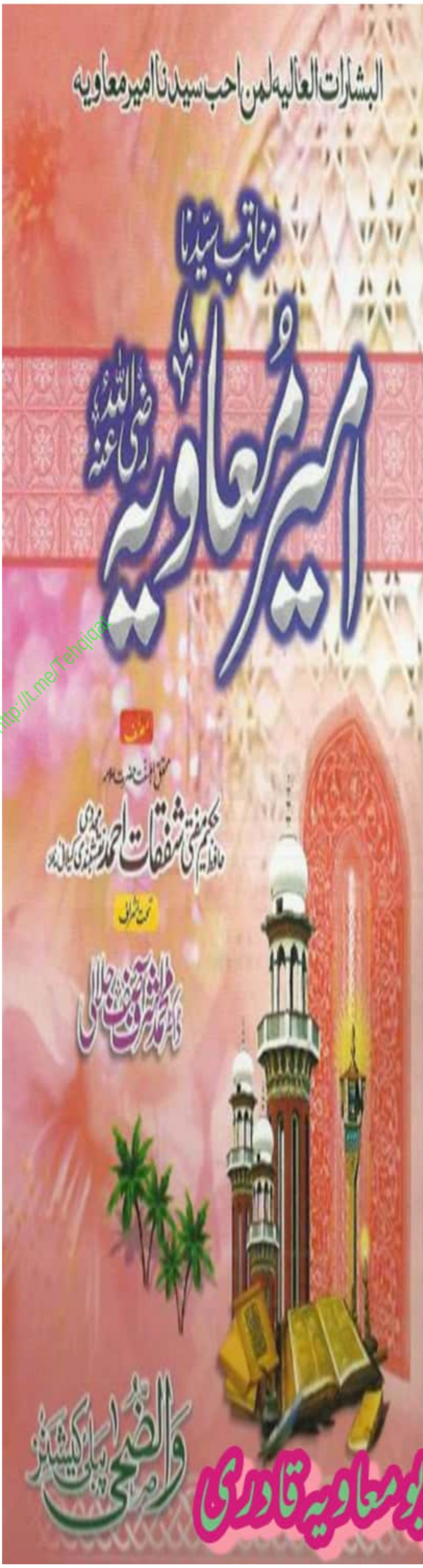
(۷) اس کی تصریح تلاش وتفتیش کے بعد بھی کتب تاریخ میں نہیں ملی۔ یوں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثرت سے نکاح کیے ہیں اور طلاقیں دی ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے نوے شادیاں کیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸) ہمارے نزدیک دونوں ہی باتیں ممکن ہیں ہاں ان میں سے کوئی بات نہ امام کی شان کے خلاف نہ اسلام کے مخالف۔

(۹) ان مصالح کے بارے میں یا وقت کے بارے میں قیاس آرائی تو کی جاسکتی ہے در حقیقت کیا سبب امام کے پیش نظر تھا کون بتا سکتا ہے ہمارا ایمان یہ ہے کہ وقت کے مناسب جو تدبیر تھی وہی امام نے اختیار فرمائی ویسے تاریخ میں یہ نہیں ہے کہ امام نے مدینہ منورہ میں ہی ٹھہر کر کوفہ جانے کا ارادہ کیا ہو بلکہ یہ ہے کہ آپ نے مکہ کا ارادہ کیا اور وہیں قیام پذیر ہوئے آپ کے پاس کوفہ سے خطوط آنے شروع ہوئے اور آپ نے وہاں جانے کی تیاری فرمائی حج آپ کا نفلی ہوتا اور کوفہ کے حالات کا تقاضہ فوری تھا۔

(۱۰) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ شمار کیے جاتے ہیں لیکن پانچویں نہیں چھٹے پانچویں خلیفہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ان کی مدت خلافت چھ مہینہ پر ختم ہو جانے کے بعد جب آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دست برداری اختیار فرمائی تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت جائز ہوگئی کہ اگر وہ خلافت جائز نہ ہوتو خود امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوگی۔ شرح فقہ اکبر میں ہے: "اول ملوك المسلمين رضی الله تعالیٰ عنه انما صار اماما حقا لما فوض اليه حسن بن علی الخلافة فان الحسن اليه بيعة اهل العراق بعد موت ابيه ثم بعد سنة اشهر فوض الامر معاوية"

محقق اہل سنت علامہ مفتی شفقات احمد نقشبندی مجددی صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



٧٦

ایک روایت کے الفاظ ہیں۔ اِحْفَظُوْنِیْ فِیْ اَصْحَابِیْ وَاَصْهَارِیْ فَمَنْ حَفِظَنِیْ فِیْهِمْ حَفِظَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ ...... الخ (ابن عساکر ج ٢٥ ص ١٤) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ اور میرے سسرال کے بارہ میں میرا لحاظ رکھا کرو۔ پس جس نے ان کے بارے میں میرا لحاظ رکھا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی حفاظت فرمائے گا۔

مسلم شریف کی یہ روایت پڑھنے کے بعد ہر غیر متعصب شخص پر حضور کی بارگاہ میں اس گھرانے کا مرتبہ و مقام اچھی طرح واضح ہو چکا ہو گا نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جناب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کی بارگاہ کے کاتب وحی بھی تھے۔ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ کی بہن حضرت رملہ جو کہ ام حبیبہ کی کنیت سے مشہور ہیں۔ حضور کی زوجہ محترمہ ہیں۔ اس لحاظ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور کے سالے اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ حضور کے سسر ہیں۔ آپ کے خاندان کے اس شرف کے متعلق بھی ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمالیں۔ اَنَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلٰی زَوْجَتِهٖ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَرَأْسُ مُعَاوِیَةَ فِیْ حِجْرِهَا وَهِیَ تُقَبِّلُهٗ فَقَالَ لَهَا اَتُحِبِّیْهِ قَالَتْ وَمَا لِیْ لَا اُحِبُّ اَخِیْ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُحِبَّانِهٖ (ابن عساکر ج ٢٥ ص ٩) ..... وَمِنْهُ فَوْزُهٗ بِمُصَاهَرَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم ...... وَقَدْ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم دَعُوْا اَصْحَابِیْ وَاَصْهَارِیْ فَاِنَّ مَنْ حَفِظَنِیْ فِیْهِمْ کَانَ مَعَهٗ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَمَنْ لَّمْ یَحْفَظْنِیْ فِیْهِمْ تَخَلَّ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ تَخَلَّ اللّٰهُ عَنْهُ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ (ابن عساکر ج ٢٥ ص ١٤) ...... وَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم عَزِیْمَةٌ مِنْ رَّبِّیْ وَعَهْدٌ عَهِدَهٗ اِلَیَّ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ

سیرت محبوبِ رحمٰن ﷺ

ترجمہ اردو

نظم الدرر والمرجان فی تلخیص سیرۃ سید الانس والجان

تالیف

مرزا خان بن رکن الدین جالندھری

ترجمہ وتحقیق مع حواشی واضافات

محمد الطاف حسین الازہری

لمادارالعلوم المحمدیہ الغوثیہ بھیرہ شریف سرگودھا

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو شاہان عمان جیفر اور عبداللہ کی طرف بھیجا۔ وہ مسلمان ہوگئے اور حضرت عمرو کو صدقات جمع کرنے کا حکم دیا اور وہاں کی حکومت ان ہی کے پاس رہی۔ حتی کہ حضور ﷺ کی وفات ہوگئی۔

سلیط بن عمرو عامری کو حاکم یمامہ ہودہ بن علی کی طرف بھیجا۔ اس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے گرامی نامہ کی تعظیم کی اور حضور ﷺ کی طرف لکھا کہ آپ کی دعوت بہت عمدہ ہے۔ میں اپنی قوم کا خطیب اور شاعر ہوں۔ مجھے بھی حکومت میں حصہ دار بنا لیجیے لیکن حضور ﷺ نے انکار فرمادیا۔ چنانچہ اس نے اسلام قبول نہ کیا۔

شجاع بن وہب اسدی کو سلطنت شام میں "بلقاء" کے حاکم حارث بن ابو شمر غسانی کی طرف بھیجا اس نے حضور ﷺ کا گرامی نامہ پھینک دیا اور کہنے لگا میں خود آ کر ان کی خبر لوں گا۔ لیکن قیصر نے اسے روک دیا۔ اور مہاجر بن امیہ مخزومی کو حارث حمیری کی طرف یمن میں اور علاء بن حضرمی کو منذر بن ساوی عبدی شاہ بحرین کی طرف بھیجا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا اور ابو موسیٰ اشعری کو معاذ بن جبل کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا۔ تقریباً تمام اہل یمن مسلمان ہوگئے ان کے بادشاہوں نے بھی لڑائی کے بغیر اسلام قبول کر لیا۔

کاتبین وحی

ابو معاویہ قادری

ان کی تعداد تیس، چھبیس یا بیالیس ہے۔ ان میں سے مشہور خلفاء اربعہ، حضرات زبیر، ابی بن کعب، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید، حنظلہ بن ربیع، زید بن ثابت، معاویہ بن ابو سفیان، ان کے بھائی زید، محمد بن سلمہ، ارقم بن ابی ارقم، عبداللہ بن زید، ابان بن سعید بن عبد ربہ بن العاص، ان کے بھائی خالد بن ولید، علاء بن عقبہ، مغیرہ بن شعبہ، السجل، شرجیل بن حسنہ، علاء بن حضرمی، عبداللہ بن رواحہ، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سلول رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت زید بن ثابت اور معاویہ یہ دونوں سب سے زیادہ وحی لکھتے تھے۔ بلکہ یہ دونوں اسی کام پر مامور تھے۔ اس کے علاوہ ان کی اور کوئی ڈیوٹی نہ تھی۔

مناظر اسلام مولانا کاشف اقبال مدنی صاحب
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



ہدایت عطا فرما ﴿جامع ترمذی ص۲۲۴ ج۲، تاریخ الکبیر للبخاری ص۲۴۹ ج۴، البدایہ والنہایہ ص۱۲۲ ج۸، تاریخ مدینہ دمشق ص۲۹۷ ج۱۲﴾

☆ احادیث کی روشنی میں عظمت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے راز کا محافظ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہے جس نے ان سے محبت کی اس نے نجات پائی۔ جس نے ان سے بغض رکھا وہ ہلاک ہو گیا ﴿تطہیر الجنان ص۱۳﴾ حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے۔ عرض کی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے خیر خواہی کیجئے، کیوں کہ وہ اللہ کی کتاب پر امین ہیں اور کیا ہی اچھے امین ہیں ﴿البدایہ والنہایہ ص۱۲۰ ج۸، مجمع الزوائد ص۳۵۶ ج۹، تطہیر الجنان ص۱۳﴾

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بحیثیت کاتب وحی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے ﴿البدایہ النہایہ ص۱۲۱ ج۸﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے امام الانبیاء ﷺ خود بلایا کرتے تھے ﴿مسند امام احمد ص۲۴۰ ج۱﴾ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے بال مبارک بھی بعض اوقات تراشا کرتے تھے ﴿صحیح بخاری ص۲۳۳ ج۱، صحیح مسلم ص۴۰۸ ج۱، سنن کبریٰ للبیہقی ص۱۰۴ ج۵، مسند امام احمد ص۲۰۹ ج۳﴾

☆ حضور سرکار دو عالم ﷺ کی طرف سے خلافت و حکومت کی بشارت:۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معاویہ رضی اللہ عنہ حکومت ملے تو لوگوں سے اچھا سلوک کرنا ﴿مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۱۰ ج۷، المطالب العالیہ ص۱۰۸ ج۴، البدایہ والنہایہ ص۱۲۳ ج۸، صواعق محرقہ ص۲۲۰﴾

رسول اللہ ﷺ اُم المومنین حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انکے کانوں میں قلم لگا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قلم کیسا ہے عرض کیا کہ یہ میں نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے (احکامات لکھنے کے) لئے تیار کر رکھا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں بہترین جزا عطا فرمائے خدا کی قسم میں نے تجھے لکھنا ہی اس لیے سکھایا تاکہ تم اللہ کی وحی لکھو، میں بھی کوئی کام اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کرتا، اے معاویہ رضی اللہ عنہ اگر تجھے خلافت کی قمیض پہنائی جائے تو کیا خیال ہے اور خلافت بھی اللہ کی طرف سے ہوگی۔ لیکن اس میں پریشانیاں ہونگی۔ اُم المومنین ام حبیبہ رضی

مولانا پیر محمد مقبول احمد سرور صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و دفاع میں لکھی گئی کتاب میں آپ کو کاتب رسول اور کاتب وحی خدا لکھتے ہیں



کاتب رسول اللہ علیہ السلام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت عمر کے لخت جگر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

كَانَ مُعَاوِيَةُ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ السلام کے کاتب تھے۔

ذرا بتایئے کہ

کاتب کسے بنایا جاتا ہے؟

اسی کو جس پر پورا پورا اعتماد ہو

ثابت ہوا کہ ذات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر پورا پورا اعتماد تھا کہ ان سے لکھواتے اور پھر اس پر اپنی مہر نبوت ثبت فرماتے۔

رسول اللہ علیہ السلام کو جس پر کامل اعتماد ہے اسی پر ان نام نہاد مؤمنین کو بے اعتمادی ہے یہی فرق ہے سنی اور غیر سنی کا

سنی اس پر کامل اعتماد رکھتا ہے جس پر رسول اللہ علیہ السلام کو اعتماد ہے

غیر سنی ہر اس شخصیت پر بد اعتمادی رکھتا ہے جس پر رسول اللہ علیہ السلام کو کامل

﴿۱۳۳﴾

اعتماد ہے۔

سنی کٹ سکتا ہے

مگر رسول اللہ علیہ السلام کے معتمد علیہ سے ہٹ نہیں سکتا

کاتب وحی خدا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ الصدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم المؤمنین حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ہمشیرہ حضرت امیر معاویہ) کے حجرۂ مبارکہ میں تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا حضور علیہ السلام نے فرمایا دیکھو دروازہ پر کون ہے؟

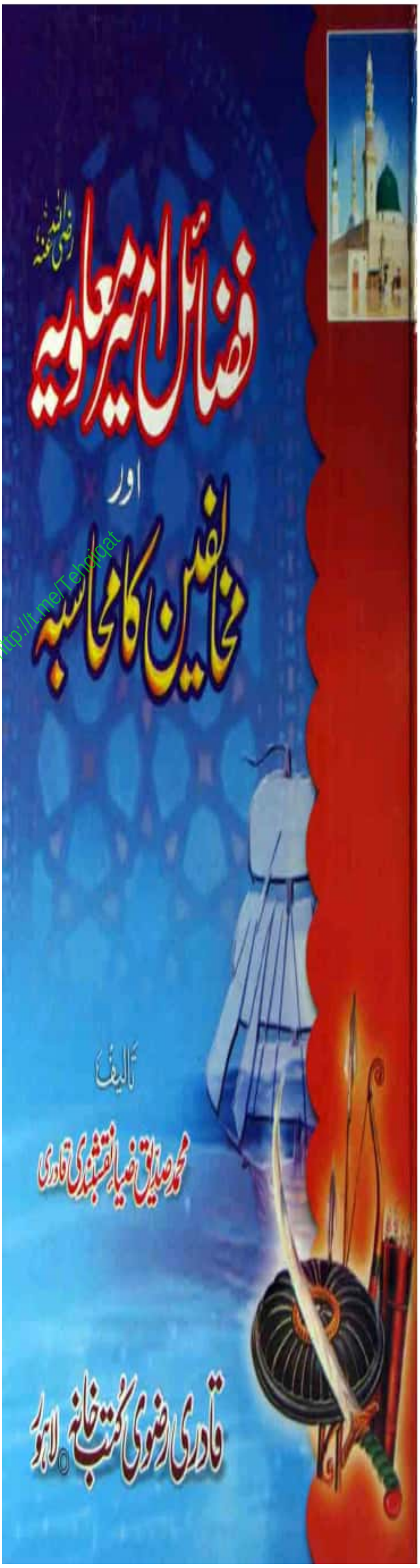
عرض کیا گیا معاویہ ہیں فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو پھر جب وہ اندر آئے تو ان کے کان پر قلم تھا حضور علیہ السلام نے فرمایا معاویہ یہ کان پر قلم کیسا ہے عرض کیا یہ قلم میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ نَبِيِّكَ خَيْرًا وَّاللّٰهِ مَا اَسْتَكْتُبُكَ اِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَمَا اَفْعَلُ مِنْ صَغِيْرَةٍ وَّلَا كَبِيْرَةٍ اِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ اللّٰهِ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

اللہ تعالیٰ تم کو اپنے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے بخدا میں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر تم سے کبھی کچھ نہیں لکھوایا اور میں کوئی چھوٹا یا بڑا کام اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کرتا۔

مودودی کی کتاب خلافت و ملوکیت کے جواب میں لکھی گئی کتاب میں مولانا محمد صدیق ضیاء نقشبندی قادری صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی ثابت کیا ہیں۔



151

دوسری جانب ہے اس لئے ان پر اس جماعت کی موافقت کرنا اور باغیوں سے قتال کرنا واجب تھا۔ (۳) اس طرح بعض صحابہ پر یہ معاملات مشتبہ ہو گئے اور وہ حیران رہے اور کسی جانب کو ترجیح نہ دے سکے اس لئے وہ دونوں فریقوں سے الگ رہے۔ اور ان کے حق میں الگ رہنا واجب تھا۔ کیونکہ اس وقت تک کسی مسلمان سے جنگ کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ کسی دلیل سے یہ ظاہر نہ ہو جائے کہ وہ قتل کئے جانے کا مستحق ہے۔ اگر کسی فریق کی ترجیح ان پر ظاہر ہو جاتی تو ان پر اس کی حمایت میں ان کے مخالفین سے قتال کرنا واجب تھا۔ سو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم معذور ہیں۔ (فکلھم معذورون رضی اللہ عنھم) اسی وجہ سے اہل حق اور قابل ذکر لوگوں کا اس پر اجماع ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عدالت میں کامل ہیں اور ان کی شہادت اور روایت کو قبول کرنا واجب ہے"۔

(علامہ غلام رسول سعیدی۔ شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۸۲)

کاتب وحی اور محرم راز

صحاح ستہ میں صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم کا نام آتا ہے۔ اس کی ایک روایت ملاحظہ ہو:

"عن ابن عباس قال کان المسلمون لا ینظرون الی ابی سفیان ولا یقاعدونہ فقال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی اللہ ثلاث" اعطنیھن قال نعم قال عندی احسن العرب واجملہ ام حبیبۃ بنت ابی سفیان ازوجکھا قال نعم قال ومعاویۃ تجعلہ کاتبا بین یدیک قال نعم قال وتؤمرنی حتی

مصنف کتب کثیرہ مولانا ناصر الدین ناصر عطاری المدنی صاحب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری اور امیر معاویہ کی مغفرت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

مسئلہ (٦): یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا حکم دیا ہے، یہ استثنائی شریعت گڑھنا ہے۔

عقیدہ (١٢): منہاجِ نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی، کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی، پھر امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافتِ راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔

امیرِ معاویہ (23) رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوّل ملوکِ اسلام ہیں اسی کی طرف توراتِ مقدس میں اشارہ ہے کہ:

---

(23) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے والد کا نام ابوسفیان اور والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ ۸ھ میں فتح مکہ کے دن یہ خود اور آپ کے والدین سب مسلمان ہوگئے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بہت ہی عمدہ کاتب تھے اس لئے دربار نبوت میں وحی لکھنے والوں کی جماعت میں شامل کر لئے گئے۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہ شام کے گورنر مقرر ہوئے اور حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت ختم ہونے تک اس عہدہ پر فائز رہے مگر جب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر رونق افروز ہوئے تو آپ نے ان کو گورنری سے معزول کر دیا لیکن انہوں نے معزولی کا پروانہ قبول نہیں کیا اور شام کی حکومت سے دست بردار نہیں ہوئے بلکہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کے قصاص کا مطالبہ کرتے ہوئے انہوں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت سے نہ صرف انکار کیا بلکہ ان سے مقام صفین میں جنگ بھی ہوئی۔

پھر جب ۴۱ھ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت ان کے سپرد فرمادی تو یہ پورے عالم اسلام کے بادشاہ ہوگئے۔ بیس برس تک خلافت راشدہ کے گورنر رہے اور بیس برس تک خود مختار بادشاہ رہے اس طرح چالیس برس تک شام کے تخت سلطنت پر بیٹھ کر حکومت کرتے رہے اور خشکی و سمندر میں جہادوں کا انتظام فرماتے رہے۔

اسلام میں بحری لڑائیوں کے موجد آپ ہیں، جنگی بیڑوں کی تعمیر کا کارخانہ بھی آپ نے بنوایا، خشکی اور سمندری فوجوں کی بہترین تنظیم فرمائی اور جہادوں کی بدولت اسلامی حکومت کی حدود کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہے اور اشاعت اسلام کا دائرہ برابر بڑھتا رہا۔ جابجا مساجد کی تعمیر اور درس گاہوں کا قیام فرماتے رہے۔

... ذوالقعدہ کی بیماری میں مبتلا ہوکر اپنے دارالسلطنت دمشق میں وصال فرمایا۔ بوقت وصال آپ نے وصیت ←

مفتی غلام رسول گجراتی صاحب لکھتے ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول اور کاتب وحی تھے آپ کے متعلق گمراہی کا عقیدہ رکھنے والا اہلسنت سے خارج اور شیعہ ہے

فتاویٰ جماعتیہ

مرتبہ

علامہ مفتی غلام رسول، دار العلوم نقشبندیہ
علی پور شریف، ضلع سیالکوٹ

حسب ارشاد

خاتم المحققین امام المدققین، رہبر شریعت، شیخ طریقت

علامہ الحاج الحافظ پیر سید اختر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ
علی پور شریف

ناشر

دار العلوم جامعہ جماعتیہ حیات القرآن
بازار پاپڑ منڈی اندرون شاہ عالمی گیٹ۔ لاہور

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین درج ذیل صورتِ مسئلہ میں کہ ایک امام مسجد کا عقیدہ حضرت

۱۶۰

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ ہے کہ آپ ابتداء میں راہِ راست پر تھے اور پھر گمراہ ہو گئے۔ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے جائز ہے یا ناجائز۔ کیا یہ عقیدہ اہل السنّت کے عقائد سے ہے؟ کیا ایسے عقیدہ کے حامل کو اہل السنّت کہہ سکتے ہیں؟ جواب مفصل مع حوالہ کتب سے نوازیں۔

الحقیر محمد عبد اللہ ٹیچر فیڈرل گورنمنٹ بوائز ہائی سکول اوکاڑہ کینٹ

الجواب بعونہ تعالیٰ

صورت مسئولہ میں جس امام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے راہِ راست پر تھے اور پھر گمراہ ہو گئے۔ ایسا امام شیعہ ہے اہل السنّت سے خارج ہے۔ ایسے امام کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں۔ حضرت امیر معاویہ صحابی رسول تھے اور کاتب وحی تھے اور آپ کی ہمشیرہ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے نکاح میں تھیں۔ (ترجمہ المقبول)

حافظ ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب ص۲۰۷ میں لکھتے ہیں:

معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف الاموی اسلم یوم الفتح وقیل قبل ذالک قال ابن اسحاق کان معاویۃ امیرا عشرین سنتہ وقیل مات سنتہ ستین فی رجب وقیل ابن ست وثمانین۔

حضرت معاویہ نے فتح مکّہ یا اس سے قبل اسلام قبول فرمایا۔ ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ بیس سال آپ کی امارت رہی اور ۶۰ھ میں فوت ہوئے اور آپ کی عمر[1] چھیاسی ۸۶ سال تھی۔

قد صرح علماء الحدیث بان معاویۃ رضی اللہ عنہ من کبار الصحابۃ ونجبائہم ومجتہدیہم۔ (نبراس شرح شرح عقائد)

---

[1] حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ کاتب وحی تھے۔ (تقریب التہذیب ص۳۵۷)

محمد عبد الخالق توکلی

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



ثابت قدم رکھ"۔

کاتب وحی:

ایک عرصہ تک دربار رسالت مآب ﷺ میں سابہ، وحی کے فرائض انجام دیئے اور بحیثیت کاتب وحی (۱۶۳) احادیث کے راوی ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم منجملہ آپ کے حوالہ سے ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر، ابودردا، نعمان بن بشیر اور تابعین رضی اللہ عنہم کے منجملہ ابن مسیب، حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہم نے احادیث بیان کی ہیں ہوشیاری اور بردباری میں مشہور تھے۔

آپ کی فضیلت میں اکثر احادیث وارد بھی ہیں۔

۱) ایک حدیث شریف بحوالہ ترمذی اوپر لکھی ہے۔

۲) "اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب سکھادے اور عذاب سے محفوظ رکھ۔

۳) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا" اے معاویہ! تم بادشاہ ہو جاؤ تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اس وقت سے مجھے امید تھی کہ میں خلیفہ ضرور ہوں گا۔

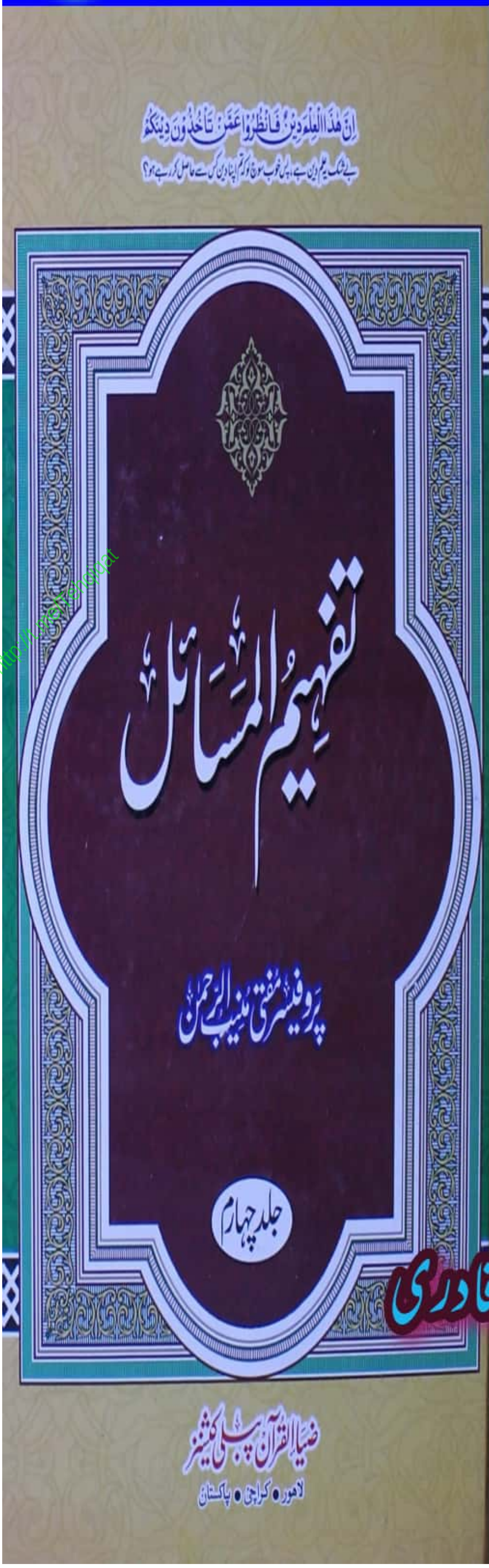
(ابن ابی شعبہ طبرانی)

سراپا:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دراز قد اور خوبصورت تھے رنگ سرخ اور سفید تھا۔ بارعب تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "یہ عرب کے کسریٰ ہیں" حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے "معاویہ رضی اللہ عنہ کو برانہ کہو جب یہ تم میں سے اٹھ جائیں گے تو اس وقت دیکھو گے کہ بہت سے سر گردنوں سے کٹ جائیں گے"۔

بعض آراء:

مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمن صاحب
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



رضی اللہ عنہ کو زہر دے تو وہ اس کو دو ہزار درہم، دس جوڑے کپڑے سونے کی کشیدہ کاری کئے ہوئے اور کوفہ کی زیتون کے تیل کی تمام پیدوار انعام میں دیں گے اور اس کا نکاح اپنے بیٹے سے کریں گے۔(محمد سلیم خمیسہ، شہید ملت روڈ، کراچی)۔

جواب:

استفتاء میں جس نصابی عبارت کی نشاندہی کی گئی ہے، یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہانت پر مشتمل ہے اور ان کے کردار کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، کاتب وحی ہیں ایسی عبارات کو نصابی کتب میں شامل کرنا قوم کی بچوں کے عقائد کو مسخ کرنے اور انہیں گمراہ کرنے کی سازش ہے، اس کے ذمہ داروں کو قومی اور دینی مجرم قرار دے کر ان کے خلاف مقدمات قائم کرنا چاہئیں۔

وفاقی وصوبائی وزارت تعلیم کیلئے ضروری ہے کہ ایسی نصابی کتاب کو فوراً منسوخ کرے، بازار میں موجود اس کے تمام نسخے ضبط کئے جائیں اور مصنف، تابع اور ناشر کے خلاف کاروائی کی جائے۔ صحابہ کرام ہماری تمام وراثت دینی کے امین ہیں، قرآن وسنت کی حقانیت وحجیت کا مدار صحابہ کرام کی صداقت، عدالت اور امانت کو تسلیم کیئے جانے پر ہے، ورنہ ہمارے پاس تمام دینی سرمایہ جس میں کتاب وسنت، عقائد وایمانیات، ارکان اسلام اور جملہ ضروریات وتفصیلات دین شامل ہیں، غیر مستند، غیر معتبر اور نا قابل اعتبار قرار پائے گا۔ صحابۂ کرام کو سب وشتم کرنا، ان کا استخفاف وتوہین کرنا حرام ہے، جمہور فقہائے امت کے نزدیک موجب کفر ہے اور ایسے شخص کی ضلالت، فسق وفجور اور مبتدع ہونے پر سب کا اتفاق ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نومسلم کے ایمان کی غیر یقینی کیفیت

سوال:5

(ا): اگر غیر مسلم کلمہ پڑھ کر پھر بھی غیر مسلم کے طور طریقوں کو نہ چھوڑے، اور دین کو نہ سیکھے۔ فرائض وواجبات کی ادائیگی کا پاس نہ رکھے۔ غرض اپنا چال چلن اور طور

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول قاسمی صاحب جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں یہ رسالہ تحریر فرمایا آپ اس میں امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت امیر معاویہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب لکھتے ہیں

1

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنَاقِبُ سَیِّدِنَا مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

وَمَنْ یَّکُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَةَ
فَذَالِکَ کَلْبٌ مِنْ کِلَابِ الْھَاوِیَةِ
(نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۴۳۰)۔

تالیف
شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
مکتبہ رحمۃ للعالمین بشیر کالونی سرگودھا
048-3215204 -- 0301-3057570

20

کا معاملہ نہایت نازک اور دقیق ہے۔اس میں رسول اللہ ﷺ کے بغیر کوئی شخص فیصلہ دینے کی جراٴت نہ کرے۔اسلیے کہ یہ مسئلہ حضور کی اولاد اور حضور کے صحابہ کا ہے۔آگے کمال الدین بن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ لیس المراد بما شجر بین علی ومعاویة المنازعة فی الامارة کما توھمه بعضھم وانما المنازعة کانت بسبب تسلیم قتلة عثمان الی عشیرته لیقتصوا منھم الی آخرہ یعنی علی اور معاویہ کے درمیان جو برادرانہ جھگڑا ہوا اس سے مراد حکومت کی خاطر جنگ لڑنا نہیں ہے جیسا کہ بعض شیعہ کو وہم ہوا ہے۔یہ جھگڑا محض اس بات کا تھا کہ عثمان ؓ کے قاتلوں کو انکے رشتہ داروں کے حوالے کر دیا جائے تا کہ وہ قصاص لے سکیں۔علی ؓ کی رائے یہ تھی کہ انکو گرفتار کرنے میں تاخیر کرنا بہتر ہے۔اس لیے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی اور وہ حضرت علی ؓ کے لشکر میں گڈمڈ ہو چکے تھے۔ایسی صورتِ حال میں قاتلوں کو گرفتار کرنا حکومت کو ہلا کر رکھ دینے کے مترادف تھا، اس لیے کہ جنگِ جمل کے دن جب سیدنا علی ؓ نے سیدنا عثمان ؓ کے قاتلوں کو فوج سے نکل جانے کا حکم دیا تھا تو ان میں سے بعض ظالموں نے امام علی کے خلاف خروج کرنے اور انہیں قتل کرنے کا عزم کر لیا تھا۔اس کے برعکس حضرت معاویہ ؓ کی رائے یہ تھی کہ قاتلوں کو فوری گرفتار کرنا چاہیے۔اب یہ دونوں ہستیاں مجتہد ہیں اور دونوں کو اجر ملے گا (الیواقیت والجواھر جلد ۲ صفحہ ۴۴۵)۔

۱۱۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وکان من المؤلفة قلوبھم ثم حسن اسلامه وکان احد الکتاب لرسول اللہ ﷺ یعنی پہلے ان کے قلب کی تالیف ہوئی، پھر ان کے اسلام میں حسن آ گیا، اور آپ ؓ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۲)۔

۱۲۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: باید دانست کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنھما یکے از اصحاب آں حضرت ﷺ بود و صاحب فضیلتِ جلیلہ در زمرہ صحابہ

مولانا ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



یہ دعائیں مقبول ہیں:۔ امام طیبی شرح مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی شرح میں لکھتے ہیں۔ (۱)ولا ارتیاب ان دعآء ہ علیہ السلام مستجاب فمن کان ھذا حالہ کیف یرتاب فی حقہ. اور اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا مقبول ہے سو جس شخص کا حال یہ ہو اس کی بزرگی کے بارہ میں شک کیسے کیا جا سکتا ہے؟
(حاشیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۴ جلد دوم حاشیہ نمبر ۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی تھے:۔ مفتی حرمین امام احمد طبری نے کتاب خلاصۃ السیر میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبانِ وحی یہ تیرہ اصحاب تھے۔ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، ابی بن کعب، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید ابن العاص، حنظلہ بن ربیع اسلمی، زید بن ثابت، معاویہ ابن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ و کان معاویۃ و زید الذمھم لذ لک و اخصھم بہ۔ اور معاویہ اور زید رضی اللہ عنہما باقی کاتبانِ وحی کی بنسبت کتابت وحی کے کام سے زیادہ التزام و اختصاص رکھتے تھے۔ (الناھیۃ ص ۱۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا:۔ امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں۔ شھد حنیناً اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حنین کی جنگ میں شریک جہاد ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۸) بدیں وجہ جب حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز افضل ہیں یا معاویہ بن ابی سفیان؟ تو فرمایا غبار دخل فی انف فرس معاویۃ حین غزا فی رکاب رسول اللہ ﷺ افضل من کذا و کذا من عمر بن عبدالعزیز۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے تو اس وقت ان کے گھوڑے کے نتھنے میں جو غبار داخل ہوا تھا وہ عمر بن عبدالعزیز سے اتنے اتنے درجے بہتر ہے۔ (الناھیۃ عن طعن امیر المومنین معاویۃ رضی اللہ عنہ ص ۱۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم محدث تھے:۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار علماء

۱۔ مجدد الف ثانی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں رسول اللہ کی دعائیں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔
ودعائے آنحضرت مقبول اور آنحضرت کی یہ دعائیں مقبول ہیں (مکتوبات ج ۱ ص ۴۱۵)

صاحبزادہ مفتی بشیر احمد سیفی صاحب
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی الٰہی لکھتے ہیں

التحفة السيفية

في مدح الأمير معاوية رضي الله عنه

بحسبِ ارشاد

محقق العصر، فنافی الشیخ، عاشق الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، قائم اللیل، صائم النہار، شیخ الاسلام استاذ العلماء، سیدی و مرشدی و والدی المکرم و المشفق الاعظم، شیخ القرآن و الحدیث

مولانا **محمد حمید جان** مبارک دامت برکاتہم العالیہ

تالیف

صاحبزادہ **مفتی بشیر احمد سیفی**

ابو معاویہ قادری ناشر

آستانہ عالیہ حمیدیہ سیفیہ

المعروف مرشد آباد شریف، ملتان

ابوسفیان نے (تینوں حصے ملا کر) تین سو اونٹ اور ایک سو بیس اوقیہ سونا وصول کئے۔

کاتب وحی الٰہی:

جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اسْتَوْصِ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ أَمِيْنٌ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَنِعْمَ الْأَمِيْنُ

(مجمع الزوائد، ج۹، ص۳۵۷، البدایہ والنہایہ، جز رابع، جز ثامن، ص۵۱۴، ۵۱۵)

"(ایک مرتبہ) حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ (حضرت) معاویہ کے بارے میں خیر خواہی فرمایئے کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کے امین ہیں اور کتنے ہی اچھے امین ہیں۔"

کیا شان ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی، ایک تو کاتب وحی دوسری طرف خطوط وغیرہ بھی لکھتے تھے، کیا یہ چھوٹا منصب ہے، جن پر سرکار اتنا اعتماد کریں کہ اُن کے لکھے ہوئے کو اپنا لکھا ہوا قرار دیں، کاتب وحی ہونا یہ کوئی معمولی بات نہیں۔"

قیصر روم کا خط پڑھ کر سنایا:

حضرت سیدنا سعید بن ابی راشد رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ مجھے قیصرِ روم کے قاصد نے بتایا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، تو انہوں نے حاضرِ خدمت ہو کر قیصر روم کا خط پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔

(معجم الصحابہ، معاویہ بن ابی سفیان، ۵/ ۳۶۸)

ڈاکٹر حامد علی علیمی صاحب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں

افاداتِ رضویہ سے ماخوذ

صحابیِ رسول ﷺ، کاتبِ وحی، مجتہد وفقیہ اور پہلے بادشاہِ اسلام کے فضائل ومناقب کا بیان

الإفاداتُ الرَّضَوِيَّةُ فِي مَدْحِ الأَمِيرِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت اَمیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان

مؤلف

ڈاکٹر حامد علی علیمی

(ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی)

تقدیم

محقق رضویات، علامہ مفتی محمد حنیف خان رضوی دامت برکاتہم (انڈیا)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: +922132439799

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف

نام ونسب:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام معاویہ اور کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ سلسلۂ نسب یوں ہے:
معاویہ بن ابو سفیان صخر بن حرب بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قُصی۔
والدۂ ماجدہ کا نام ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے[7]۔

آپ رضی اللہ عنہ "صحابی" ہیں:

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اَجلّہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ہیں[8]، فتحِ مکہ سے پہلے صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے، اُس وقت عمر مبارک اٹھارہ سال تھی۔ حضور علیہ السلام کے کاتبینِ وحی میں سے ہیں، آپ کے والدین اور بہن بھائی بھی شرف صحابیت سے فیض یاب ہونے والے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنهم وارضاهم عنا۔ محدثین کرام خصوصاً ائمۂ صحاحِ ستّہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے[9]۔

---

[7] معرفۃ الصحابہ، ابو نعیم اصبہانی، متوفیٰ ۴۳۰ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبعہ اولیٰ، ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۲م، ج۴، ص۲۲۳۔

[8] فتاویٰ رضویہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ج۲۹، ص۲۷۹۔

[9] معجم الصحابہ، ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی، متوفیٰ ۳۱۷ھ، دار البیان کویت، طبعہ اولیٰ ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰م، ج۵، ص۳۶۳-۳۶۵۔
ومعرفۃ الصحابہ، ج۴، ص۲۲۳۔

ابو معاویہ قادری

مولانا منور حسین صاحب
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب .... جواہرِ اسلام

مؤلف .... منور حسین

کمپوزنگ .... مرزا مہتاب عالم

خصوصی تعاون .... مقصود احمد ملک

ون ٹیکس ایکسپورٹ فیصل آباد

ناشر .... مکتبہ صبح نور

مطبع ....

ابو معاویہ قادری

761

کاتبین وحی

جو صحابہ کرام قرآن کریم کی آیات اور دوسری خاص خاص تحریروں کے لکھنے پر معمور تھے ان خوش نصیب کاتبوں کے نام درج ذیل ہیں:

(1) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ — (2) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(3) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ — (4) حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ

(5) حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ — (6) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(7) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ — (8) حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

(9) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ — (10) حضرت حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ

(11) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ — (12) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

(13) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ — (14) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ

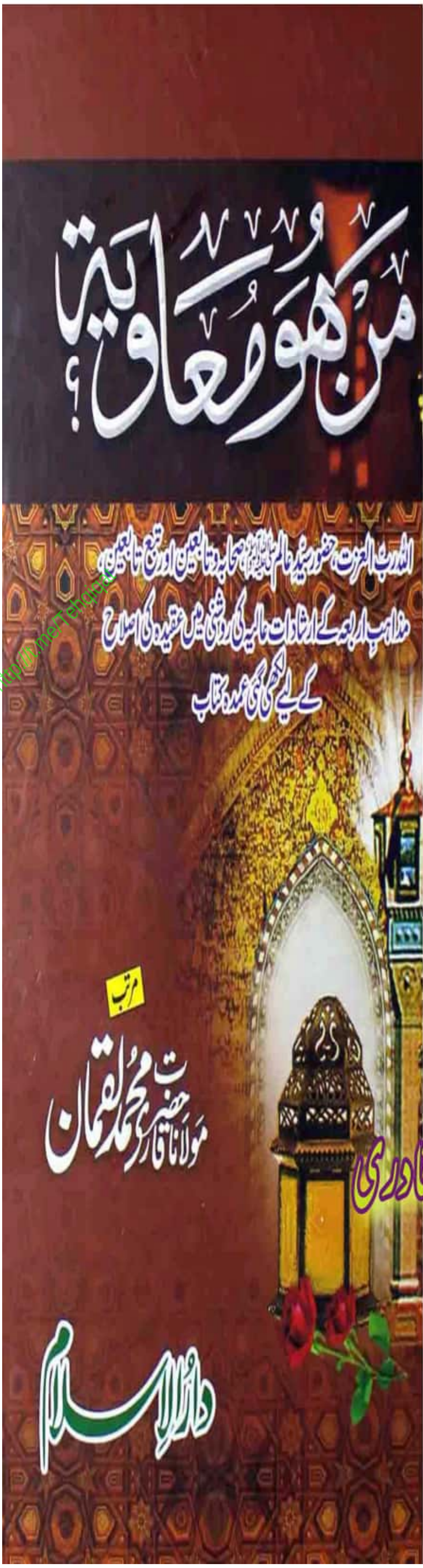
دربار رسالت کے شعرا کرام

یوں تو بہت سے صحابہ کرام کو نبی کریم ﷺ کی مدح وثناء میں قصیدے لکھنے کا شرف حاصل ہوا لیکن ان میں تین صحابہ کرام سب سے نمایاں ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت کعب بن انصاری رضی اللہ عنہ :۔ یہ صحابی جنگ تبوک میں شریک نہ ہو سکنے کی وجہ سے زیر عتاب رہے مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ ان سے حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ مشرکین کی ہجو کرو کیوں کہ مومن اپنے مال اور جان سے جہاد کرتا رہتا ہے اور تمہارے اشعار گویا کفار کے حق میں تیروں کی مار کے برابر ہیں۔ یاد رہے کہ کفار کے شعراء نبی کریم ﷺ کی شان کے خلاف شعر لکھا کرتے تھا۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ :۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں سیّد الشعراء کا لقب عطا

قاری محمد لقمان صاحب جنہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب پر یہ کتاب لکھی آپ اس کتاب میں 23 حوالہ جات سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاتب وحی ہونا ثابت کرتے ہیں



107

شاگردِ رشید سیّدِ والا

اسی دوران نبی کریم ﷺ آپ کی تربیت بھی فرمایا کرتے جیسا کہ آپ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

یا معاویة! الق الدواة، و حرف القلم، و انصب الباء، و فرق السین، و لا تعور المیم، و حسن اللّٰه، و مد الرحمن، و جود الرحیم۔

"اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی) 'ب' کھڑی لکھو، 'س' کے دندانے جدا رکھو، 'م' کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ 'اللہ' خوب صورت لکھو، لفظ 'رحمٰن' کو دراز کرو اور لفظ 'رحیم' عمدگی سے لکھو!"

فضائل القران للمستغفری، باب ما جاء فی فضل بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم......، ج !، ص 436، رقم 556- الفردوس بماثور الخطاب، باب الیا، ج 5، ص 394، رقم 853۔ آداب الأملاء و الاستملاء، الحبر و الکاغذ، ص 170-نهایة الارب فی فنون ؟دب، و من معجزاته عصمة اللّٰه تعالٰی له من الناس......، ج 18، ص 346- مدخل لابن الحاج، فصل فی نیة الناسخ و کیفیتها، ج 4، ص 84۔ العطایا النبویة ی الفتاوی الرضویة، (فتاویٰ رضویہ) رسالہ خالص الاعتقاد، ج 29، ص 459 وغیرہا)

وحیِ الٰہی کی کتابت

پھر ایک وقت آیا کہ عامِ کتابت کے علاوہ نبی مکرم ﷺ نے آپ کی کتابتِ وحی کی بھی ذمہ داری لگادی، تو اس طرح دیگر کُتّاب صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ آپ بھی یہ فریضہ سرانجام دینے لگے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی اسی ذمہ داری کی بابت سیّدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

شارح جامع ترمذی مولانا محمد یسین قصوری نقشبندی لکھتے ہیں

کاتب الوحی جلیل القدر صحابی امت کے ماموں حضرت امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کثیر ہیں



حضرت ابو حبیب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما آ گئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لو عرب کا بسیار گو اور فصیح شخص آ گیا، آپ نے فرمایا: اے ابو حبیب! میں تین اشعار سننا چاہتا ہوں مگر وہ ایسے ہوں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: میں آپ کو ایسے تین اشعار سناؤں گا مگر میں ان اشعار کے عوض تین لاکھ لوں گا، آپ نے فرمایا: مجھے یہ شرط منظور ہے، آپ تین اشعار سنائیں! حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حسب ذیل تین اشعار پڑھے۔

۱- بلوت الناس قرنًا بعد قرن	فلم ار غیر ختال وقال
۲- ولم ارنی فی الخطوب اشد وقعًا	واصعب من معادات الرجال
۳- وذقت مرارۃ الاشیاء طرًا	فما طعم امر من السوال

(۱) میں نے یکے بعد دیگرے لوگوں سے ملاقات کی ہے لیکن میں نے سوائے مکار اور دشمنی کرنے والے کے کسی کو نہیں دیکھا۔

(۲) میں نے حوادث و صعوبات زمانہ میں لوگوں کی عداوت کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔

(۳) میں نے ہر چیز کی تلخی کو چکھا ہے مگر سوال کرنے کی تلخی سے زیادہ کسی چیز میں تلخی نہیں ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اشعار کی تائید و تحسین فرمائی پھر حسب وعدہ تین لاکھ درہم شاعر کو پیش کر دیے۔

دور معاویہ میں وصال کرنے والی ممتاز شخصیات:

دور معاویہ میں کثیر تعداد میں ارباب علم و فضل کا انتقال ہوا، جن میں سے چند ایک مشاہیر کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت عمرو بن العاص، (۲) حضرت عبداللہ بن سلام، (۳) حضرت ابو موسیٰ اشعری، (۴) حضرت زید بن ثابت، (۵) حضرت کعب بن مالک، (۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ، (۷) حضرت ابو ایوب انصاری، (۸) حضرت عمران بن حصین، (۹) حضرت سعید بن زید، (۱۰) حضرت ابو قتادہ انصاری، (۱۱) حضرت فضالہ بن عبید، (۱۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر، (۱۳) حضرت جبیر بن مطعم، (۱۴) حضرت حسان بن ثابت، (۱۵) حضرت حکم بن حزام، (۱۶) حضرت سعد بن وقاص، (۱۷) حضرت قثم بن عباس، (۱۸) حضرت عقبہ بن عامر، (۱۹) حضرت ابو ہریرہ، (۲۰) حضرت صفوان بن امیہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وفات:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۶۰ھ کو اسی (۸۰) سال کی عمر میں دمشق میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

فضائل و مناقب:

کاتب الوحی جلیل القدر صحابی، امت محمدیہ کے ماموں، معتمد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کثیر ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ڈاکٹر طاہر القادری صاحب حضرت امیر معاویہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں

سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

شخصی و رسالتی اہمیت

تحقیق وتدوین:

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

ابو معاویہ قادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

کے سامنے لے آتے۔“

کتابتِ وحی کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ آپ ﷺ نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی مقرر فرمایا ہوا تھا، جو حسب ضرورت کتابتِ وحی کے فرائض انجام دیتے تھے، کاتبین وحی کی تعداد چالیس تک شمار کی گئی ہے۔ لیکن ان میں سے زیادہ مشہور یہ حضرات ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت ابان بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت حنظلہ ابن الربیع رضی اللہ عنہ، حضرت معقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن ارقم الزہری رضی اللہ عنہ، حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب قرآن کریم کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپ ﷺ کاتب وحی کو یہ ہدایت بھی فرما دیتے تھے کہ اسے فلاں سورۃ میں فلاں آیات کے بعد لکھا جائے، چنانچہ اسے آپ ﷺ کی ہدایت کے مطابق لکھ لیا جاتا تھا، قرآنی آیات زیادہ تر پتھر کی سلوں، اور چمڑے کے پارچوں، کھجور کی شاخوں، بانس کے ٹکڑوں، درخت کے پتوں اور جانوروں کی ہڈیوں پر لکھی جاتی تھیں، البتہ کبھی کبھی کاغذ کے ٹکڑے بھی استعمال کئے گئے ہیں۔(۱)

اس طرح عہدِ رسالت ﷺ میں قرآن کریم کا ایک نسخہ تو وہ تھا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا، اگرچہ وہ کتابی شکل میں نہ تھا بلکہ متفرق حصوں پر مشتمل تھا، اس کے ساتھ ہی بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنی یادداشت کے لئے قرآن کریم

(۱) عسقلانی، فتح الباری، ۹:۱۸

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب رسول اور وحی کے امین ہیں



قال الإمام أعمَش رحمه الله: "لو رأيتم معاويةَ لقلتم: هذا المَهدي"[1]. امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اگر تم مُعاویہ کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ واقعی ہدایت یافتہ ہیں!"۔

قال الإمام الغزالي رحمه الله: "واعتقاد أهل السّنة تزكيةُ جميع الصّحابة والثناء عليهم، كما أثنى اللهُ عزّ وجلّ ورسولُه ﷺ. وما جرَى بين مُعاوية وعلي رضي الله عنهما، كان مبنيًا على الاجتهاد"[2]. امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ "تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پاک صاف سمجھنا، اور ان کی ایسی تعریف وتوصیف کرنی چاہیے، جیسے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے بیان کی ہے۔ اور جو کچھ حضرت امیر مُعاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مابین ہوا، وہ سب اجتہادی خطا پر مبنی تھا"۔

قال الإمام قاضي عياض رحمه الله: "وقال رجلٌ للمعافي بن عمران: أين عُمر بن عبد العزيز من مُعاوية؟! فغضب وقال: لا يُقاس بأصحاب النبيّ ﷺ أحدٌ! معاويةُ صاحبُه وصهرُه وكاتبُه، وأمينُه على وحي الله!"[3].

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "کسی نے حضرت مُعافی بن عمران سے پوچھا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا، حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ کے مقابل کیا مقام ہے؟ اس پر حضرت مُعافی سخت جلال میں آئے اور فرمایا، کہ حضور سیّدِ عالم ﷺ کے صحابہ پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے! حضرت امیر مُعاویہ صحابی ہیں، رسول اللہ کے سُسرالی رشتہ دار، یعنی زوجۂ محترمہ کے بھائی ہیں، کاتبِ رسول ہیں، اور وحی کے امین ہیں"۔

قال الإمامُ ابن الهمام رحمه الله: "وَما جرى بين مُعاويةَ وعلي رضي الله عنهما كان مبنيًّا على الاجتهاد، لا منازعةً من مُعاوية في الإمامة؛ إذ ظنَّ علي تسليم قتلةِ عثمانَ مع كثرة

(۱) "المعجم الكبير" باب الميم، من اسمه معاوية، ر: ۶۹۱، ۳۰۸/۱۹.
(۲) "إحياء علوم الدين" "كتاب قواعد العقائد، الفصل ۳، الركن ٤، الأصل ۷، ۱۳۷/۱.
(۳) "الشفا" القسم ۲، الباب ۳، فصل، الجزء ۲ صـ۳۵.

مولانا فدا حسین رضوی صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں اس کتاب پر جن علماء کی تقاریظ ہیں وہ بھی پیش خدمت ہے



کاتب وحی تھے:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ یوں ارقام فرماتے ہیں کہ:

"معاویہ بن ابی سفیان الخلیفة صحابی اسلم قبل الفتح وکتب الوحی"۔[1]

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ خلیفہ صحابی ہیں فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے اور آپ کاتب وحی تھے۔

محقق ابن محقق شارح صحیح بخاری سید محمود احمد رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپکو کاتب و[حی] لکھا مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو کاتب وحی لکھا۔ اور متعدد ا[ئمہ] اہل سنت نے اس بات کی تصریح فرمائی۔

ہاں او رافضی: جن سے حضور وحی کی کتابت کروائیں وہ بڑے قریب کے صحابی ہو[تے] ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفاع میں لکھی گئی محترم ظفر محمود قریشی صاحب کی اس کتاب میں 14 سادات علماء کرام کی تقاریظ و تصدیقات ہیں آپ اس کتاب میں 13 حوالہ جات سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاتب وحی ہونا ثابت کیا ہے



العقیدۃ الواضحۃ فی امر سیدنا معاویۃ

۱۲۷

چوتھی فصل :

مسئلہ کتابت وحی:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی کہنے پر بھی بعض حضرات کی طرف سے واویلا کیا جاتا ہے اور اس مسئلہ کو بھی متنازع بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ آپ صرف خطوط کی کتابت کرتے تھے وحی کی کتابت آپ سے منسوب کرنا غلط ہے جیسا کہ مولانا لعل شاہ بخاری نے لکھا ہے کہ!

"اقرب الی الاحتیاط یہ ہے کہ حضرت معاویہ کو کاتب رسول کہا جائے کاتب وحی نہ کہا جائے"۔ (استخلاف یزید صفحہ ۱۳۴)

مولانا ظہور احمد فیضی رقم طراز ہیں:

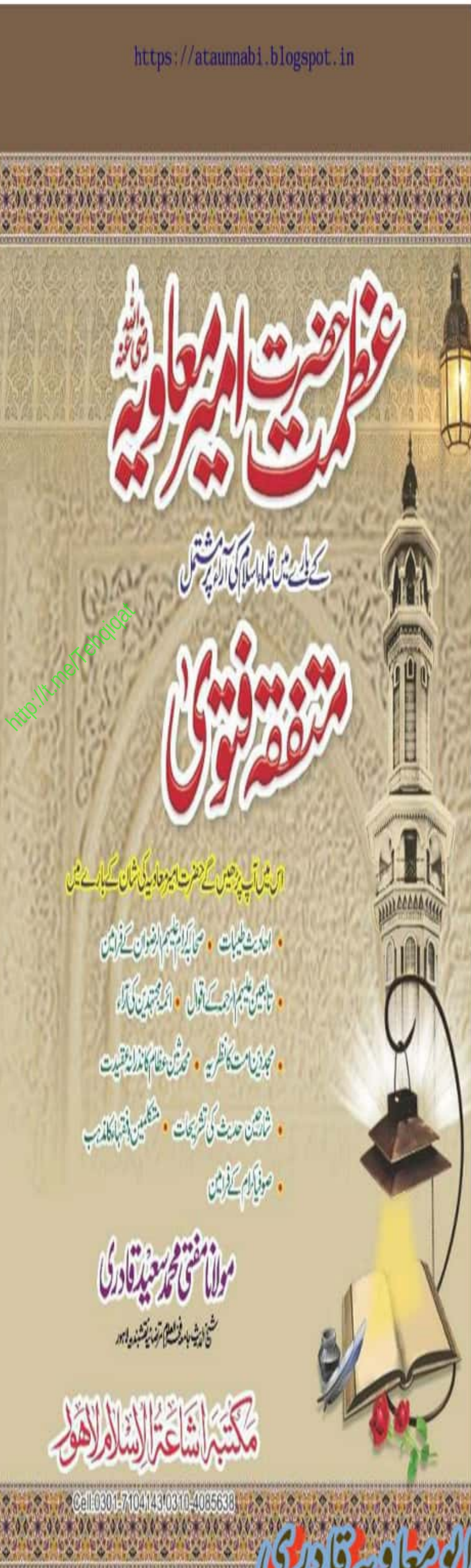
"بعض کتب حدیث میں 'کان کاتبہ' (وہ حضور کے کاتب تھے) کے الفاظ موجود ہیں مگر 'الوحی' کا لفظ موجود نہیں ہے۔ شاید اسی لیے اہل تحقیق نے حضرت معاویہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کا منشی تو تسلیم کیا ہے مگر کاتب وحی نہیں مانا"۔ (شرح خصائص علی: مقدمہ طبع ثانیہ، صفحہ ۴)

لیکن میرے خیال میں مسئلہ ھذا کی تحقیق میں ذرا بالغ نظری اور بغض و عناد کو دور کر کے مطالعہ کی کوشش کی جاتی تو محدثین کی کتب میں کاتب الوحی کے الفاظ ضرور نظر آ جاتے کیونکہ یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ بہت سے کبار محدثین نے آپ کو کاتبان وحی کی فہرست میں شمار کیا ہے جبکہ بعض علماء اسلام نے آپ کی طرف صرف کتابت کا قول کیا ہے اور یہ واضح نہیں کیا کہ کیا کتابت کرتے تھے۔ جن علماء کے نزدیک کتابت وحی کا قول ثابت نہیں ہے انھوں نے بھی اس کا صریح انکار نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ "بعض کہتے ہیں کہ کاتب وحی تھے"۔

لیکن میرا خیال ہے کہ اس مسئلہ میں بھی اعتدال کی راہ اختیار کی جائے اور وہ علماء

فہرست

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق عقیدہ اہل سنت پر مشتمل فتوی جس پر 30 علماء و مشائخ اہل سنت کی تصدیقات ہیں اس میں عقیدہ اہل سنت بیان کرتے ہوئے مفتی محمد سعید قادری صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی لکھتے ہیں



کتب و رسائل لکھے ہیں لیکن ان کے بارے میں ان کے فضائل پر مشتمل یا ان کے حق میں علماء اہل سنت نے کوئی کتاب تحریر نہیں کی، کیا یہ بات درست ہے؟

سائل: محمد فیصل (شاد باغ، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اہل سنت کے نزدیک حضرت سیدنا مولا مشکل کشا شیر خدا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں صحابی رسول ہیں۔ حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی شان بہت بلند ہے کہ آپ امیر المؤمنین، خلیفہ راشد، عشرہ مبشرہ اور اولین مہاجرین میں سے ہیں، اس کے علاوہ بھی آپ کے بہت فضائل و مناقب ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جلیل القدر صحابی، کاتب وحی، فقیہ و مجتہد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ دار یعنی آپ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں۔

حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جو معاملات ہوئے ان میں حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حق پر تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطا پر تھے لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خطا 'خطائے اجتہادی' تھی کیونکہ آپ مجتہد ہیں جیسا کہ (صحیح بخاری، جلد 5، صفحہ 28 مطبوعہ دار طوق النجاۃ پر ہے) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اہلسنت کی عالمگیر تحریک "دعوت اسلامی" کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرت پر چھپنے والی کتاب میں بھی آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو کاتب وحی لکھا گیا ہے



(۸) کتابتِ وحی

حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار عرب کے اُن لوگوں میں ہوتا تھا جو لکھنا، پڑھنا جانتے تھے اور صلاحیت و قابلیت میں اپنا ایک مقام رکھتے تھے، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دولتِ ایمان سے شرف یاب ہوئے تو نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنا خاص قرب عطا فرمایا۔ فتحِ مکہ کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہی رہے اور تمام غزوات میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قیادت میں جہاد فی سبیلِ اللہ فرماتے رہے۔

قرآن مجید کو محفوظ رکھنے کے ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ "کتابتِ وحی" تھا، یعنی زبانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ادا ہونے والی آیاتِ قرآنی کو لکھ کر محفوظ کرنا، اس اہم ترین کام کے لئے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تقریباً چالیس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر مشتمل ایک جماعت مقرر کر رکھی تھی جو "**کاتبانِ بارگاہِ رسالت**" کے مُقدّس نام سے جانی جاتی تھی، جن میں سے چند کے اَسمائے مقدسہ یہ ہیں: حضرت سیّدنا صدیق اکبر، حضرت سیّدنا فاروق اعظم، حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت سیّدنا علی المرتضٰی، حضرت سیّدنا عامر بن فُہَیرہ، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن اَرقم، حضرت سیّدنا اُبَیّ بن کَعب، حضرت سیّدنا ثابت بن قَیس، حضرت سیّدنا خالد بن سعید، حضرت سیّدنا حَنظلہ بن ربیع اَسَدی، حضرت سیّدنا زید بن ثابت، حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ بن سفیان اور حضرت سیّدنا شُرَحْبیل

بن حَسَنہ وغیر ہم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔(1) بعض عُلَما نے فرمایا: حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیّدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صرف اور صرف وَحی لکھنے پر مامور تھے۔(2)

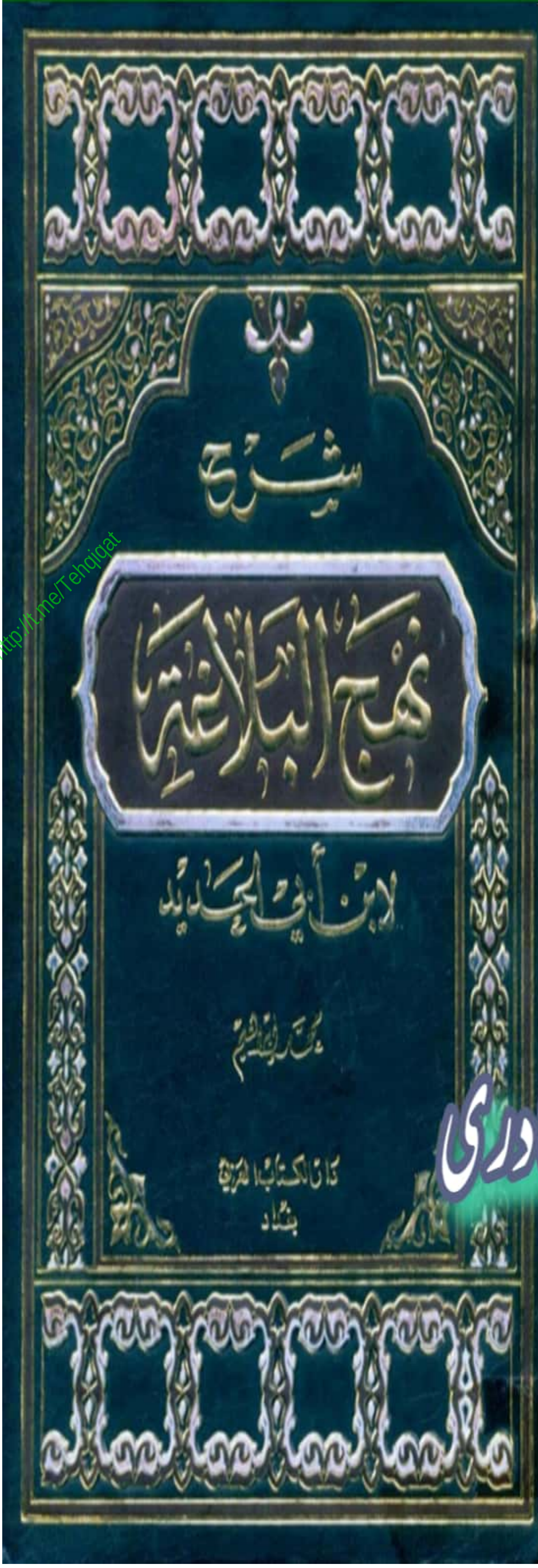
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باب سوم

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی
روافض کے نزدیک

روافض کی گواہی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں



من هذا، قال: حَبّة بُرّ، في إحليل مهر، قال: صدقت، انظر الآن في أمر هؤلاء النسوة. فجعل يدنُو من واحدة واحدة منهنّ، ويقول: انهضي، حتى صار إلى هند، فضرب على كَتفها، وقال: انهضي غيرَ رَقْحاء ولا زانية، ولتلِدِنّ مَلِكاً يقال له معاوية. فوثب إليها الفاكِه، فأخذها بيده وقال: قومي إلى بيتك، فَجذبت يدَها من يده، وقالت: إليكَ عنّي، فوالله لا كان منك، ولا كان إلا من غيرك! فتزوجها أبو سفيان بن حرب.

الرقحاء: البغيّ التي تكتسِب بالفجور، والرَّقاحة: التجارة.

ووليّ معاوية اثنتين وأربعين سنة منها اثنتان وعشرون سنة وليّ فيها إمارَة الشام منذ مات أخوه يزيد بْنُ أبي سفيان، بعد خمس سنين من خلافة عمر، إلى أن قتل أمير المؤمنين علي عليه السلام في سنة أربعين. ومنها عشرون سنة خليفة إلى أن مات في سنة ستين.

ومرّ به إنسان وهو غلام يلعب مع الغلمان، فقال: إني أظنّ هذا الغلام سيسودُ قومَه، فقالت هند: ثَكِلْتُه إن كان لا يسود إلا قومَه!

ولم يزل معاويةُ ذا همّة عالية، يطلب معالّي الأمور، ويرشّح نفسَه للرياسة، وكان أحدَ كتّاب رسول الله صلى الله عليه وآله. واختُلف في كتابته له كيف كانَتْ، فالّذي عليه المحقّقون من أهل السيرة أنّ الوحيَ كان يكتبه عليّ عليه السلام وزيد بن ثابت، وزيد بن أرقم، وأن حنظلة بن الربيع التيميّ ومعاوية بْنُ أبي سفيان كانا يكتبان له إلى الملوك وإلى رؤساء القبائل، ويكتبان حوائجه بين يديه، ويكتبان ما يُجْبَى من أموال الصدقات وما يُقْسَم في أربابها.

وكان معاوية على أسّ[1] الدهر مُبغِضاً لعليّ عليه السلام، شديد الانحراف عنه، وكيف لا يُبغضه وقد قتل أخاه حَنْظلة يوم بدر، وخالَه الوليد بن عتبة، وشرِك عمّه في جده وهو عُتْبة - أو في عمه، وهو شيبة، على اختلاف الرواية - وقتل من بني عمه عبد شمس أكثراً من ... وأماثلهم، ثم جَاءت الطامّة الكبرى واقعة عثمان، فنسبها كلّها إليه ... كثير من قَتَلته إليه عليه السلام، فتأكّدت البِغْضة، وثارت الأحقاد، وتذكّرت تلك الترات[2] الأولى حتى أفضى الأمرُ إلى ما أفضى إليه.

وقد كان معاوية، مع عِظَم قَدْرِ عليّ عليه السلام في النفوس، واعترافِ العرب بشجاعته، وأنّه

---

(١) الأسّ: أصل البناء، وأصل كل شيء، وكان ذلك على أسّ الدهر: أي على قدمه ووجهه. القاموس. مادة (أسس).

(٢) الترات: جمع ترة، وهي الثأر أو الظلم فيه. القاموس، مادة (وتر).

شیخ صدوق رافضی کے نزدیک

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے

معانی الاخبار

تالیف

شیخ صدوق۔ابن بابویہ

ابی جعفر محمد بن علی بن حسین قمی

مترجم

دلاور حسین حجتی

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔۱۵۹ سیکٹر بی ۲ ناتھ کراچی

لوگ کہتے ہیں کہ وہ کاتب وحی تھا جبکہ یہ کسی فضیلت کا سبب بننے والی چیز نہیں ہے اور یہ اس وجہ سے کہ معاویہ اس معاملہ میں عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا ہمدم اور ساتھی تھا اور دونوں وحی کو تحریر کرتے تھے اور یہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح وہی ہے کہ جو کہتا تھا: میں بھی عنقریب اسی کی مثل نازل کروں گا جو اللہ نے نازل کیا ہے۔اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو" واللہ غفور و رحیم "املاء کرواتے تو وہ" واللہ عزیز حکیم" لکھتا تھا اور اس کو" واللہ عزیز حکیم "املاء کرواتے تو وہ" واللہ علیم حکیم "لکھتا تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فرمایا کرتے: ھو واحد ھو واحد (وہ ایک ہے وہ ایک ہے) تو عبداللہ بن سعد کہتا: یقیناً محمدؐ نہیں سمجھے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں! وہ ایک بات کہتے ہیں اور میں دوسری بات کہتا ہوں تب بھی وہ مجھے کہتے ہیں: ھو واحد ھو واحد، اگر یہ چلے گئے تو میں عنقریب اسی کی مثل نازل کروں گا جیسا کہ اللہ نے نازل کیا ہے۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے سلسلے میں "ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ" (سورۂ انعام: آیت-۹۳)" اور جو یہ کہہ دے کہ میں بھی ایسا ہی کلام نازل کروں گا جیسا اللہ نے نازل کیا ہے۔" (اس آیت کو نازل کرکے اس کے ارادے کو ظاہر کر دیا تو آیت نازل ہوتے ہی) وہ فرار اختیار کر گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور نبیؐ نے فرمایا: جو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو پائے- اگر چہ وہ کعبہ کے پردوں پر لٹک جائے، تو اسے چاہیئے کہ اسے قتل کر دے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس کے تبدیل کر دینے کے موقع پر یہ فرمانا کہ "ھو واحد ھو واحد" فقط اس وجہ سے تھا تا کہ عبداللہ اپنے ارادے والی بات کو تحریر نہ کرے بلکہ فقط اس بات کو تحریر کرے کہ جو اسے املاء کروائی جا رہی ہے، تو گویا کہ آپؐ اس سے فرما رہے تھے کہ (ھو واحد) وہ ایک ہے، تم الفاظ میں تبدیلی کرو یا نہ کرو (چونکہ اس کا ذہن مشرکانہ تھا اور سمجھتا تھا کہ الفاظ تبدیل کرنے سے شاید خدا کی وحدانیت پر کوئی فرق آ جائے گا) تو وہ نہ لکھا جائے کہ جو تم لکھ رہے ہو بلکہ وہ لکھا جائے کہ جو میں وحی کے مطابق املاء کرواتا ہوں اور جبرئیل علیہ السلام جس کو خرابی سے پاک لائے ہیں۔

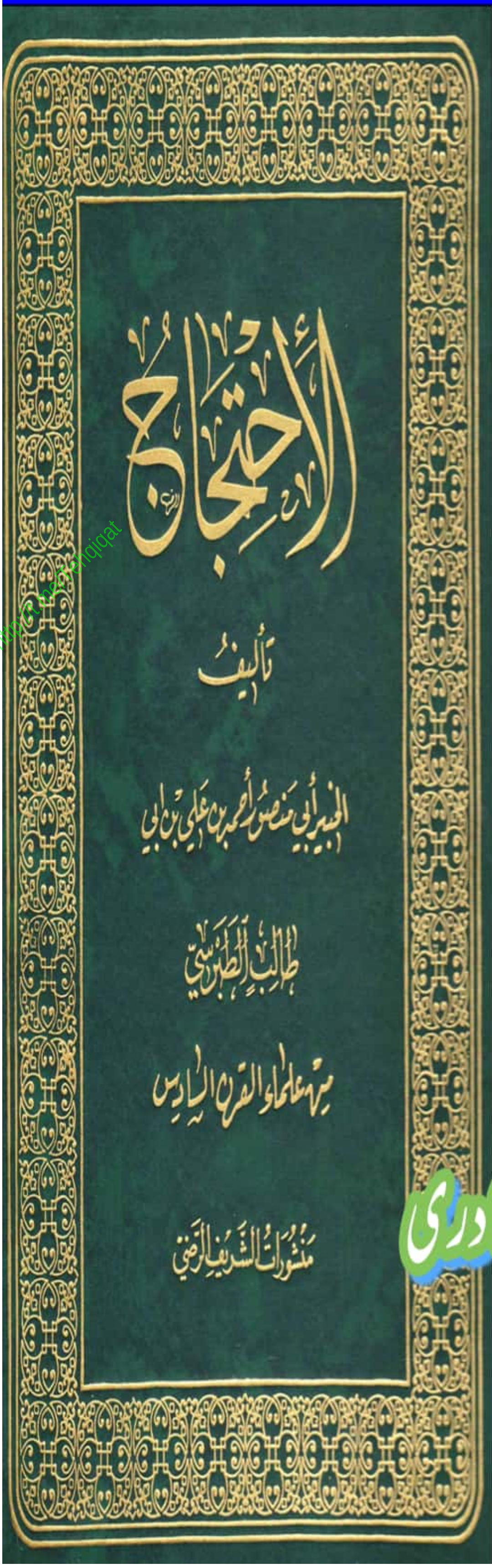
اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاویہ اور عبداللہ بن سعد سے وحی کی کتابت کروانا باوجود اس کے کہ [illegible] تھی کہ چونکہ مشرکین کہا کرتے تھے کہ: محمدؐ نے یہ قرآن اپنی جانب سے پیش کیا ہے اور جب کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے [illegible] کوئی آیت لے آتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ ان پر نازل کی گئی ہے اور (ان کا الزام صحیح ہے یا نہیں) یہ جاننے کا طریقہ یہ تھا کہ کوئی بھی شخص جب مختلف اوقات میں رونما ہونے والے واقعات پر گفتگو کرتا ہے تو جب ان واقعات پر دوبارہ گفتگو کرے گا تو اس کے الفاظ میں تبدیلی آ چکی ہوتی ہے اور وہ ان الفاظ کو زمانہ گذرنے کے بعد دوسری دفعہ ویسے ہی نہیں لا سکتا بلکہ پہلی دفعہ کے مقابلہ میں لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے یا معنی میں نہیں بلکہ فقط لفظ میں تبدیلی آ چکی ہوتی ہے۔

تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر نازل شدہ کتاب میں موجود پیش آنے والے واقعات کی صداقت کو ظاہر کرنے کے سلسلے میں اپنے دین کے معاملہ میں دشمنی رکھنے والے دو ایسے اشخاص سے مدد لی کہ جو آپؐ کے دشمنوں کے نزدیک عادل وقابل بھروسہ تھے تا کہ کفار اور مشرکین جان لیں کہ آپؐ کا کلام بغیر کسی تبدیلی کے دوسرے مرحلے میں بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ پہلے مرحلے میں تھا اور اس

ابو معاویہ قادری

روافض کی گواہی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے



عثمان ، فادخل فيما دخل فيه النّاس[1] ثمّ حاكم القوم إليّ ، أحملك وإيّاهم على كتاب الله .

وأمّا تلك الّتي تريد[2] فإنّها خدعة الصبي عن اللبن في أوّل الفصال ، والسّلام لأهله» .

وكتب ﷺ إلى معاوية في كتاب آخر[3] : «فسبحان الله ما أشدّ لزومك للأهواء المبتدعة ، والحيرة المتّبعة[4] ، مع تضييع الحقايق ، وإطراق الوثايق ، الّتي هي لله طلبة ، وعلى عباده حجّة ، فأمّا إكثارك الحِجاج في عثمان وقتله ، فإنّك إنّما نصرت عثمان حيث كان النّصر لك ، وخذلته حيث كان النّصر له ، والسّلام» .

وروى أبو عبيد[5] **قال** : كتب معاوية إلى أمير المؤمنين ﷺ أنّ لي فضائل كثيرة ؛ كان أبي سيّداً في الجاهليّة ، وصرت ملكاً في الإسلام ، وأنا صهر رسول الله ﷺ ، وخال المؤمنين ، وكاتب الوحي .

فقال أمير المؤمنين ﷺ : «أَبِا الفضائل يبغي عَلَيّ ابن آكلة الأكباد[6] ؟ أُكتب يا غلام :

محمّد النّبيّ أخي وصنوي — وحمزة سيّد الشّهداء عمّي
وجعفر الّذي يضحي ويمسي — يطير مع الملائكة ابن أُمّي
وبنت محمّد سكني وعرسي — مسوط لحمها بدمي ولحمي
وسبطا أحمد ولداي منها — فأيّكم له سهم كسهمي
سبقتكم إلى الإسلام طرّاً — غلاماً ما بلغت أوان حلمي
وصلّيت الصلاة وكنت طفلاً — مقرّاً بالنّبي في بطن أُمّي
وأوجب لي ولايته عليكم — رسول الله يوم غدير خمّ

---

(١) أي البيعة له ﷺ .

(٢) أي الّذي تريده من إبقائك والياً في الشام .

(٣) نجد هذا الكتاب في ج ٣ من نهج البلاغة ص ٦٩ .

(٤) وفي نسخة «والحيرة المتعبة» .

(٥) أبو عبيدة معمر ـ كجعفر ـ البصري النحوي اللغوي ، كان متبحّراً في علم اللغة وأيّام العرب وأخبارها ، ويحكى أنّه يقول : ما التقى فرسان في جاهليّة وإسلام إلّا عرفتهما وعرفت فارسهما ، وهو أوّل من صنّف غريب الحديث . وفي مروج الذهب : وفي سنة ٢٧١ مات أبو عبيدة العمري معمر بن المثنى ، كان يرى رأي الخوارج ، وبلغ نحواً من مئة سنة ، ولم يحضر جنازته أحد من النّاس بالمصلّى حتّى اكتري لها من يحملها ، وله مصنّفات حسان في أيّام العرب وغيرها ، منها كتاب المثالب ، الخ . [عن الكنى والألقاب ١٤/١]

(٦) آكلة الأكباد هند أمّ معاوية ، وهي الّتي أخرجت كبد حمزة وجعلت تلوكها .

ابو معاویہ قادری